

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آکے دنیا میں ضروری ہے جو اک کا مجھے پیش کرنا ہے دو عالم میں وہ اسلام مجھے کر کے تبلیغ احادیث و قرآنی احکام پھیر دینا ہے رُخ گردش ایام مجھے

غنیہ معرفت حصہ رباعیات جلد اول

رباعیات ریاض

کڑوی بعدہ فتحپوری

الحضرت مولانا شاہ صدر العالم نقوی

حسنہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب سید محمد ریاض احمد صاحب مدنی

حنفی - نقشبندی - مجددی - انجمنی رہبر مجذوب و سالکین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آکے دنیا میں ضروری ہے جو اک کا مجھے پیش کرنا ہے دو عالم میں وہ اسلام مجھے
کر کے تبلیغ احادیث و قرآنی احکام پھیر دینا ہے رُخ گردش ایام مجھے

نقشہ معرفت حضرت باعظمت جلد اول

کڑوی بعد پختوری
ریاض

حضرت مولانا شاہ صدر العالم نقشبندی

جناب سید محمد ریاض احمد صاحب مینی حسنہ رحمۃ اللہ علیہ

حنفی - نقشبندی - مجددی - انجمنی رہبر مجذوب و سالکین

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

81495

مصنف: صدر العالم فقیر جناب سید محمد ریاض احمد صاحب حسینی رحمۃ اللہ علیہ

نام کتاب: رباعیات ریاض کڑوی بعدہ فتحپوری رحمۃ اللہ علیہ جلد اول

ناشر: فقیر سید امین احمد حسینی

حنفی نقشبندی مجددی لنگھی ریاضی عرف قاسم ریاض

طبع اول: نومبر 2006ء

مطبع: کنگز پرنٹرز لاہور پاکستان

تعداد: 500/-

ہدیہ: 155/-

فہرست نمبر شمار

صفحہ نمبر	رباعیات		نمبر شمار
۱	الف	رویف	۱
۳۳	با	رویف	۲
۳۴	پا	رویف	۳
۳۵	تا	رویف	۴
۴۲	جا	رویف	۵
۴۲	دا	رویف	۶
۵۲	را	رویف	۷
۶۶	سا	رویف	۸

۶۷	ش	ردیف	۹
۶۷	ع	ردیف	۱۰
۶۸	ک	ردیف	۱۱
۶۸	گ	ردیف	۱۲
۶۹	ل	ردیف	۱۳
۷۶	م	ردیف	۱۴
۸۵	ن	ردیف	۱۵
۱۱۹	و	ردیف	۱۶
۱۲۶	ه	ردیف	۱۷
۱۳۸	ی	ردیف	۱۸
۱۸۲	ے	ردیف	۱۹
۲۵۸	شجرہ طیبہ نسبی		۲۰

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

”تحریثِ نعمت“

جو دنیا اور مافیہا سے دل کو موڑ لیتے ہیں
خودی کو نفسِ امارہ سے حق پر توڑ لیتے ہیں
وہی اللہ والے اہل جنت ہیں حقیقت میں
خدا کی راہ میں رشتے نبیؐ سے جوڑ لیتے ہیں

وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَّاصَوْ بِالْحَقِّ ۝ وَتَوَّاصَوْ بِالصَّبْرِ ۝
(قسم ہے زمانے کی) جس میں نفع و نقصان واقع ہوتا ہے (بیشک آدمی ضرور
نقصان میں ہے) (بوجہ تضحیحِ عمر کے) مگر سوائے ان لوگوں کے جو ایمان
لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو
صبر کی وصیت کی یعنی ایمان اور عمل صالح کی پابندی کی فہمائش کرتے رہے
اور تکلیف برداشت کرتے رہے دین کی راہ میں)

ج

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَ نُسُكِي وَ

مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

حضور نبی اکرم ﷺ سے مسلک نبوی اور اسی طرح مسلک اہل

ایمان کا اعلان و اظہار فرمایا یہ بات اظہار من الشمس ہے کہ مومن بہر حال

اور بہر شان اللہ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا کے خلعت سے مستفید فرمایا گیا ہے

اور اسی خاص شرف کے باعث ہی اس کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ کے اور اس کے

رسول کے پسند کردہ قاعدہ اور ضابطہ کے ماتحت ہے۔ اس دنیا سے جانے

اور اسکے بعد کے مراحل ناواقفیت کے سبب صحیح طرز عمل نہیں اختیار کرتے جو

اللہ کے رسول ﷺ اور اس کے برگزیدہ بندوں کا طرز عمل رہا ہے۔

ہمارے پیرو مرشد واقف اسرار کا ملی مخزن معرفت محبوبی محو حق

بالذات ید اللہی رہبر مجذوب و سالکین مولائی و بلجائی اعلیٰ حضرت صدر العالم

فقیر سید محمد ریاض احمد حسینیؒ میاں صاحب قبلہ حنفی نقشبندی مجددی انجمنی ایک

بزرگ اور سادات گھرانے سے تعلق رکھتے تھے آپ کے آباؤ اجداد عرب

شریف سے بغرض تعلیمات دینی اور تبلیغ اسلام ہجرت کر کے بخارا، مشہد،

سمرقند ہوتے ہوئے ملتان پہنچے اور ملتان میں تعلیمات دیتے ہوئے اپنے

قافلہ کے لوگوں کو مختلف مقامات پر منتقل کرتے رہے کچھ کوڑا، کڑا، کرہ، مکن
 پور، اجھوا، ایرایاں، دمگڑھا، بارہ بنکی، پھولپور، رسولپور، گوتی وغیرہ منتقل
 ہوئے اور پیر و مرشد کے مورث اعلیٰ جناب سید شاہ ہیبت اللہ حسینی گوتی کے
 آبادی سے کافی دور ایک ٹیلہ پر مع اپنے اہل و عیال کے قیام پذیر ہوئے
 اور اسی مناسبت سے اس مقام کا نام ہیبت پور گوتی پڑ گیا آپ کے خاندان
 میں کافی جلیل القدر بزرگ گزرے ہیں ایک بزرگ جن کا نام سید شاہ
 محمد سلیمان ہے جن کا لقب کفر شکن تھا۔ آپ کے لئے کہا گیا ہے کہ آپ
 جنگ کرتے ہوئے جس مقام تک پہنچے اس مقام تک کفر کا خاتمہ ہو گیا آپ
 ہی کے خاندان کے ایک بزرگ سید ابوالخیر محمد فرید الدین مشہدی نے آکر
 کڑے میں قیام کیا ان ہی دونوں خاندانوں میں شادیاں ہوتی رہیں۔

آپ کی جائے پیدائش بنارس ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب
 اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں آپ کے والد بزرگوار سید محمد فیاض
 احمد بنارس گئے اور وہیں ایک ہاسپٹل میں سب اسٹنٹ سرجن کے عہدہ پر
 فائز ہو گئے اور اپنے بچوں کو اپنے ساتھ رکھا وہیں ۱۸۸۹ء میں محلہ مدن پورہ
 میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم بنارس میں ہوئی بعد وہ اپنے ماموں جو بعد

میں خسر بھی ہو گئے ان کے پاس بیانا میں تعلیم حاصل کی آپ کے ماموں
 بیانا میں شہر کو تو ال تھے آپ نے اپنی دینی اور دنیوی تعلیم حاصل کرنے کے
 بعد ریلوے میں اسٹیشن ماسٹر کے عہدہ پر فائز ہو گئے چونکہ دینی تعلیم اور گھر کا
 ماحول بزرگانہ تھا اور ساتھ ہی ساتھ سینہ بہ سینہ تعلیم ملتی ہی رہتی تھی وہ رنگ
 لائی اور آپ کا رجحان حمد، نعت، منقبت، معارف، تصوف کی طرف
 ہو گیا اور اشعار کی شکل میں گوہر نایاب ہم لوگوں کے سامنے آیا۔ ایک
 وقت ایسا آیا جب کہ آپ فتحپور کے روشن ضمیر صوفی منش سید شاہ نجم الدین
 صاحب کے خدمت بابرکت میں حاضری دی انھوں نے دُرّ انمول کو ایک
 ہی نظر میں پہچان لیا اور سینہ سے لپٹا کر روحانی تصرفات سے معمور کر دیا
 اور ایسا مخمور کیا جسکی مثال آپ کے ہم عصروں میں نہیں پائی جاتی۔ کہاں تو
 نجم الدین شاہ صاحب کسی سے ملتے نہ تھے اور کہاں یہ حال ہو گیا کہ وہ آپ
 کو دیکھنے کے لئے بے چین رہتے تھے اور آخر کار محبت کا جذبہ اس حد تک
 پہنچا کہ آپ کو تمام مدارج طے کرادیئے اور آپ کو صدر العالم کے عہدہ سے
 سرفراز فرمایا اللہ الصمدی صدر العالم کا درجہ دُنیا میں صرف ایک ہی فرد ہوتا
 ہے اور وہ مقام آپ کے پیر مُرشد نے مرحمت فرمایا اور ساتھ ہی ساتھ ۲۷

اکتوبر ۱۹۳۳ء کو اپنا قائم مقام و خلیفہ اکبر منتخب کیا۔

آپ کی حیات کا ایک لمحہ بھی ایسا نہ تھا جو عبادت، ریاضت،
رشد و ہدایت، تصنیف و تالیف، نصائح، پند و عبرت، آئینہ عبرت نسواں میں
صرف نہ ہوتا۔

آپ نے اپنی زندگی اللہ و رسول اور اپنے پیر کے فکر میں منہمک ہو
کر عبادت الہیہ میں وقف کر دی یہاں تک کہ اپنی جائداد جو کڑا اور ہیبت
پور میں تھی اس تک کو نہ دیکھا دیگر لوگ اس سے افادہ حاصل کرتے رہے اور
کرتے رہیں گے آپ سادہ لوح مزاج اور بہت کم سخن تھے زبان مبارک
کھلتی تو وہ اپنے پیر کی توصیف میں ہی کھلتی زندگی کے مجاہدہ ظاہری و باطنی
بہت کئے ۱۲ برس تک روزہ صرف ایک پیالی چائے کے افطار پر رکھا جس
کے باعث آپ کی اہلیہ بہت پریشان تھیں جس کی عرضداشت آپ کے پیر
جو ان کے بھی پیر تھے کی۔ اس وقت آپ کو اپنے پاس روک لیا اور
تھوڑی تھوڑی غذا اپنے ہی ہاتھوں سے کھلاتے رہے یہی طریقہ آپ نے
اپنے مریدین اور بچوں کے ساتھ رکھا اگر آپ کے کھانے کے وقت کوئی
بھی آجاتا تو اس کو اپنے ہی ہاتھوں سے کھلاتے اور اسی ہاتھوں سے خود بھی

کھاتے سبحان اللہ یہ ہیں اللہ والے جس کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے
﴿الآن أولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون﴾

آپ کی شادیاں یکے بعد دیگرے تین ہوئیں دو اہلیہ سے اولادیں
ہوئیں پہلی اور تیسری بیوی حقیقی بہنیں تھیں۔ اب آپ کی اولادِ پاک پانچ
ہیں جن میں تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہیں۔ سید سعید احمد، سیدہ
بنی فاطمہ، سید صدیق احمد، سیدہ ریاض النساء، سید امین احمد عرف قاسم
ریاض۔ یہ پانچوں اولادیں پاک اور دونوں داماد سلسلہ میں داخل ہو کر
فیوض و برکات سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

آپ نے اپنے بچھلے صاحبزادے جناب ڈاکٹر سید صدیق احمد
حسینیؒ کو ۱۹۲۸ء میں خلافت دے کر بحیثیت خلیفہ اکبر فائز کیا اور اپنے
بڑے داماد جناب سید افتخار حسین صاحب کو جن کو آپ نے اپنے اولادوں
پر بھی ترجیح دی ان کو بھی دستارِ فضیلت سے مزین کیا۔ بڑے صاحبزادے
بھی بہت عبادت گزار اور فقیر منش آدمی ہیں ان کو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے
حج کے فریضہ سے سبکدوش کیا اور سبھی اولادیں اپنے پیرومرشد کے بتائے
ہوئے اصول اور ارشادات پر گامزن ہیں۔

ح

VIII

آپ کے مریدین کی تعداد بے شمار ہیں جن میں کثیر تعداد اتر

پردیش، مدھ پردیش، پاکستان خاص کر جہپور میں ہیں۔ یہ تمامی لوگ بھی اپنے پیر کے بتائے ہوئے اصول اور طریقہ پر عمل پیرا ہیں۔

آپ کی حضوری جن خوش نصیبوں کو حاصل ہے ان کا کیا کہنا وہ

تو حضور میاں صاحب قبلہ کے فیوض و برکاتِ لامتناہی سے متمتع ہوتے ہی رہتے ہیں لیکن ان لوگوں کو بھی فیضان و برکات سے محروم نہیں ہونے دیا جاتا جو آپ سے یا آپ کے کسی مرید سے عقیدت و محبت رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک احمد مصطفیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے

تصدق اور بزرگان دین سلسلہ عالیہ نقشبندیہ و جملہ سلاسل کے طفیل میں تمامی بھائیوں کو توفیق نیک عطا فرمائے تاکہ اس کتاب سے کما حقہ مستفیض ہوں اور اپنی زندگی کو میاں حضور کی تعلیمات کے سانچے میں ڈھال سکیں۔

اللہ پاک ہم لوگوں کا خاتمہ بالخیر بزرگان دین کے عقائد پر کرے

تاکہ حشر کے دن بطفیل حضور نبی کریم ﷺ اپنے مرشد کامل محوق بالذات

ید اللہ جناب شاہ صدر العالم سید محمد ریاض احمد حسینی میاں صاحب نقشبندی

مجددی انجی کے دامن رحمت کے سایہ میں الطاف خداوندی سے سرفراز

ط

ix

فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ ساتھ ہی ساتھ اللہ پاک ان لوگوں کو بھی جزائے
 خیر عطا فرمائے جن کی کاوشوں کے باعث یہ جواہر پارے ہمارے اور آپ
 کے سامنے آئے۔ اللہ پاک تمامی مریدین، معتقدین کو تمامی مراحل دینی و
 دنیاوی جلد سے جلد طے کرائے تاکہ اپنے پیرو مرشد کے روبرو سرخروئی
 نصیب ہو۔ آمین اور اس فقیر کو بھی دعائے خیر میں یاد کرتے رہئے۔

وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ ۝

فقیر سید امین احمد حسنینی

حنفی نقشبندی مجددی لائحہ عمل ریاضی عرف قاسم ریاض عفی عنہ

خلف و سجادہ نشین آستانہ عالیہ ریاض المعارف

146 ریاض منزل سید واڑہ شہر فتح پور (یو۔ پی) انڈیا

پوسٹ کوڈ : 212601

فون نمبر: 0091-05180-225205

موبائل : 0091-9335010936

ی

X

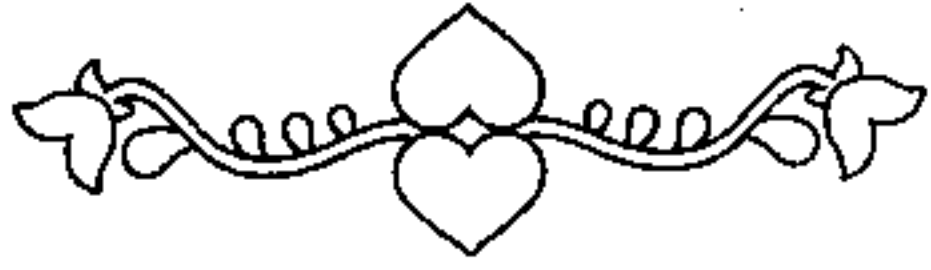
الف

اللہ کا عاشق ہوا اللہ تعالیٰ
اس واسطے معشوقوں میں ہے سب سے وہ اعلیٰ
پر وہ کیا بیگانوں سے اثبات و نفی میں
لا ریب خدا ایک ہے اللہ تعالیٰ

اول وہی خدا تھا جو آخر خدا ہوا
باطن میں چھپ کے مظہر رب العلا ہوا
وحدت عیاں ہے جس کی رسولوں میں بر ملا
کثرت میں وہ حبیب خدا مصطفیٰ ہوا

کافر اُسے کہتے ہیں جو منکر ہے خدا کا
احکام الہی کا جہنم کے سزا کا
مشرک ہے وہی جس نے کیا غیر کو سجدہ
خالق کے سوا غیر سے طالب ہو شفا کا

جو کہ ماتحتی میں رہ کر امرِ منکم سے پھرا
 خلق ساری پھر گئی اللہ بھی اُس سے پھرا
 شانِ مرشد بالیقین شانِ رسولِ اللہ ہے
 جو پھرا حق سے تو پھرا ایمان بھی اُس سے پھرا



اُغم کے حرف الف سے ہے پتہ اللہ کا
 ع سے عاصی بنا ابلیس حق اللہ کا
 میم سے جب مل گیا محبوبِ خالق کا پتہ
 پڑھ لیا کلمہ محمدؐ ہے رسولِ اللہ کا



آتما دھرم آتما برہم آتما پرما آتما
 جیو آتما دیو آتما کا بہکت ہے مہا آتما
 رات اندھیری پاپ کی دنیا دیونگر کے بیچ
 بڑا ابہاگی دھرم کا بیری ٹھگ لینو جیو آتما

لا اِلٰهَ اِلاَّ اِنَّا اِلٰهَ اِنَّا
داس کبیر بن کو بیٹھا اولجہا سوت پرانا
سوت پرانا دیو کا بانا کام گرود مد لوبہہ
نرکہ گنڈ کی گیل چلاوے بھوت پریت بن جانا



لا کے دل میں لام الف دیو آتما جیو آتما
ہے اِلٰهَ دھرم اِلَّا حقہ برہم آتما
کلمہ طیب ہے گیانی جاپ برہم آند یوگ
وحدہ اللہ اکبر حمدہ پریم آتما



جو اندھا ہے بہرا سنائی نہ دیگا
اندھیرا اوجالا سجھائی نہ دیگا
خلافت سے انکار ہے کور چشمی
اُسے چاند و سورج دکھائی نہ دیگا

ادب سے کھڑی ہو جماعت سدا
حضوری میں صف بستہ پیش خدا
اگر عذر شرعی ہے بیٹھو الگ
اقامت ہے تعظیم شرطِ وفا



حبیبِ خدا ہے دو عالم میں ایسا
نبیوں میں امیٰ رسولوں میں یکتا
ندا ہاتفِ غیب نے دی ازاں میں
جہاں میں ہوئی رحمت حق ہویدا



حقہ بالذات ہے واللہ نورِ کبریا
لا و إلا کی ضیا ہے جسم و جانِ ما سوا
اللہ اللہ یا محمد مصطفیٰ نورِ خدا
امر منکم ابتدا ہے عبودہ تا انتہا

ایک ہی اللہ ہے واللہ نور کبریا
عرش سے تا فرش روشن خالق ارض و سما
کثرت و وحدت اسی کی قل ہو اللہ احد
مجتبیٰ و مصطفیٰ ہے مظہر شانِ خدا



محمدؐ ہے اک نور ذاتِ خدا
جو لا اور الا کا ہے مدعا
ہے اللہ اکبر وہ حق الیقین
نہیں کوئی معبود جس کے سوا



بت پرستی ترک کن غافل بین نور خدا
لا الہ شد بہ رحمت مظہر انی انا
نحن اقرب از خدا با خود خدا آمد برون
شرط الا اللہ باشد اننی انی انا

جانِ جہاں شمسِ انصافی رُوحِ رواں بدرالدینی
مرسلِ حبیبِ کبریا صدرالعلیٰ خیرالوری
حقا ریاضِ احمدیٰ واللہ حسنِ مصطفیٰ
رحمتِ توی سرِّ خدا نورِ نبیٰ نجمِ الہدیٰ



الہی از تو خواہم مصطفیٰ را
حقیق پیر و مرشد با خدا را
ریاضِ خستہ را بہر محمدؐ
عطا کن نجمِ دینِ پارسا را



اک فقیر بے بدل سردار و فخرِ اتقیاء
شہر کے باہر ہے جسکا خانقاہِ پرضیا
فتح پور خاص میں ہے جلوہ گر نورِ نبیٰ
یعنی نجمِ الدین احمد شاہ تاج الاولیاء

خدا سے خودی ہے خودی با خدا
خدا کی خودی ہے ظہورِ خدا
خودی گر خدا کی نہ موجود ہوتی
تو مقصود پر کیوں وہ ہوتا فدا



ک سے فرما کے کن جو ہادی آخر رہا
خلق کے یاری کو شان عبد میں صابر رہا
ح سے حسنِ مصطفیٰ عالم میں لاثانی ہوا
شانِ سرداری میں وہ قرآن پر شاکر رہا



اوم کے حرف الف سے ہے پتہ اللہ کا
واو سے ہے وحدۃ مقصودِ اِلَّا اللہ کا
میم سے جب مل گیا محبوبِ خالق کا پتہ
پڑھ لیا کلمہ محمدؐ ہے رسول اللہ کا

ہے الف اللہ میں اللہ کا اللہ کا
لام سے لازم ہوا لانا کلام اللہ کا
توحید کا نقشہ کھچا تشدید پر وحدت نما
ہے ہادی نے لقب پایا رسول اللہ کا

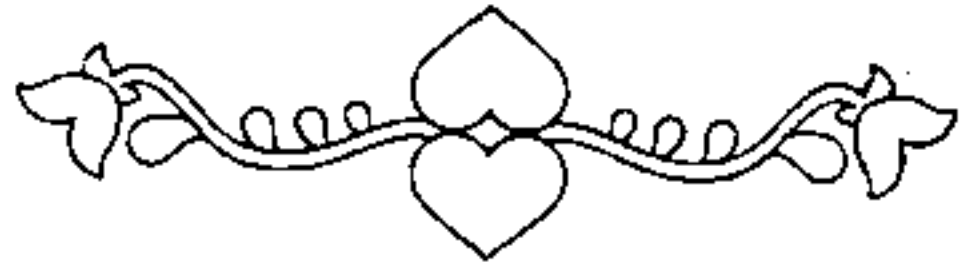


ترا کلمہ جو پڑھتا ہوں مزا آتا ہے وحدت کا
مبرا شرک سے بالکل مرقع ہے تو قدرت کا
مجال ہمسری کس کو جو بیٹھے تیرے ہم بازو
تو یکتا ہے حقیقت میں ہوں شاہد تیری عظمت کا



وہی ہوگا چاہے گا جو حق تعالیٰ
کہ قدرت میں ہے اس کے ادنیٰ و اعلیٰ
اسی کے ہیں محتاج شاہ و گدا سب
ہے خالق وہی ایک سب سے نرالا

ہے وہی انسان بزرگ و صاحبِ توقیر و جا
جس کا باطن صاف ہو مطلق نہ ہو مکر و دغا
ظاہری اخلاق میں بھی احسن المخلوق ہو
علم و دانش پر نہ ہو دل میں ذرا کبر و ریا

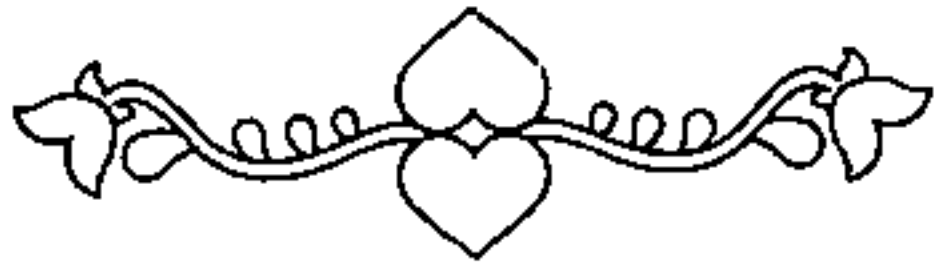


مرہون ہوں میں منت پروردگار کا
قطرہ میں جس نے بھر دیا دریا بہار کا
شانِ محمدیٰ کا کروں وصف کیا ریاضِ
ہر ذرہ جس کا بطور بنا نور و نار کا



قربان میں اس کریم کے جس نے عطا کیا
انساں کو ساری خلق سے نعمت سوا دیا
آئینہ جمالِ حقیقت بنا کے پھر
دل میں جنابِ قدس کا جلوہ دکھا دیا

پوچھا کسی نے حق سے کہ کیسا ہے وہ خدا
جس کے سوا کسی کا بھی سجدہ نہیں روا
کلمہ پڑھا کے مرشدِ کامل نے اے ریاض
اللہ کے حبیب کا جلوہ دکھا دیا



ر رسول اللہ کی ہے اور الف اللہ کا
میم سے نام مبارک ہے حبیب اللہ کا
رحمۃ اللعالمین ہے احمد مرسل وہی
مجتبیٰ و مصطفیٰ پر ہو سلام اللہ کا



خدا نے فرما کے قل ہو اللہ جمال اپنا اسی کو بخشا
پہنایا جس کو احد کا جامہ کمال اپنا اسی کو بخشا
کریمی بخشی رحیمی بخشی غرض یہ کہ ساری خدائی بخشی
بنا کے آخر حبیب یکتا وصال اپنا اسی کو بخشا

مرے دل میں ہے احمدیٰ اک ستارا
نبیوں میں افضل ولیوں میں پیارا
رسالت میں اس درجہ ہے برگزیدہ
کہ قرآن کو حق نے اسی پر اتارا



نہ دنیا میں ہے جامِ جم کی تمنا
نہ جنت میں باغِ ارم کی تمنا
فقط آرزو ہے تو بس آپ کی ہے
کہ وہ ہے نگاہِ کرم کی تمنا



جب دلوں میں قوم کے گل کا نشان مل جائے گا
سارا عالم ایک دم میں گلستان ہو جائے گا
یعنی جب محبوبِ حق خود رہنما بن جائے گا
حق تعالیٰ بھی یقینی مہربان ہو جائے گا

آپ جس کو مل گئے اللہ بھی اُس کو ملا
 دین و دنیا مل گئی سارا جہاں اُس کو ملا
 عزت ملی عظمت ملی قدرت ملی حکمت ملی
 رحمت کے در سارے کھلے جنت میں گھر اُس کو ملا

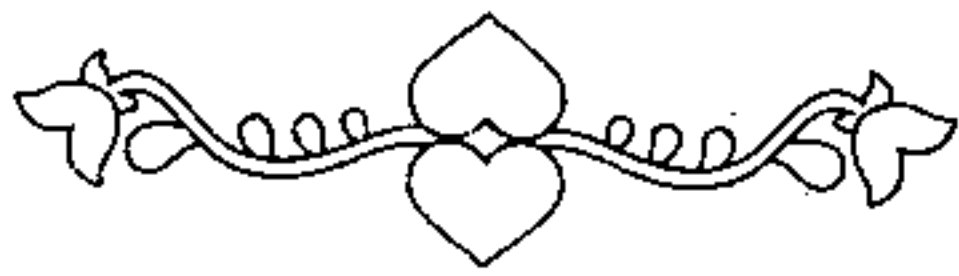


ترا زیبا ست شانِ حق تعالیٰ
 نشانِ بے نشان و ظرفِ اعلیٰ
 توی گنجی دُرُونِ قلبِ مومن
 بشانِ رحمتِ ربِّ تعالیٰ



شاہِ نجم الدین احمدؒ مظہرِ شانِ خدا
 مخزنِ اکرام و بخششِ معدنِ جود و سخا
 بالیقین سردارِ عالم ہے فنا فی المصطفیٰؐ
 ہے بقا باللہ جو واللہ بے خود باخدا

ہم کیا کرتے ہیں سجدہ ہر گھڑی اللہ کا
 نجمِ دین احمدی یعنی حبیب اللہ کا
 جس نے دیکھا آپ کو دیکھا خدا کو بر ملا
 آپ کے صورت میں ہے جلوہ رسول اللہ کا

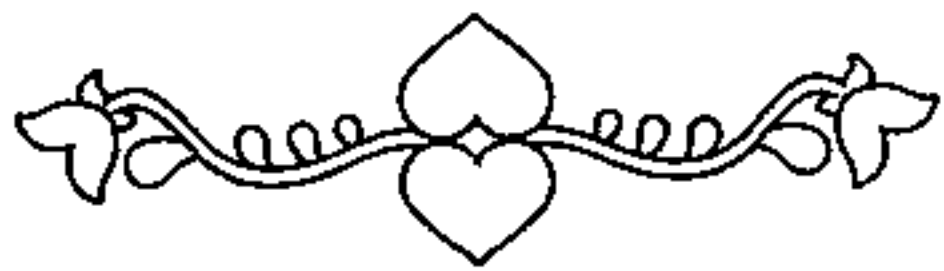


اول جو لامکاں میں مکین بے نشاں ہوا
 آخر وہی رسولوں میں جانِ جہاں ہوا
 اول بشانِ عظمت و رفعت تھا جلوہ گر
 آخر وہی بہ عجز و عبودت عیاں ہوا



اُسجدو کے حکم پر ابلیس حق سے پھر گیا
 شان و شوکت مٹ گئی نظروں سے حق کے گر گیا
 اپنی مرضی اپنی خواہش خود پرستی کے سبب
 رُو برو اللہ کے ظالم خطا میں گھر گیا

نبیوں میں امی لقب لکے آیا
رسولوں میں محبوب رب ہو کے آیا
ہوا پھر وہ مسجود معبود ہو کر
جو تھیں نعمتیں حق کی سب لکے آیا

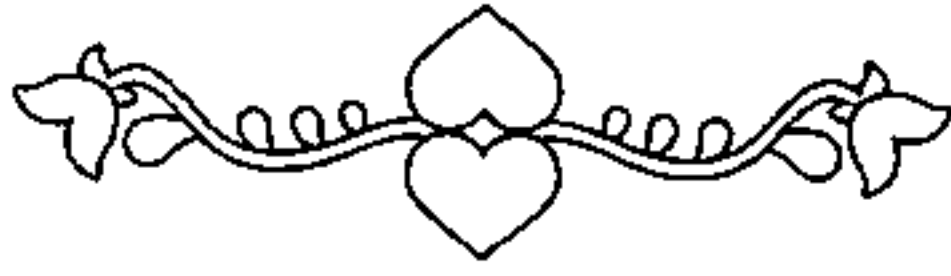


رام جی کی مایا دیکھو رام جی کی مایا
مرا مرا کا گیان سکھایو گیت یوگ من بھایا
تھا ونہ وا کی کوئی پایو عرب دیس جب آیا
روپ دکھایو بن پرچھائیں ہر دے بچ سمایا



یا شفیع المذنبین سردار و ختم الانبیاء
رحمۃ اللعالمین صاحب جود و سخا
شاہ نجم الدین احمد مظہر عبدالسلام
دشگیری کیجئے یا پیر تاج الاولیاء

نبیوں میں مرسل ہوا حق تعالیٰ
حبیبِ خدا شانِ ادنیٰ و اعلیٰ
وہی مظہرِ حق ہوا ربِّ کعبہ
بشانِ عبودت وہ ہے سب سے اعلیٰ



حق تعالیٰ کا جو نگار بنا
سب نبیوں میں افتخار بنا
فی الحقیقت وہ نورِ یکتائی
امرِ منکم کا تاجدار بنا



میرا پیرِ حامل ہے نورِ نبیٰ کا
وہ محبوبِ حق جانشین ہے علیٰ کا
کمالِ فنا ہے ظہورِ خدا
خطابِ اس لئے حق نے بخشا ولیٰ کا

شیطان ملعون رہزنی کرتا رہا
آدمیوں سے یہ ہر دم دشمنی کرتا رہا
چند روزہ زندگی میں حیف ہم سوتے رہے
نفس کو حیران بوقتِ جان گنی کرتا رہا



انسان کی فطرت ہے غصہ کا آنا
برا ہے مگر دل میں رنجش بڑھانا
ملے جو بھی پہلے خوش اخلاق ہو کر
شرافت میں افضل ہے وہ مرد دانا

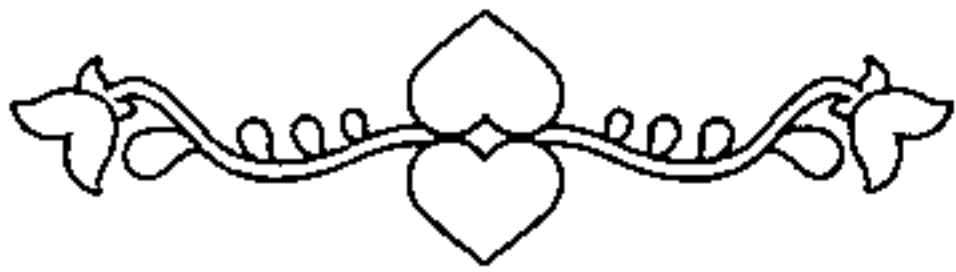


ترک دنیا ہے یہی ترکِ غذا
حرص و لالچ کبر و نخوت برملا
ہوجاؤ پھر خلوت نشین باہوش دل
بے ریا کرتا رہے ذکرِ خدا

اولین و آخرین ہے جو ثنائے مصطفیٰ
عظمتِ جبروتِ حق ہے رونمائے مصطفیٰ
خلق و عجز و انکساری سے پتہ آخر ملا
انتہائے عبدیت ہے حق نمائے مصطفیٰ



شاہِ نجم الدین احمد صاحبِ جود و سخا
مظہر شانِ خدا حسن جنابِ مصطفیٰ
حاملِ نورِ نبیٰ ہیں مصدرِ انوارِ حق
انتخابِ اولیاء ہیں افتخارِ انبیاء



پیر ہے اللہ اکبر وہ نہالِ مصطفیٰ
رہ نما ہے حق نما ہے باجمالِ مصطفیٰ
پیر کہلانے کی جرأت مت کرو اے دوستو
موجِ حق ہو کر نہ جب تک ہو وصالِ مصطفیٰ

آدم خدا نہیں ہے ولے منظر خدا
حامل ہے مصطفیٰ کا زہے شانِ کبریا
ہے وہ امین صاحب لولاک کا ریاض
اس واسطے فرشتوں نے سجدہ اُسے کیا

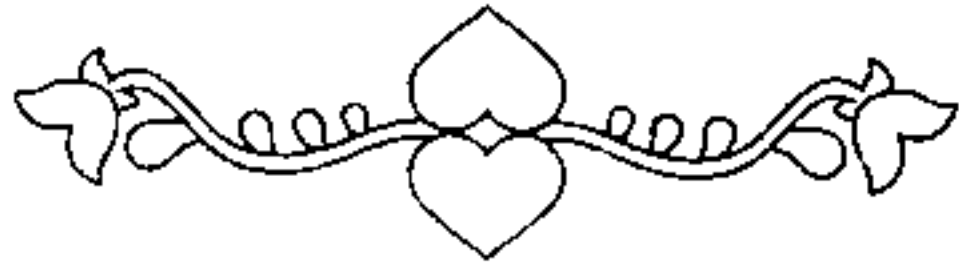


اے رب تیرے کریمی نے بے حد کرم کیا
مرشد کو اپنے نور کا پتلہ بنا دیا
گریاں ہے دل فراق رسول کریم میں
رگ رگ میں خشکی تیری رحمت نے بھر دیا



دلِ مردہ گناہوں پر بھی اپنے رو نہیں سکتا
سیاہی کو بلا اشکوں کے ہرگز دھو نہیں سکتا
بہ عجز و انکساری جس کو غفلت پر ندامت ہے
یقینی دولت ایماں کو دل سے کھو نہیں سکتا

بھروسہ خدا پر جو انساں کرے گا
خدا مشکلیں اُس کی آساں کرے گا
بہ صبر و قناعت مرادِ دلی ہے
یہی نور بندوں کو شاداں کرے گا



کسی کو کوئی چیز دے کر نہ لینا
بُری خو ہے یہ تھوک کر چاٹ لینا
جو کم ظرف و ناداں ہیں دنیا میں اکثر
سمجھتے نہیں وہ ہے کیا لینا دینا



سمجھ کر ہنسی کھیل دل مت چرانا
کہ ہے بے وفائی ہنسا کر رُلانا
نہ ہرگز بنو نیش زن کینہ پرور
خباثت ہے ابلیس کی دل دکھانا

کمیوں میں حرص و حسد بر ملا
شریفوں میں ہوتی ہے عجز و وفا
بری خو ہے ابلیس میں خود سری
کہ ہے عہد شکنی بہ کذب و ریا

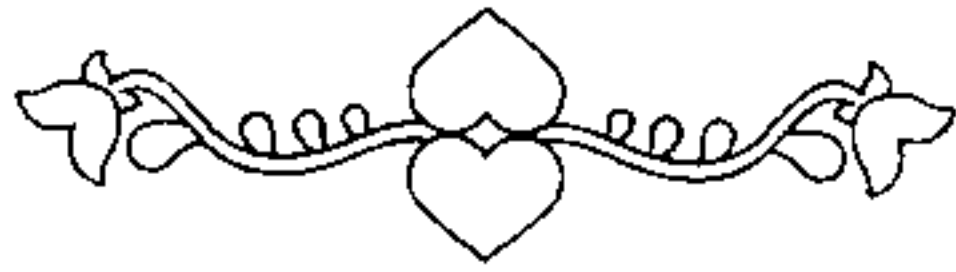


بر ہوں شیر دل مسلم خودی کو جھاڑ ڈالوں گا
اڑا کر دھجیاں اُس کی کلیجہ پھاڑ ڈالوں گا
اکڑ بازی دکھائے گا تو ٹکڑے کر کے چھوڑوں گا
شتمگر نفس موذی کو میں بالکل مار ڈالوں گا



محبت ہے بھوکوں کو کھانا کھلانا
پیا سے کو جلدی سے پانی پلانا
نہیں جس کو پرواہ خدمت گذاری
بڑی بے وفائی ہے حیلہ بہانہ

جو الزام بازی کا عادی ہوا
وہ دنیا میں ظالم فسادى ہوا
بحرص و حسد ہے بڑا بے ادب
بُرى عادتوں کا مرادى ہوا



ہے جھوٹا فریبى نہایت بُرا
بخيلوں میں ہے لالچى بے حيا
کبھی اپنے وعدوں کا سچا نہیں
يقينى منافق ہے وہ بے وفا



جو الزام بازی کا عادی ہوا
وہ دنیا میں ظالم فسادى ہوا
فريب و دغا مکر و حيله بہانہ
بُرى خصلتوں کا مرادى ہوا

پھر گیا حق سے جو رذیل ہوا
دونوں عالم میں وہ ذلیل ہوا
بغض و کینہ کپٹ بہ حرص و حسد
تنگ دل بے وفا بخیل ہوا

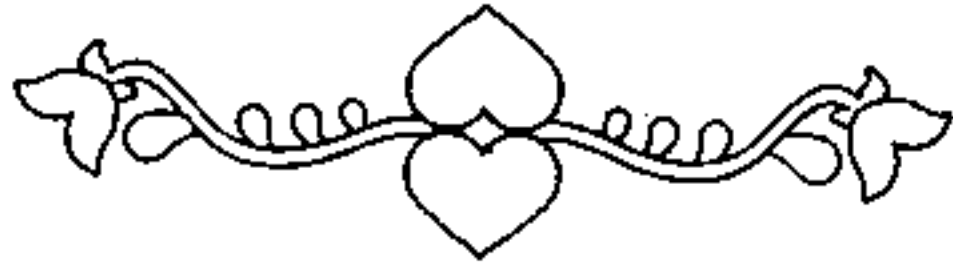


جو کنجوس ہے لالچی بے حیا
تقینبی وہ خود غرض ہے بے وفا
ریاکار و بدکار جھوٹا ہے جو
وہ ابلیس مغرور ہے پُر جفا



بُری صحبتوں میں جو ہے آتا جاتا
ضعیفی میں ماں باپ کو ہے ستاتا
نہ بیوی کی پرواہ نہ بچوں سے مطلب
وہ نار جہنم میں گھر ہے بناتا

اللہ کے حضور میں خُلق و ادب حیا
طرز عمل بحسن شرافت ہے باوفا
لا لچ بری بلا ہے بخیلوں میں خوئے بد
خود غرضیوں میں اُس کے نجاست ہے بر ملا

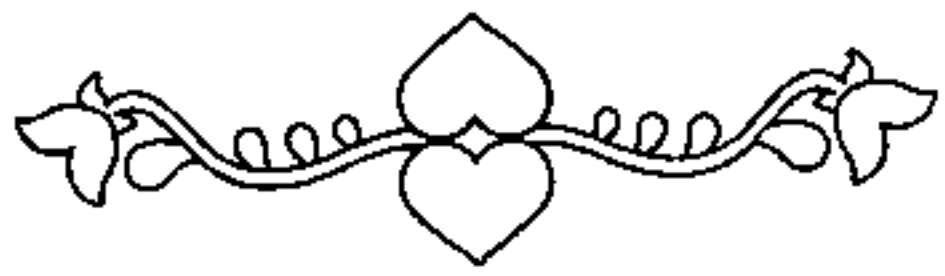


نیتِ خالص ہے تقویٰ دل کی پاکی باحیا
سب عزیزوں دوستوں سے خُلق و احسان و وفا
خود نمائی خود پسندی خود سری خود پروری
نفس و شیطان کی شرارت ہے ریا حرص و ہوا



زہر قاتل سے ہے بدتر عہد شکنی پُر دغا
بخل و خست بے وفائی حرص و لا لچ پُر جفا
بغض و کینہ بے حیائی خود سری کبر و حسد
بالیقیں نار جہنم کے ہیں شعلے بر ملا

ماں باپ کی دعائیں قسمت کا ہے ستارہ
تخلیق نسل آدم رحمت ہے آشکارا
جانوں میں نور عظمت طاعت بہ امر ربی
تعظیم مصطفیٰؐ میں ہے اسجد و اشارہ



اللہ سے جو باغی ہے ابلیس بے حیا
کم ظرف و نامراد ہے بد عہد و بے وفا
کینہ کپٹ غرور و حسد کی وجہ سے وہ
جھوٹا ہے پُر فریب دغا باز پُر جفا



ابلیس نامراد ہے حق سے پھرا ہوا
اللہ کے عذاب میں ہے خود گھرا ہوا
بد عہد و پُر فریب ہے گستاخ و بے ادب
قہر خدا میں اس لئے وہ مبتلا ہوا

بہ صبر و قناعت ہے جو باحیا
وفادار بندوں میں ہے بے ریا
ادب حسن اخلاق ہے اُس کی خو
بڑا متقی ہے وہ مردِ خدا

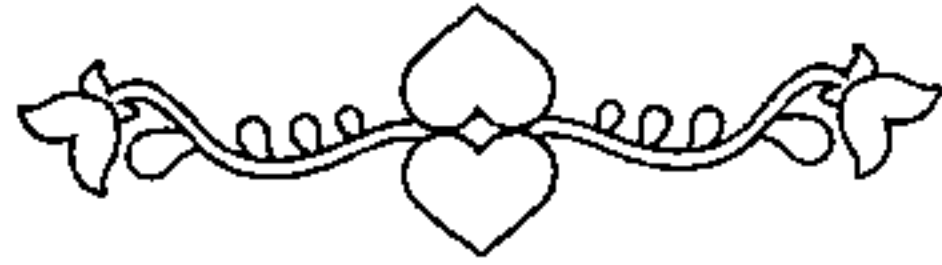


غریبوں کی دل آزاری نہ کرنا
شیاطین کی طرف داری نہ کرنا
برے اچھے نہیں ہرگز برابر
کبھی نیکوں سے غداری نہ کرنا



پہلے دن کا مہمان ہے مہمان اللہ کا
دوسرے دن مصطفیٰ کا یعنی بسم اللہ کا
تیسرے دن میزبان کا خلق و احساں ہے ریاض
بعد ازاں عائم رہے جہاں ہے الا اللہ کا

گراں جس کسی پر ہو مہماں کا آنا
ہو دل پر بھی اک جبر کھانا کھلانا
وہ رحمت کا باغی ہے منکر خدا کا
کہ شیطان کا ہے اُس کے دل میں ٹھکانہ



شیطاں نے ظالموں کو پٹی پڑھا کے مارا
مکر و دغا سکھا کر جھوٹا بنا کے مارا
کم ظرف جاہلوں کو دنیا میں کر کے غافل
کبر و حسد خودی نے اندھا بنا کے مارا



جو اللہ والوں سے نفرت کرے گا
شیاطین کو ترجیح دیتا رہے گا
خودی کی نجاست میں مغرور رہ کر
یقینی جہنم کا ایندھن بنے گا

تصرف جو دنیا میں بے جا کرے گا
صداقت شرافت کو بیچا کرے گا
اُسے ہوگی محشر میں بے آبروئی
جہاں میں وہ ہر سمت رسوا رہے گا



اگر دل میں محبت ہے نمائش کی ضرورت کیا
کہ عنبر خود مہکتا ہے حکایت کی ضرورت کیا
خدا والوں کی صورت میں خدا کا نور رہتا ہے
جسے بخشا خدا نے حُسن زیور کی ضرورت کیا



جو حرص و حسد کا مرادی ہوا
وہ دل بغض و کینہ کا عادی ہوا
محبت ہوئی جس کو ابلیس سے
یقینی جہاں میں فساد ہوا

سب سے بڑی ہے غفلت دنیا میں دل لگانا
یارو کبھی کسی کا ہرگز نہ دل دکھانا
ہے مخزنِ تجلی پُر نور قلبِ مومن
دل ہی خدا کا گھر ہے شر سے اسے بچانا

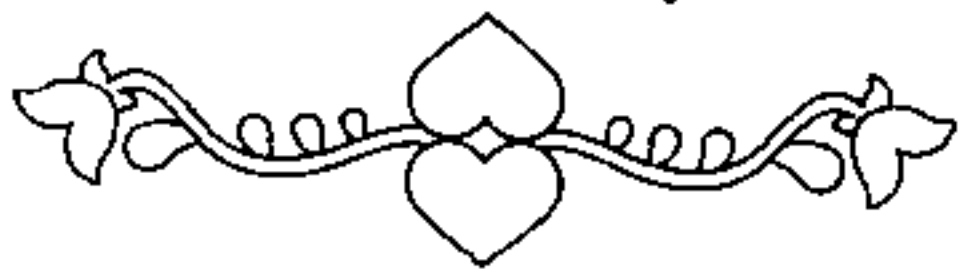


جو دنیا سے معصوم رخصت ہوا
وہ جنت میں با عیش و راحت ہوا
بچا گرمی و سختی و رنج و غم سے
کہ داخل بہ آغوشِ رحمت ہوا



سب سے با خُلق و با حیا رہنا
کبر سے دور بے ریا رہنا
ہے شرافت یہ زہد و تقویٰ کی
بے طمع ہو کے با وفا رہنا

ہے وہی خود غرض و حاسد بے حیا و بے وفا
جو کہ بد بختی سے اپنی آبرو کھوتا رہا
کھوٹی پونجی کو کھرا کہنا فریب و مکر ہے
کیونکہ حق پوشی کا ہے یہ جرم بے حد ناروا



لام الف اور میم کو خالق نے ظاہر کر دیا
لا کی ظلمت مٹ گئی اِلَّا کو ظاہر کر دیا
نور جان مرسلاں ہو کر حبیب اللہ نے
ہر نفی اثبات سے بندوں کو ماہر کر دیا



حمدةً بالعبدةً حقاً بشان کبریا
شاہد حسن ازل گردید نور مصطفیٰ
ذات رب العالمین اوصاف ختم المرسلین
اولین و آخرین شد معنی سر خدا

اُسجدو کے حکم پر جو سر بسجده ہو گیا
دل منور ہو گیا حق پر وہ شیدا ہو گیا
نور کی تعظیم سے جو پھر گیا ابلیس ہے
کفر ظاہر ہو گیا شیطان ہویدا ہو گیا

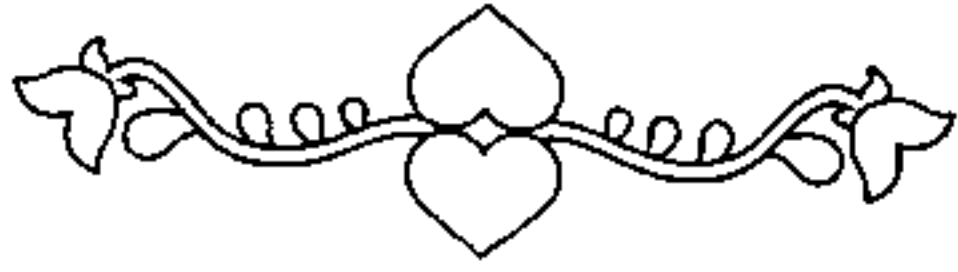


کسی کام کو کوئی چاہے جو کرنا
ہزاروں طریقے سے ممکن ہے کرنا
نہ چاہے جو کرنا کسی کام کو جب
محض جھوٹ پر مکر پڑتا ہے کرنا



چھوڑ کر اللہ کو بندہ پریشاں ہو گیا
خود نما جاہل بنا باغی وہ انساں ہو گیا
بد دماغی سرکشی نے کر دیا حق سے جدا
نفس ناداں اس لئے ابلیس و شیطان ہو گیا

جھوٹے وعدوں سے اعتبار گیا
آبرو چھن گئی وقار گیا
بے حیائی ہے حق سے پھر جانا
دشمن دیں بسوئے نار گیا



پیر حق سے جو پھرا محروم قسمت ہو گیا
اپنی بدبختی سے خود ابلیس غارت ہو گیا
بے ادب گستاخ و جاہل ہو کے شیطان لعین
روبرو اللہ کے مقہور لعنت ہو گیا



حکم مانو خدائے برتر کا
دل سے کر لو ادب پیبر کا
اُسجدو پر ہے فیصلہ ظاہر
حق و باطل کے خود مقدر کا

محبت نہیں ہے کسی کو ستانا
ضرورت میں کترا کے حیلہ بہانہ
شریفوں میں ہوتی ہے وعدہ وفائی
ہے سچی محبت کا دل میں ٹھکانا



بدبخت و بدنصیب کمینوں میں پڑ جفا
ابلیس نابکار ہے نفسوں میں بے حیا
ہر قول و فعل میں ہے خباثت بھری ہوئی
گستاخ و بے ادب ہے رذیلوں میں بے وفا



ابلیس بدتمیز و ریاکار و بے حیا
گستاخ و بے ادب ہوا غدار پڑ جفا
مطلب کا ہے وہ یار دعا باز لالچی
بدعہد و بددماغ و سیہ کار بے وفا

تقاضائے فطرت ہے غصہ کا آنا
 بُرا ہے مگر دل میں رنجش بڑھانا
 ملے گا جو پہلے خوش اخلاق ہو کر
 شرافت میں افضل ہے وہ مرد دانا



الہی تیری قدرتیں ہیں عجیب
 تو کر معرفت اپنی مجھ کو نصیب
 ہے فرمان تیرا ہی لَا تَقْنَطُوا
 کہ نَصْرًا مِّنَ اللَّهِ فَتَحَ قَرِيبًا



ہے اللہ اکبر جو امی لقب
 وہ ایجاد کونین کا ہے سبب
 ہے شان نزول اشرف الانبیاء
 رسولوں میں ہے اک وہی فضل رب

کٹ جتی جو کرتا ہے جاہل ہے بے ادب
 کینہ ہمیشہ دل میں وہ رکھتا ہے بے سبب
 ہے سامنے جو آئینہ پیچھے کچھ اور ہے
 مونہہ دیکھی جھوٹی باتوں میں ہے چال پر غضب

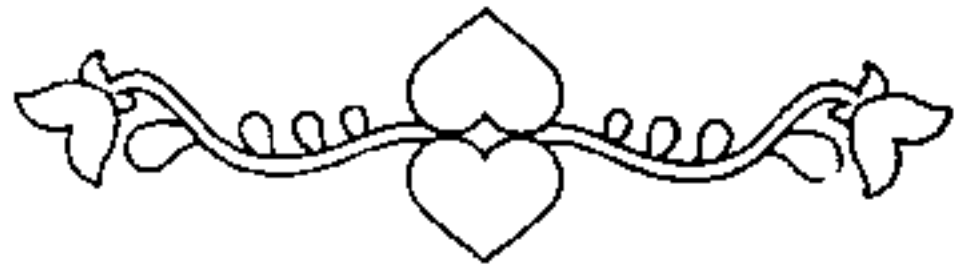


نرنگار ایشور نرنگن سروپ
 محمدؐ ہے سرنام جوتی سروپ
 ہجو رام کو اب مرا والمیک
 احد برہم اوتار ہے برہم روپ



نرنگار ایشور اوش برہم روپ
 ہے اللہ اکبر نرنگن سروپ
 برہم روپ اوتار احمدؑ رسول
 ہوا جو عرب دیس جوتی سروپ

نرنگا ایشور احد برہم روپ
نبیوں میں اوتار جوتی سروپ
اوش پھول و پھل میں ہے سندر مہک
وہی پریم جیون ہے سورج میں دھوپ



نرنگار ایشور ہے جو برہم روپ
وہ نورِ محمدؐ ہے جوتی سروپ
سرشی رچومت گیو اندھکار
سگند آیو پھولن مان سورج مان دھوپ



اللہ یا محمدؐ مرسل بنورِ وحدت
حقا توئی بہ رفعت منظرِ بحسنِ عظمت
إِنِّي أَنَا إِلَهٌ لِّلَّذِينَ نَحْنُ إِلَّا
عبد و رسولٌ برحق ہادی بشانِ رحمت

اطاعت بہ جہل و خودی خوب نیست
کہ تقویٰ بلا عجز مرغوب نیست
بہ تعظیم و تکریم حسنِ ادب
محبت بہ کم ظرف منسوب نیست

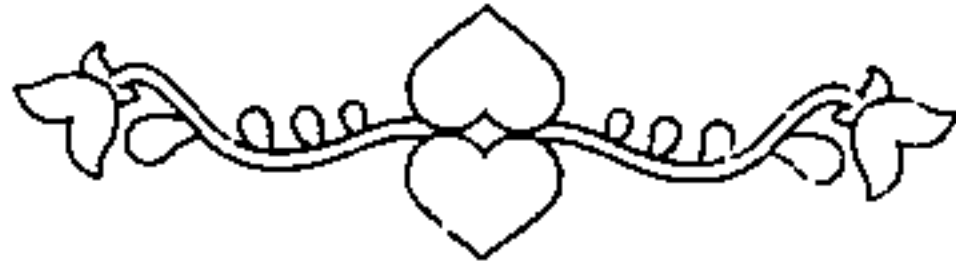


زہد و تقویٰ بہ حرف گفتن نیست
در اقامت ادب نشین نیست
بے ادب را بہ جہل و نادانی
ترکِ تعظیم جز بہ مردن نیست



ہے اللہ والوں میں اصلی شرافت
نبیوںؐ ولیوںؐ نے دیدی شہادت
جسے چن لیا حق نے بندوں میں اپنے
اُسے نور ایماں کی بخشی خلافت

اقامت بہ تعظیم و تکریم ذات
قیام ادب ہے اقیموالصلوٰۃ
مؤدب رہو نور سے مت پھرو
اسی پر ہے قائم مدارِ نجات



عدم کی خودی مہلتِ خواب غفلت
بقا در فنا ہے نبیٰ کی بدولت
نہیں موت جس میں وہی زندگی ہے
کہ قبل اِن تموتو اجل ہے بہ حکمت



ہے انفیٰ خفیٰ نورِ ذاتِ حقیقت
بسرِّ خدا عظمتِ فضل و رحمت
وہی ذاتِ حق در لباسِ شریعت
پہن کر ہوئی منظرِ شانِ قدرت

نمازِ عاشقان ترکِ وجودِ دست
بذکر و فکرِ حقِ مجوِ خودِ دست
حضورِ درگہِ نجمِ السلائی
ریاضِ مصطفائی بالشہودِ دست



وجودِ فنا در عدمِ ظرفِ لاست
إلهِ بهِ إلا وجودِ بقا است
به تعلیم و تنظیم و تکمیلِ دین
رسولِ خدا مظهرِ کبریا است



فنا و بقا در خودیِ حرفِ لاست
إلهِ بهِ إلا حبیبِ خدا است
مجوِ نقص در پاکِ بازانِ حق
خطائے بزرگانِ گرفتنِ خطا است

شریعت بہ تنظیم اہل وفا است
طریقت بہ عرفان رب العلا است
نہ دانی اگر راز حق الیقین
خطائے بزرگاں گرفتن خطا است



علوم فنا در خودی ابتدا است
حقیقت بہ نور الہدیٰ انتہا است
اگر نیک بختی مکن اعتراض
خطائے بزرگاں گرفتن خطا است



دل و جاں بہ روح رواں با خدا است
محبت بہ خیرالورا مدعا است
مکن در حضوری چنین و چنان
خطائے بزرگاں گرفتن خطا است

ہے مظہر جمال و جلال ربوبیت
عالم میں جلوہ گر ہے خدا کی خصوصیت
آپ ہی نبی ہوئے کہیں پیر و ولی بنے
لاکھوں طرح سے آئے نشانِ عبودیت



ہوا اس لئے صوم رمضان عنایت
معیت خدا کی ہو حاصل شفاعت
صداقت ہے واللہ مقصودِ ربی
رسالت ہے وحدت کی زندہ ہدایت

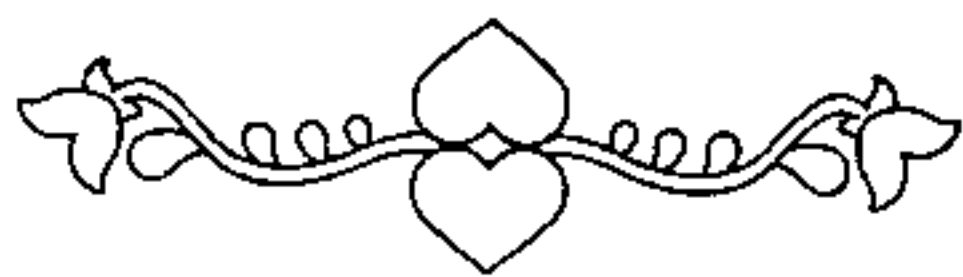


خدائے برتر کا حکم مانو کرو نبی سے پریت
پاپی پنی کو پہچانو سیکھو گیانی ریت
کرب و بلا میں جیودے دینو جانِ علیٰ حسینؑ
ست مت یوگی دھرم کے مولے برہم نمودرنجیت

نہ نقلی شرافت نہ اصلی شرافت
جسے دیکھو رکھتا ہے رسمی شرافت
سمجھتے نہیں جو ہے کیا دین و ایماں
زر و مال دنیا ہے ان کی شرافت



دنیا میں محض پیسوں کی ہر سمت ہے شہرت
ہے بغض و عداوت بھی اسی میں ہے حجت
بے زر ہے اگر عشق تو وہ مکر و دغا ہے
افت بھی بلا پیسوں کے ہے قابل نفرت



بخیلوں کو ہوتی ہے زر کی محبت
بھلوں سے نہ رغبت بروں سے نہ نفرت
غرض ہے انھیں چار پیسوں کی ہر دم
بلا سے ہو دنیا میں خواری و ذلت

خدا جس کو دے فضل سے کوئی نعمت
 نہ اترائے ہرگز وہ پا کر یہ دولت
 کرے شکر ہر دم بصد خاک ساری
 کہ خالق اُسے بخش دے اور عزت

ج

اوم جاپ سے سب کچھ پایوب میم اور تاج
 آدم کا پر گیان نہ پایوسیس نواتے آئی لاج
 پاپی مورکھ بڑا ابھاگی نرکھ گنڈ کے بیچ
 برہم روپ کا بیری بن کے کہو یو سارا راج

د

اللہ لا اِلٰهَ اِلَّا ظہور احمد
 نَحْنُ اَنَابَہِ اِنِّي اَكْمَلْتُ يَا مُحَمَّدُ
 وَاِنْجَمٌ قَلْبُ هُوَ اللّٰهُ حَقًّا رِيَاضُ اِحْمَدُ
 ذَاتِ وَصِفَاتِ رَبِّي اَشْمَعْتُ وَاِيَا مُحَمَّدُ

چوں اقامت بہ اسم اعظم شد
 در حضوری قیام عالم شد
 چوں اقیمو الصلواة حق فرمود
 اسجدو از خدائے آدم شد

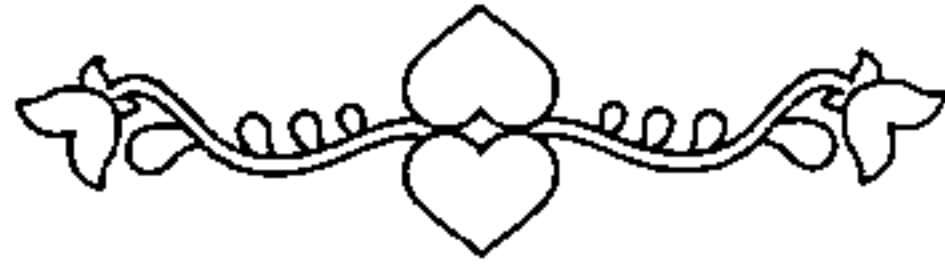


کہہ دیا ہے صاف جس نے قُلُّهُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
 فی الحقیقت ہے وہی معبود اللّٰهُ الصَّمَدُ
 لَمْ يَلِدْ کے بعد اُس نے خود وَلَمْ يُولَدْ کہا
 پھر وَلَمْ يَكُنْ لَهُ فرما دیا كُفُوًا اَحَدٌ



حمد رب دو جہاں میں قُلُّهُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
 ہے ثبوت حق تعالیٰ صاف اللّٰهُ الصَّمَدُ
 لَمْ يَلِدْ جس کی وَلَمْ يُولَدْ ہے شان احدیت
 ہے وَلَمْ يَكُنْ لَهُ اُس کی ثنا كُفُوًا اَحَدٌ

شوق سے جس نے پڑھا ہے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
صدق دل سے پھر کیا اقرار اللّٰهُ الصَّمَدُ
لَمْ يَلِدْ بے شک وَلَمْ يُولَدْ اُسے بخشائے گا
ہے وَلَمْ يَكُنْ لَهُ فرمان حق كُفُوًا أَحَدٌ



با درِ باب السلام قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
داخل خلد بریں ہو پڑھ کے اللّٰهُ الصَّمَدُ
لَمْ يَلِدْ اُس میں وَلَمْ يُولَدْ ہے رحمت کا قفل
ہے کلید اُس کی وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ



اسم اعظم ہے مقرر قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
حق کا ملتا ہے پتہ با وصف اللّٰهُ الصَّمَدُ
لَمْ يَلِدْ بھی ہے وَلَمْ يُولَدْ وہی ذات خدا
ہے ثنا اُس کی وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

چھپ کے فرمایا ہے جس نے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
پر وہ توحید میں ہے وہ ہی اللَّهُ الصَّمَدُ
لا شریک ان لَمْ یَلِدْ حَقًّا وَلَمْ یُولَدْ بِدَان
خالق اکبر وَلَمْ یَكُنْ لَهُ کُفُوًا أَحَدٌ



شان رب العالمین ہے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
رحمتہ اللعالمین ہے وصف اللہ الصَّمَدُ
لَمْ یَلِدْ شان مقدس میں وَلَمْ یُولَدْ بھی ہے
جو وَلَمْ یَكُنْ لَهُ بے مثل ہے کُفُوًا أَحَدٌ



مظہر ذات و صفت ہے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
ہادی برحق وہی مرسل ہے اللَّهُ الصَّمَدُ
لَمْ یَلِدْ سے جب وَلَمْ یُولَدْ کا عقدہ کھل گیا
ہو گیا ظاہر وَلَمْ یَكُنْ لَهُ کُفُوًا أَحَدٌ

اولین و آخرین ہے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
 وصفِ ختم المرسلین ہے صَافَ اللَّهُ الصَّمَدُ
 لَمْ يَلِدْ ہے احدیت میں خود وَلَمْ يُولَدْ وہی
 ظاہر و باطن وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

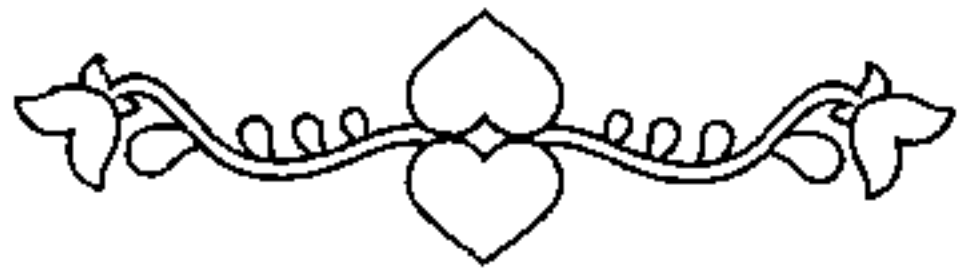


ہے نبوت ختم جس پر قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
 بے نظیر و باشرف مرسل ہے اللَّهُ الصَّمَدُ
 لَمْ يَلِدْ شان وَلَمْ يُولَدْ ہے وہ امی لقب
 حامی امت وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ



ذاتِ رب ہے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
 اسم اعظم پاک اللَّهُ الصَّمَدُ
 لَمْ يَلِدْ کہ کر وَلَمْ يُولَدْ ریاض
 پڑھ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

از حبیب کبریا ہے قُلُّهُوَ اللّٰهُ اَحَدُ
ہے شریعت میں حقیقت اُس کی اللّٰهُ الصَّمَدُ
لَمْ يَلِدْ ہے بالیقین یکتا وَلَمْ يُولَدْ وہی
حق نمائی میں وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدُ

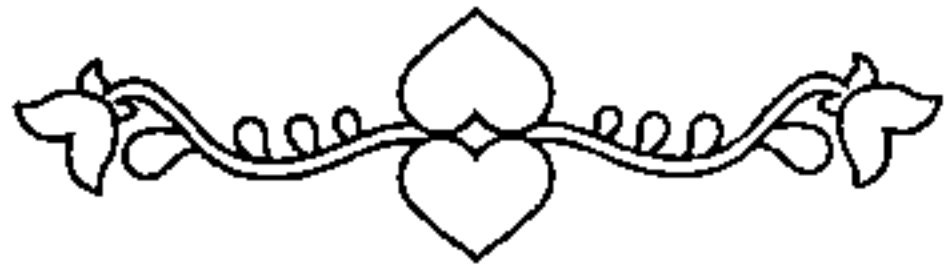


مالک کون و مکاں ہے قُلُّهُوَ اللّٰهُ اَحَدُ
خالق اکبر ہے وہ لا ریب اللّٰهُ الصَّمَدُ
بے نشاں ہے لَمْ يَلِدْ جس کا وَلَمْ يُولَدْ نشاں
اشرفِ انساں وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدُ



مصدر الحمد میں ہے قُلُّهُوَ اللّٰهُ اَحَدُ
ہے الف اور لام میں وہ ذات اللّٰهُ الصَّمَدُ
لَمْ يَلِدْ کون و مکاں میں ہے وَلَمْ يُولَدْ مکین
جوہر ایمان وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدُ

ہے نبی مرسل ہمارا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
 دونوں عالم معجزہ ہے اس کا اللَّهُ الصَّمَدُ
 لَمْ يَلِدْ بھی ہے وَلَمْ يُولَدْ وہی معجز نما
 رحمت عالم وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

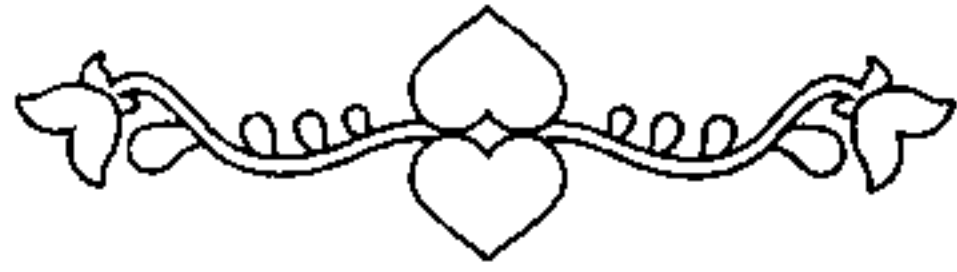


بالیقین فرمان حق ہے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
 حامد و محمود ہے محبوبُ اللَّهِ الصَّمَدُ
 لَمْ يَلِدْ کا طرف ہے اُس کا وَلَمْ يُولَدْ کی شان
 کن فکاں ہو کر وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ



لامکاں میں تھا جو عاشق قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
 ہو گیا طالب سے وہ مطلوبُ اللَّهِ الصَّمَدُ
 لَمْ يَلِدْ نے پھر وَلَمْ يُولَدْ سے یوں مل کر کہا
 بے زباں ہو کر وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

آفتاب لم یزل ہے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
اُس کا ذرہ ہے چمکتا دل میں اَللَّهُ الصَّمَدُ
لَمْ يَلِدْ ہو کر وَلَمْ يُولَدْ سے نکلی جب کرن
گھل گئیں آنکھیں وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

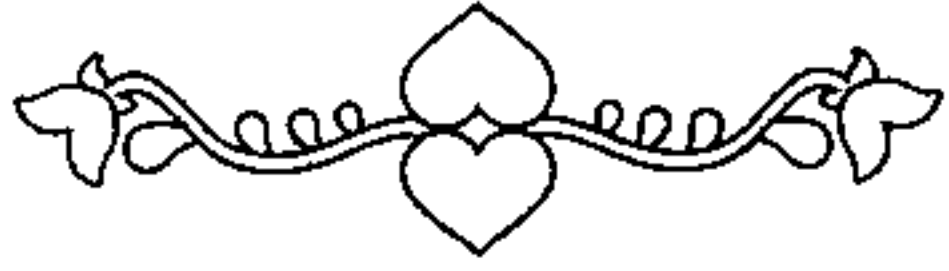


دونوں عالم ہیں معطر قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
گو بجتی ہے جس کی خوشبو ہے وہ اَللَّهُ الصَّمَدُ
ہے ریاضِ لَمْ يَلِدْ میں جو وَلَمْ يُولَدْ کی بو
ہے وَلَمْ يَكُنْ لَهُ اَحمَدٌ وہ گل کُفُوًا أَحَدٌ



گفت ہاتھ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
وحده لا ریب اَللَّهُ الصَّمَدُ
لَمْ يَلِدْ با خود وَلَمْ يُولَدْ توئی
وہ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

مولے تھا جب اولے تھا اب بندہ ہے دل بند
 ہر دم حق کی بندگی میں رہتا ہے پابند
 جھوٹی بندش جس نے باندھی اس کا ہے منہ بند
 سچے دل کے بندگی سے مولے ہے خورسند



چہ گویم در رہ اسرار احمد
 کہ پیدا نشد نہ ہرگز جز محمد
 ز نورش بین ریاض اللہ اکبر
 جمال شاہ نجم الدین احمد



عشق اول در دل معشوق پیدا می شود
 چون بشان عبده عاشق ہویدا می شود
 لا اله شد به الا رحمة اللعالمین
 با خدا میم احد بر حسن شیدا می شود

عشق اول در دلِ معشوق پیدا می شود
گر نہ سوزد شمع کے پروانہ شیدا می شود
حسن و خوشبو روشنی شد معنی میم احد
باشعور نور جاں احمد ہویدا می شود



سوزِ دلِ پروانہ گس را نہ دہند
احسان و وفا اہل ہوسِ را نہ دہند
پہ نور در حسنِ خداوند دو عالم
این دولتِ سرمد ہمہ کس را نہ دہند

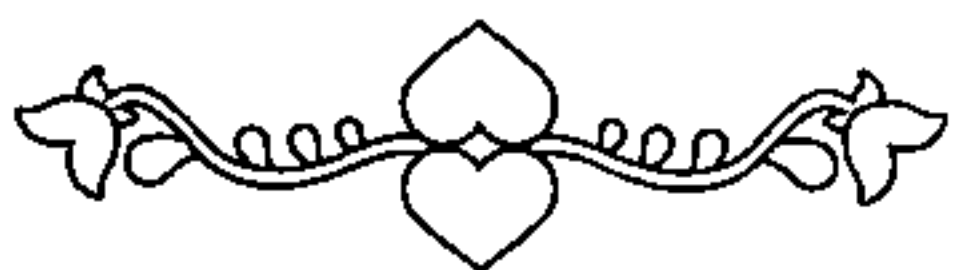


یا رب وہ زباں دے کہ کروں حمد و ثنا شکر
جس طرح کیا کرتے ہیں خاصانِ خدا شکر
عاجز ہوں گنہ گار زباں ہے میری قاصر
اللہ کے احسانوں کا کیونکر ہو ادا شکر

ہم اوست ہے ابتدا کی خبر
ذاتِ خدا بے ہمہ کی خبر
شریعت میں از اوست ہے انتہا
کہ ہے بے ہمہ با ہمہ کی خبر



گمراہ اس لئے ہوا شیطانِ بے شعور
سجدہ کیا نہ نور کو اللہ کے حضور
آدمؑ کو ایک پتلہٗ خاکی کہا کیا
ناقص تھی عقل اور نظر کا یہی قصور



پہلا پچھلا اکثر بوجھو اعم جاپ پرچار
ہم شبہ میں مرا پہلی برہم روپ اوتار
بھول بھلیاں ہے یہ دنیا مور کہہ نہ پاوے گیل
لال بھکر مکتی پاوے الا اللہ کے دوار

آدانت کا کھوج اوش ہے گیانی جیون یگ سنسار
اُعم جاپ کی سِکشا بوجھو بم شبد کرتار
سوجھ بوجھ کی بڑی پہیلی رام نام کے بیچ
مرا مَرا ہے پورن من میں برہم یوگ پرچار



ادب کا مخالف ہے ایماں کا منکر
نبی و ولیؑ نور قراں کا منکر
منافق ہے ابلیس بدبخت شیطان
خلافت کا دشمن ہے رحمن کا منکر



مخالف اقامت کا ہے بے خبر
ادب کا ہے منکر بڑا بے ہنر
جو تنظیم و طاعت سے واقف نہیں
وہ گستاخ و ناداں ہے جاہل بشر

لا سے پیدا کفر ہے قہر و غضب خوف و خطر
ہے عدم کے عین دل میں عظمت خیر البشر
خود سری کا تخم ہے یہ نفس امارہ ریاض
اس لیے دوزخ ہوئی شیطان کے شر کا مستقر



شاہا ز کرم بر من درویش نگر
بر حال من و خستہ و دل ریش نگر
ہر چند نیم لائق بخشائش تو
بر من منگر بر کرم خویش نگر



خانقاہ اولیاء تکیہ فقیر ذی وقار
شاہ نجم الدین احمد سید عالی تبار
شہر سے باہر فتحپور آستانہ عالیہ
مخزن لطف و کرم ہیں رحمت پروردگار

اطاعت سے ملتی ہے توفیق خیر
مسلمان نہیں ہوتا طاعت بغیر
جو باغی ہے اپنے نبیؐ سے ریاض
کریگا منافق جہنم کی سیر

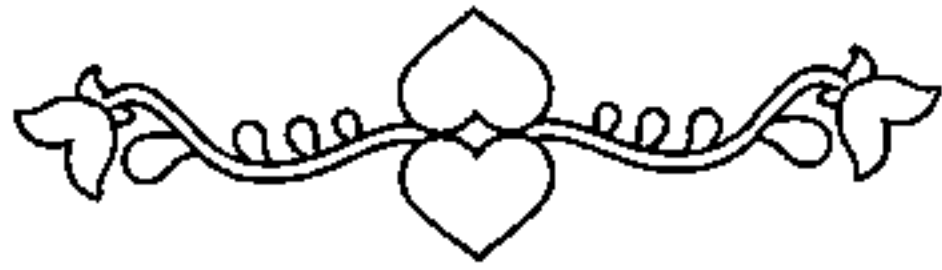


ظاہر کیا اللہ نے اللہ کو لا کر
بھیجا شہ ابرار کو محبوب بنا کر
مرسل ہوئے امیٰ ہوئے سردارِ دو عالم
اللہ کو ثابت کیا ہر طرح سے آ کر

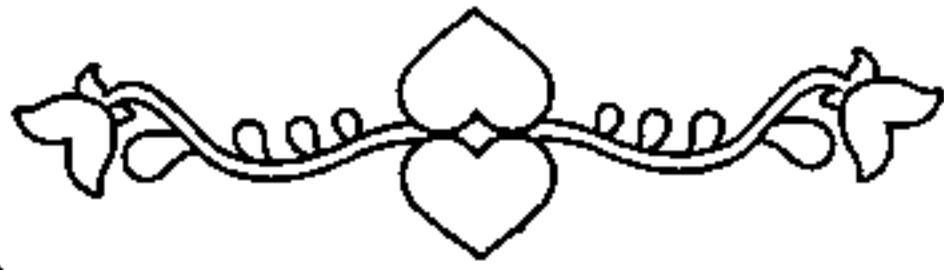


خدا اپنے بندوں میں آیا ہے چھپ کر
شریعت بتائی حقیقت کو لا کر
ہوا پھر وہ سردار سارے جہاں کا
بنا رحمتِ خلق سب کو دکھا کر

غیر کو اپنا متر بناویں متر کو جانیں غیر
بدھی کیسین نشٹ بھی جب مات پتا سے بیر
پاپی بن کے مکتی چاہیں لاج نہ گیانی سوجھ
بھوت پریت کی پوجا کر کے بنیں زرکھ میں ڈھیر



تمنا غیر کی کرنا سول سرجن کے حکمت پر
نہیں شیوا غلاموں کا کہ شرم آتی ہے جرات پر
شفا دینا نہ دینا آپ کی سرکار مرضی ہے
کہ قسمت کا ہمارے فیصلہ ہے خاص رحمت پر



ہادی وہی رسول وہی یار و غمگسار
یاور ہے بیکسوں کا زہے لطفِ کردگار
اُس کو ہری بھی کہتے ہیں پریم آتما ہے وہ
ہری کا پتہ ہے اوم سے امی بصد وقار

نہ پردہ کسی سے نہ ظاہر کسی پر
رسولوں میں آیا وہ بندوں سے مل کر
شریعت کا اک آئینہ ساتھ لایا
ہوا جلوہ گر جس میں قرآن سنا کر

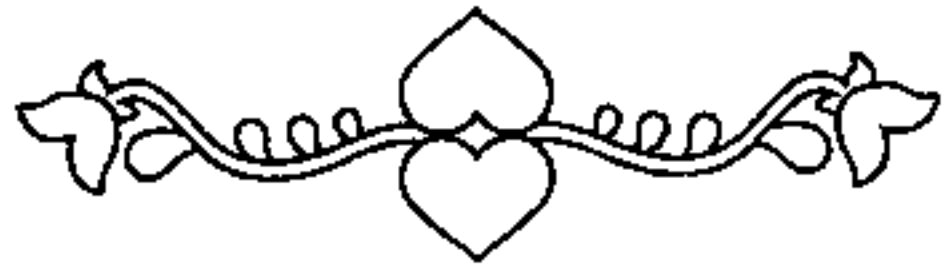


کسی کا نہیں ہے ذرا بھی قصور
سب اپنی برائی ہے اپنا شعور
خودی میں ہے مغرور شیطان گھسا
کہ دنیا کی لالچ ہے ایماں سے دور



سیکھا نہ جس نے کلمہ پڑھ کر علوم ظاہر
غفلت میں ہوگا کیونکر اسلام سے وہ ماہر
ایماں و دین کو فرضی جانے گا وہ ہمیشہ
جب تک کہ وسوسوں سے ہوگا نہ نفس ظاہر

قال دنیا حال عقبی امتیاز خیر و شر
حق و باطل ابتدا ہے نور و ظلمت کی خبر
آخرت کی نعمتیں اللہ والوں کے لئے
جنت الفردوس ہے عَلَّیْنُ جائے مستقر



جو دنیا میں کرتا رہے گا قصور
پریشانیوں میں پڑے گا ضرور
جو ماں باپ کا حق سمجھتا نہیں
نہیں دین و ایماں کا اُس کو شعور



لونڈی ہے مصطفیٰ کی جو معصوم رہکِ حور
مانند جانور کے تو رکھتا ہے بے شعور
شرم و حیا نہیں تجھے اپنے رسول سے
قبرِ خدا نہ آئے کہیں بن کے کوہ طور

خدا نے صاف قرآن میں بتا کر
کیا آگاہ سب کو حق جتا کر
مسلمانوں! نہ بن جانا یزیدی
نبی کے بال بچوں کو ستا کر



کیا جس نے ظلم و ستم اختیار
خدا کے غضب کا کرے انتظار
ڈرو حق تعالیٰ سے توبہ کرو
ہے اللہ برتر بڑا بُردبار



ہو اگر خطرہ کسی کے آبرو ایمان پر
جان کی بازی لگا کر کھیل جائے جان پر
کیوں ڈرے غیروں کی تلواروں سے حق کے روبرو
رب العزت کی مدد ہے بندۂ سبحان پر

جو بیٹا ہے ماں باپ سے بے خبر
بڑا ناخلف ہے وہ ظالم پسر
بزرگوں کی خدمت بھی کرتا نہیں
مقدر میں ہے اُس کے نار سقر

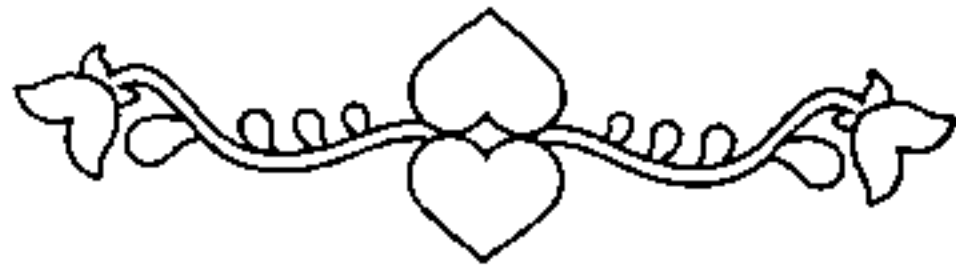


دنیا کی ساری دولت مال و زر جواہر
ہے عورتوں کا حصہ بیوی ہو یا کہ خواہر
مردوں نے جو کمایا اللہ کی رضا میں
کچھ بھی نہیں ہے اُس کا جز ذات پاک و طاہر



دینِ حق کے ساتھ دی اللہ نے عقل و ہنر
ایمان کی دولت ملی سادات میں آیا نظر
تھا مگر کم ظرف و بے دین اپنے بد بختی سے خود
ہو گیا ملعون ناقص رہ گیا وہ بے ہنر

نان نفقہ فرض اوّل جان کر
سکھ لو امر و نہی حق مان کر
حسن طاعت ہے ادب عجز و حیا
نور و ظلمت دیکھ لو پہچان کر



حق تعالیٰ کی ہیں بے حد نعمتیں انسان پر
کفر و ناشکری کا لیکن بھوت ہے نادان پر
جاہلوں کو مکر و حیلہ دھاندلی کیا خوب ہے
فعل بد تو خود کریں لعنت کریں شیطان پر



جس چیز کو جہاں سے اٹھاؤ تو جان کر
رکھو اسی جگہ پہ سدا کہنا مان کر
ہرگز نہ چھوڑو کام ادھورا بلاوجہ
ورنہ بلائیں خوب ستائیں گی آن کر

جو کرتا ہے اُوروں کی تحقیر ہنس کر
پکارا وہ جاتا ہے ابلیس کہہ کر
لگی آگ جس دل میں حرص و حسد کی
وہ جلتا رہے گا جہنم میں پھنس کر



نیٹوں کی خامیوں کو مکر شیطان جان کر
مت کرو رسوا خودی کو اس جہاں میں آن کر
امتیاز خیر و شر میں ہے حصولِ مدعا
ظاہر و باطن کرو طاہر خدا کو مان کر



ملو جب کسی سے تو مسرور ہو کر
خدا کی محبت میں مخمور ہو کر
رہو باحیا بے غرض مل کے سب سے
ریاکاری و کبر سے دور ہو کر

نیت میں گر خلوص ہے مکر و دغا سے دور
عجز و حیا و خلق میں کامل ہے وہ ضرور
حرص و خودی حسد سے جو دل پاک و صاف ہے
ایمان و دینِ حق میں یقینی ہے باشعور



بدبخت و نامراد منافق ہے بالضرور
اظہارِ حق پرستی میں کرتا ہے جو قصور
دشمن ہے وہ خدا کا خدا کے رسولؐ کا
مکار و بے تمیز ہے مغرور حق سے دور



بدبخت و نامراد ہے گمراہ جو بشر
ہمزاد کا وہ بچہ ہے ابلیس کا پسر
شیطان کی نسل میں ہے خباثت بھری ہوئی
صحبت بروں کی اس لئے ہوتی ہے پُر خطر

اہل دنیا ہیں بظاہر اہل شر
نفس کی ناپاکیوں سے بے خبر
زر زمین و زر پرستی کے سبب
حرص و لالچ ہے دلوں میں پر خطر

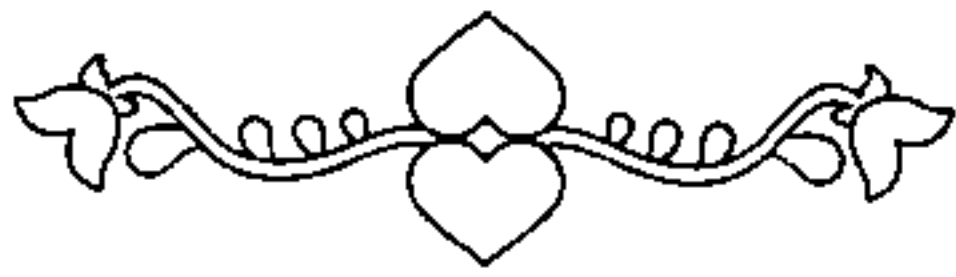


ہیں علمائے حق باادب باوقار
بزرگان دین میں ہے اُن کا شمار
جو مغرور و حاسد ہوئے خود نما
وہ ناداں ہیں پڑھ لکھ کے بالکل گنوار



جو اللہ والوں سے رکھتا ہے بیر
کرے گا وہ کافر جہنم کی سیر
یہ پیر و پیبرِ نبی و ولی
بلاشبہ ہیں سب درِ حسن خیر

جو سرکش ہے باغی اطاعت کا منکر
وہ ظالم ہے بد خو شرافت کا منکر
رہا جیل میں قید عبرت کے خاطر
کہ ہے نفس ناداں ہدایت کا منکر



کینہ ور حاسد ہے بغضی جاہلوں میں پر خطر
خوئے بد ابلیس کی ہے شعلہٴ نار سقر
عہد شکنی مکر و حیلہ بے حیائی خود سری
بے وفائی خود فریبی سے ہے شیطان بے ہنر



خلافت کا انکار ہے کفر ظاہر
نہیں دین و ایماں سے ابلیس ماہر
نبیؐ کی غلامی نہ جب تک ملے گی
نجاست سے ہوگا نہ دل پاک و طاہر

برہم روپ اوتار کہا یو داتا سرجن ہار
 نام محمد آن پکاریو گیت شبد کرتار
 جیو جناور سیس نواوین بولین بن کے روکھ
 پاپ کی نیا کہیوں آ یو کلجک مان اوتار

س

نور جانم چراغ باشد و بس
 مصطفائی سراغ باشد و بس
 وحی قرآن بہ فضل ربانی
 بر رسولاں بلاغ باشد و بس



اوم شبد مان چوبس ۲۲ ا کچھر بم شبد مان بیس ۲۰
 گیت شبد مان بارہ ۱۲ ا کچھر برہم گیان سب تیس ۳۰
 دوسر بارہ ۱۲ کھوج بتاوے جاپ کے ایشور ایک
 والمیک جب مرا پکارو اوش نوا یو سیس

س

لا ہے برقعہ الہ برقع پوش
ظرف الا ہے نفس بادۂ نوش
مئے وحدت کے پیتے ہی واللہ
محرم رازِ حق ہوا خاموش

ع

رسول و نبی و ولی و شفیع
بذات احد شانِ قدرت وسیع
ز اول خود آخر ظہور آمدہ
ہم بے ہمہ شد خدائے رفیع



برغبت خدا کی طرف کر رجوع
اٹھ اب شوق سے کر سجود و رکوع
وضو بھی ہو خونِ جگر سے ریاض
نمازِ فنا پڑھ بصدق و خشوع

ک

پار مکتی ایشور گنڈ
کراوے جاپ بہگتی نرکہہ
تینوں برہم ست سے
لوک اشلوک یوگ دینو روک

گ

رشی و منی اور دنیا کے لوگ
بہت کھوج پر دے دیئے پا کے جوگ
سمجھتے ہی ہم جاپ کرنے لگے
مرا شبد ہے رام کا برہم یوگ



گیانی تھا والمیک لیا اُس نے جب سے جوگ
چنے لگا مرا ہی مرا شبد برہم یوگ
ناداں نہ تھا وہ مورکھ نہ تھا بے خبر نہ تھا
عقل تھا ہوش مند نہ تھا اُس میں کوئی روگ

بڑھا جو سمجھ میں ہے انساں بزرگ
نہ وہ جس کی ہو عمر مانند گرگ
تو نگر ہے وہ جس کا ہے دل غنی
نہ مال و متاع اور اشیائے سرگ

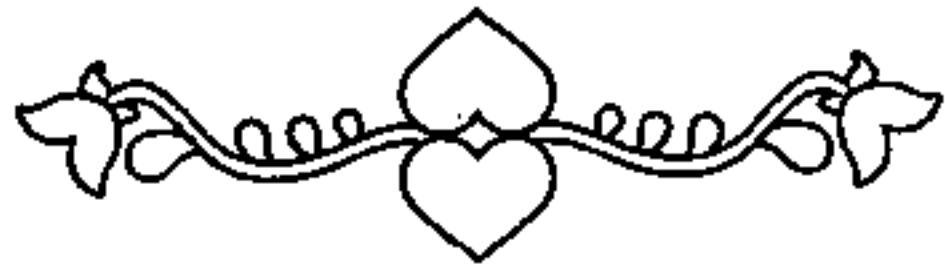
ل

محمدؐ ہے واللہ حسن ازل
وجودِ فنا ہے شعور اجل
ہو اللہ إلا رسولِ خدا
جہاں میں ہے بس ایک راہِ عمل



ہمہ اوست ہے ذاتِ حق بمثال
شریعت میں از اوست ہے باکمال
نفسی کا جو عقدہ تھا یوں حل ہوا
کہ احمدؑ میں ہے میمِ رازِ وصال

وہ موٹے ہے تو اے جمالِ خلیلؑ
بہ نعم النصیر اور نعم الوکیل
کیا حق نے تجھ کو عدیم المثال
ہوا مایہ ناز ربّ جلیل



جمال ذاتِ جلالی بہ حسنِ ربّ جلیل
کمالِ حسنِ جمالی شدہ ظہورِ خلیل
زِ وصفِ احمدِ مرسل کلامِ ربّانی
دلیلِ را بہ دلائل نمود شکلِ جمیل



بشانِ احد ہے جو عزّوجل
خدائی کا مظہر ہے وہ بے بدل
ہے ارواحِ کل وہ حبیبِ خدا
کہ جانوں کی اک جان ہے ختمِ رسل

نفی لا اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ اللهُ
نفسی لا اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ اللهُ
خودى ہيچ ہيچ در ہيچ معدوم شد
کہ حق ايقين نور جانم حصول

جلال و جليل و جمال و جميل
کمال وصال است حُبِ خليل
حضورست و انجم حق ايقين
رياض النبی رحمت بے دليل

پیدا نہ شد مثال تو اے صاحب کمال
در عالم مثال شدی چون تو بيمثال
از عرش تا بہ فرش جمال تو یا نبی
معمور شد ز حسن خداوند ذوالجلال

جو مرشد ہے دل میں نمائش کے قابل
وہی ایک ہے بس ستائش کے قابل
بنالیں ہمیں آپ جیسی خوشی ہو
کہ یہ دل نہیں آزمائش کے قابل



ستارہ جو چمکا تھا روز ازل
وہ تھا نور اللہ عزوجل
وہی رونق افروز ہے عرش پر
جو فرش زمیں پر تھا ختم رسلاً



دو عالم کے سردار ختم رسلاً
حبیب خدا مظہر عزوجل
صدف میں گہر دل میں نور نبی
ہیں کونین میں وہ دُر لم یزل

میرا پیر مرشد ہے ربّ جلیل
بنا کر اُسے حق نے اپنا خلیل
کیا خلق کا پھر اُسے بادشاہ
وہی ہوگا محشر میں سب کا وکیل

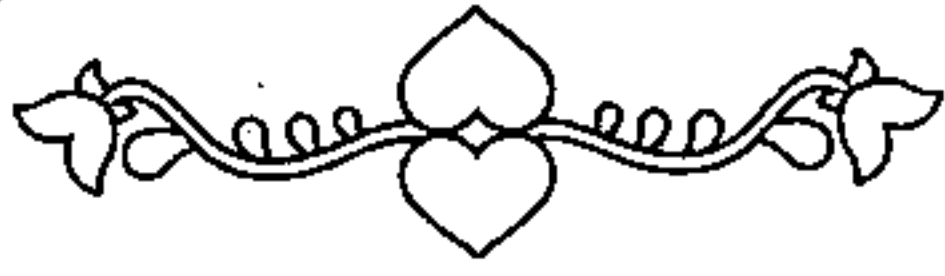


جو محروم قسمت ہے نادان و جاہل
وہ اندھا و بہرا ہے بے دین و غافل
حقیقت کا منکر نبیوں کا دشمن
بلا شک وہ ہوگا جہنم میں داخل



ابلیس نامراد سے کیا مانگتا ہے دل
غیروں کو اپنا یار عبث جانتا ہے دل
دل کی خطا نہیں یہ بغاوت ہے نفس کی
رنج و بلا میں پھنس نے سے خود بھاگتا ہے دل

لا میں پھنس کر جو رہ گیا جاہل
ہے وہ الاِلاّٰہ سے غافل
کالعدم ہے فنا میں وہ بے دیں
حق سے جس کا پھرا ہوا ہے دل



خود کو جس نے سمجھ لیا عاقل
ہے وہ گمراہ بے ادب جاہل
بے خبر ہو گیا جو ایمان سے
کلمہ پڑھ کر بھی وہ رہا غافل



بزرگوں کی خدمت ہے حسنِ عمل
نہیں اُن کی صحبت میں کوئی خلل
منور ہے جو دل بشوقِ ادب
یقینی ہے مسرور با عزّوجل

جو اللہ والوں سے رہتے ہیں غافل
وہ ناداں ہیں دنیا میں لکھ پڑھ کے جاہل
نہیں جن میں عجز و حیا حق پرستی
خودی اُن کی ناپاک ہے کفر باطل



خودی کا پجاری پس آب و گل
بخیلوں میں ہے بے حیا تنگ دل
جوہی نیتوں میں بڑھی گندگی
شیاطین سے مغرور جاتا ہے میل



پراگندہ روزی پراگندہ دل
کہ بے مائیگی سے ہے شرمندہ دل
محض دل کی تنگی ہے اپنی خطا
فراخی میں رہتا ہے فرخندہ دل

اکڑتا ہے اے نفس کیوں جھک کے چل
خدا کی پکڑ سخت ہے در اجل
فریب و دغا مکر و حیلہ بہانہ
بحرص و خودی ہے دماغی خلل



اپنوں سے ہے عداوت اوروں سے میل جول
کس بات کی کھٹک ہے چھپاتے ہو اپنی پول
بیگانگی بیگانوں سے غیروں سے دوستی
یہ بھی کوئی ادا ہے جو کرتے ہو دل میں خول



کچھ تو سمجھ لیا ہے ترے در کو اے کریم
آکر پڑا ہوا ہے جو خستہ جگر. اشیم
ہے ذات بے مثال و صفت میں تو باکمال
واللہ تو رحیم ہے معبود ہے علیم

اولین و آخرین کا گوہر عالی مقام
نجمِ دین احمدی ہے مظہرِ عبد السلام
بر ریاضِ احمدی کو اپنی رحمت بخشدی
انبیاء و اولیاء کا تانبے اصلی غلام



لِلّٰهِ الْحَمْدُ زہے شان رسولِ اکرم
ذات اقدس بخدا محرم اظہارِ اتم
لام الف شد ز الف لام ریاضِ احمد
مظہرِ حسن خدا باعثِ خلقِ آدم



لطف و احسانِ تو اے شاہِ امم
ہر کہ را خواهد کند پُر از کرم
نیست چیزے چوں شود مانع ترا
در عطائے بخشش و فضل و کرم

لا إلهَ هرنى پاپن إلا اللہ پرم پدم
 جنم بيکنٹہہ پراپت ہوئے چيے نام محمد
 برنام روپ اوتار محمد ايشور جوت رسول
 اعم نمو پرم آتمنے ايک هری هربم



جانم	راز	دارِ نور	حجق
عالم	مصطفائی	صدر	رياض
السلامی	کبریا	نجم	حبیب
اعظم	شد	اسم	هويدا



اژدهام	بود	قیامت	بروز
قیام	شد	به تکبیر	اقامت
خدا	پیش	و تکریم	به تعظیم
نام	نیک	بود	فقط بنده حق

تَعْظِيمٌ وَ تَكْرِيمٌ خَيْرُ الْأَنْامِ
أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ أَقِيمُوا السَّلَامَ
مَنْ تَرَكَ تَعْظِيمَ حَقِّ الْيَقِينِ
شَوَى تَأَنَّهُ رَسُوًا بَرُّوزِ قِيَامِ



ضروری ہدایت بہ اعلان عام
ہوئی حق تعالیٰ کی حجت تمام
ہوا حکم ربی تو کہنا پڑا
خدا کا ہوں بندہ نبیؐ کا غلام



نیت کردم بفرود روزه دارم
بتوفیق جناب کردگارم
نویت حقہ بالصوم غدہ
فریضہ ماہ رمضان المعظم

بجملہ اللہ امی خوش کلام
کہ در قرآن سراغ نیک نام
وجود ہر دو عالم چوں برآمد
ریاضِ عبودہٗ نجمِ السلام



خوشا تقدیر سردار دو عالم
نشان بے نشان نطق زبانم
درون قلب انسان پاک و طاہر
حبیب کبریا شد نور جانم



یا رب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم
چوں میم احد گشت سر حمد محلے
واللہ توتی حامد و محمود بہ دو میم

سب گناہوں سے بڑا ہے دل دکھانے کا ستم
کیونکہ دل کو آئینہ حق نما کہتے ہیں ہم
واجب التعظیم ہو کیونکر نہ ہر انسان کا دل
خانہ اللہ ہے کعبہ ہے یا بیت حرم



آستانہ عالیہ ہے بالیقین دارالسلام
خانقاہ اولیاء تکیہ ہے چوں بیت الحرام
شہر فتح پور میں رہتے ہیں تاج الاولیاء
شاہ نجم الدین احمد صاحب عالی مقام



وہ ہسودہ فتح پور عالی مقام
وہ قبلہ و کعبہ و دارالسلام
امام ولایت شہ نجم الدین
ہے تکیہ عرب پور جائے قیام

بہ تکبیر فخرپور ہسودہ مقام
 بدرگاہ محبوب خیرالانام
 فقیر دو عالم شہ نجم دین
 و ولی رحمت خاص و عام



محبوب ایزدی ہیں فتح پور میں مقیم
 چلتی ہے خانقاہ میں جن کے سدا نسیم
 جلوہ خدا کا دیکھئے اُس کے حبیب کا
 کیا شان ہے فقیر کی معبود ہے علیم



سیہ کارم گنہگارم چوں عصیاں بیشتر دارم
 فزوں تر شد پشیمانی کہ بخشش از تومی خواہم
 بحق سید السادات نجم الدین احمد را
 کرم کن فضل کن شاہا کہ من از بسکہ ناچارم

حضورِ آپ کا ہے یہ ادنیٰ غلام
رضا جوئی سے ہے سدا اس کو کام
ترجم کی فرمائے اک نگاہ
رہے تا دو عالم میں یہ نیک نام



اوتار جتنے آئے وہ کہتے رہے مدام
جو میم۔ ر۔ الف ہے اسی کا ہے رام نام
آخر کے میم سے ملا اول کا جب پتہ
تصدیق دل سے کرنے لگے با ادب تمام



مظالم سہتے سہتے تنگ آجاتا ہے دل جس دم
مقابل بے تحاشا جوش میں آتا ہے دل اُس دم
بکھر جاتا ہے جب مظلوم ظالم کے شقاوت پر
تو مرنے مارنے پر خود ہی تل جاتا ہے دل ایک دم

شیاطین کے خاطر جو کرتا ہے کام
خودی کی نجاست میں ہے وہ حرام
خدا کی خوشی ہے بھلائی کرو
برائی سے بچ کر رہو نیک نام

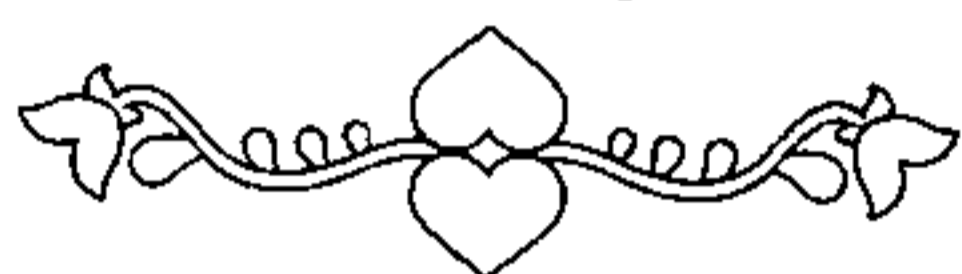


دل میں کچھ رکھتے یار و مونہہ سے کچھ کہتے ہو تم
کیوں منافق بن رہے ہو کیا غضب کرتے ہو تم
مکر و حیلہ عہد شکنی بے حیائی چھوڑ دو
پاک و طاہر زندگی ناپاک کیوں کرتے ہو تم



عدالت میں انصاف پر ہیں جو حاکم
وہ ہیں باخدا نیک و باہوش عالم
دغا باز و مکار بد خو ہیں جتنے
وہ خود غرض و جھوٹے ہیں گمراہ ظالم

خودی سے جو انسان کرتا ہے کام
 بہ غفلت ہے وہ نفس و شیطان کا دام
 یہی خود پسندی ہے با خود سری
 کہ موذی مرض ہے یہ دنیا میں عام

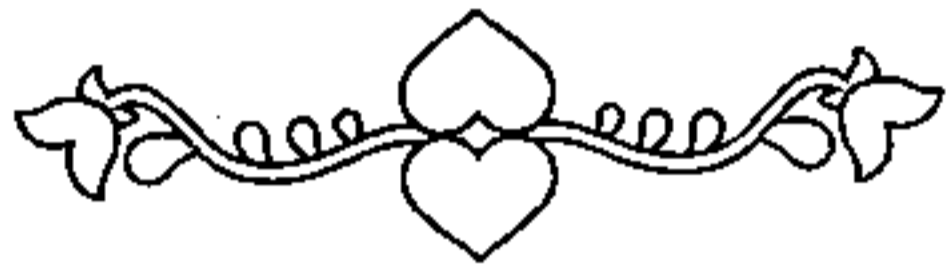


بڑا بے حیا بے ادب ہے وہ ظالم
 ہوا جو گناہوں پر اپنے نہ نام
 فریب و دغا کر کے بد بخت ناداں
 بنا وہ جہنم میں شیطان کا خادم



اللہ کے چاہے بغیر اک ذرہ ہل سکتا نہیں
 محبوب کے چاہے بغیر اللہ مل سکتا نہیں
 اللہ سے محبوب ہے محبوب بسم اللہ ہے
 محبوب کے پائے بغیر اللہ مل سکتا نہیں

بہت سے لوگ ایسے ہیں بظاہر خوب ملتے ہیں
وہ باتیں اس طرح کرتے ہیں گویا دل سے ملتے ہیں
یقینی عہد شکنی میں خباثت ہے ریاکاری
خدا کو چھوڑ کر یارو وہ شیطانوں سے ملتے ہیں



جسے ہم خدائے جہاں دیکھتے ہیں
ہر اک جا اسی کو عیاں دیکھتے ہیں
نہ جب تک وہ چاہے گا ہوگا نہ کچھ بھی
کہ کوشش کو ہم رائیگاں دیکھتے ہیں

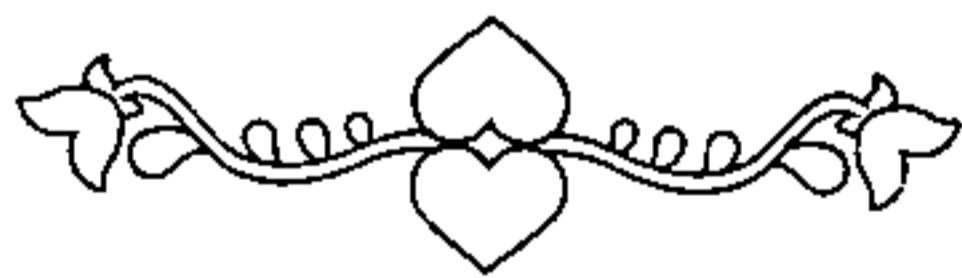


گدا تیرا اگر میں اے شہِ لولاک ہو جاؤں
یقین ہے سارے عیبوں سے میں بالکل پاک ہو جاؤں
نہ دنیا کی ہوس باقی رہے دل میں نہ عقبتی کی
فقط زیر قدم تیرے میں مٹ کر خاک ہو جاؤں

لا اِلهَ غَيرَ حَقِّ هُوَ بِالْيَقِينِ
كُفْرٌ وَظُلْمٌ هُوَ خُودِي مِثْلَ جَاكُزِي
نُورٌ اِلَّا هُوَ حَبِيْبٌ كَبْرِيَا
بِاِخْتِاٰءِ لَمْ يَزَلْ حَقُّ الْيَقِيْنِ



چوں وحدت بکثرت عیاں شد فزوں
چنین و چناں کرد حالت زبوں
ظہورِ اتم گشت حق الیقین
بُرون از دُرون شد دُرون از بُرون



پیر مرشد کی محض ہم تو سلامی جانیں
اپنے مولیٰ کی فقط ایک غلامی جانیں
وہ جو کہلاتے ہیں کہ دیتا ہے خادم اُن کا
قافیہ جانیں نہ ہم طرزِ کلامی جانیں

جو سخن فہم ہوں عالم ہوں نظر رکھتے ہوں
 دل میں بھی دردِ محبت کا اثر رکھتے ہوں
 غور سے آ کے سنیں اپنے پیمبر کی ثنا
 عشقِ احمد میں اگر سوزِ جگر رکھتے ہوں



صلوٰۃ وافر دُرودِ پیہم بحق خیر الانام برخوان
 سلام ربی و حمد باری بشاہِ عالمقام برخوان
 رحیم و ارحم کریم و اکرم رسول امی حبیبِ اعظم
 بروح صل علی محمد ریاضِ نجم السلام برخوان

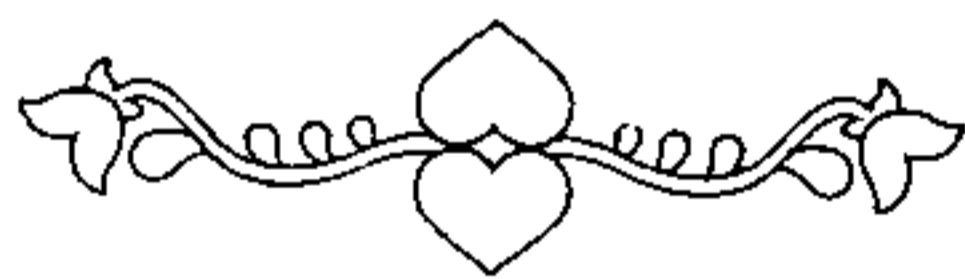


مسلمان اُس کو کہتے ہیں جو ہے اللہ کا جویاں
 سدا خشنودی حق میں رسول اللہ کا جویاں
 بلا حُجّت بلا شک مان لے احکام قرآنی
 نہ زر کی حرص ہو دل میں نہ غیر اللہ کا جویاں

نبیوں کے دشمن ولیوں کے دشمن
ہیں صدیقؑ و فاروقؑ و عثمانؑ کے دشمن
یہی قاتلانِ حسینؑ و حسنؑ ہیں
ہوئے جو علیؑ اور قرآن کے دشمن



جو اہل نظر اور ذی ہوش ہیں
زبان بستہ ہو کر وہ خاموش ہیں
پتہ جن کو اللہ کا مل گیا
خودی سے وہ بالکل فراموش ہیں



ہیں اسرارِ حق جن پہ سارے عیاں
وہ دانا ہیں کرتے نہیں کچھ بیاں
زبانِ خدا حق سے اُن کو ملی
وہ گویا ہیں ایسے کہ ہیں بے زباں

کلجک پاپ سے پہچانو بھول بسرمت جاؤ گیان
 دھرم کرم کی شکچھا مانو بہلو کرے بھگوان
 ریاض بسو ہے یا ہی من میں نجم ولی کے دوار
 جیون مکتی گیل چلو سب ایشور برہم استھان



صلوٰۃ وافر بروح اقدس جناب خیر الانام برخوان
 درود از دل و حمد بے حد بشاہ عالی مقام برخوان
 رحیم و ارحم کریم و اکرم رسول امی حبیب اعظم
 درود پیہم صلوٰۃ ربی بحق نجم السلام برخوان



ڈھونڈ پھرے سب لکھہ چوہای برہم گیان گل ویدن میں
 آدانت کا جاپ بتا یو چن چن اکھر یو گن میں
 چاروں اور مر اپکارن جمہون گیان نہ کوئی پاوا
 رام نام کی کتھا بکھانن برہم روپ اوتارن میں

چو وحدت بکثرت عیاں شد فزوں
چنین و چناں کرد حالت زبوں
ظہورِ اتم گشت حق الیقین
بُرون از دُرون شد دروں از بُرون



برہم روپ اوتار گوسائیں
ایشور جوت بنا پرچھائیں
وہی اکیلا سب سے نیارا
جانو اسی کو داتا سائیں



مرا نام ہے رام کا بالیقین
کہ اول بالآخر ہے وہ مہ جبیں
نہ جانا کسی نے الف میم کو
کہ اللہ اکبر ہے حق الیقین

لا إله إلا الله اور لا إله إلا الله
 مل گیا اللہ جب خوف و خطر بالکل نہیں
 ایک ہی معبود مطلق ہے دو عالم میں ریاض
 تو ہی تو موجود ہے اپنی خبر بالکل نہیں

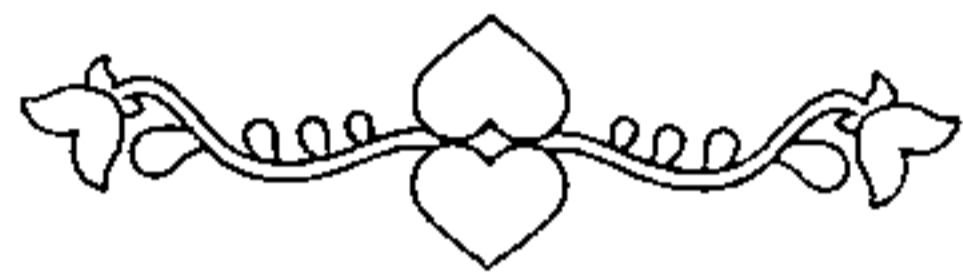


قیامِ ادب را اقامت بدای
 ممکن در حضوری چنین و چنان
 بہ تکفیر و تکذیب حکم خدا
 شود نا مرادی بہ غفلت عیاں

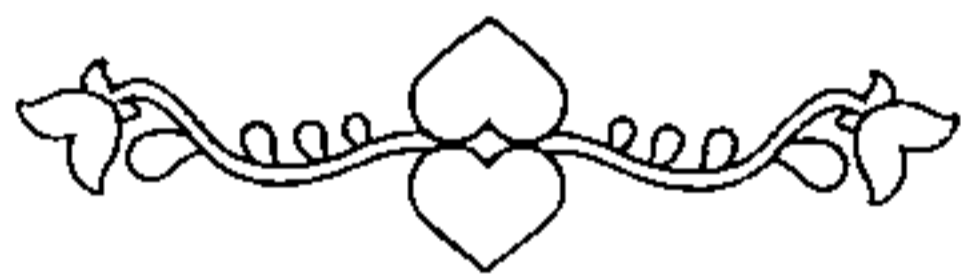


تَعْظِيمُ وَ تَكْرِيمُ أُمِّ الْبَيَانِ
 قِيَامِ ادبِ رَا اِقَامَتِ بَدَا
 اَقِيمُوا الصَّلَاةَ اسْتِ فَرْمَانِ حَقِّ
 مُمْكِنِ دَرِ حُضُورِي چنين و چنان

پیامِ حق است دین و ایمان بہ عجز و طاعت شعور انساں
 زہے مقدر کہ خوش نصیبم بہ امر ربی صحیح مسلمان
 بخود پرستی مکن جہالت کہ ترکِ تعظیم کفر گرد
 کسے نہ آرد یقین قرآن بروز محشر شود پریشاں

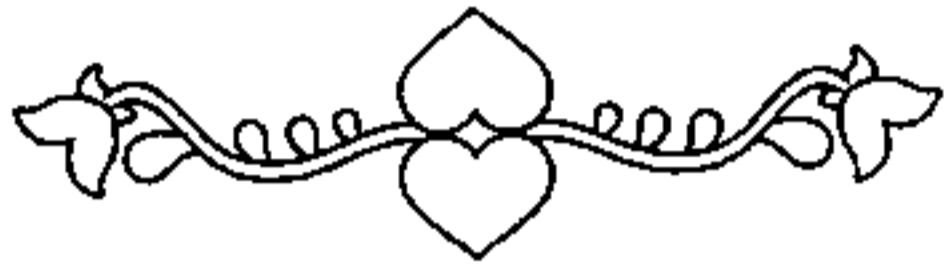


جو یاں ہوں میں خدا کا زِ مولائے نجم دین
 مرسل ہے جو نبیوں میں امی ہے بالیقین
 رحمان ہے نام اُس کا رحیم و کریم ہے
 غفار ہے غفور ہے مالک ہے یومِ دین



جو معبود ہے ذاتِ حق ایتقیں
 عدم کے نفی میں تھا خلوت گزریں
 کیا لا الہ کو آخر فنا
 کہ ہے آخریں مظہر اولیں

ہے فنا اپنی بقا اس عالمِ ناسوت میں
 لا کا باطن ہے اِلہ اشرفِ ملکوت میں
 امتیازِ خیر و شر ہے لا و اِلَّا کی ضیا
 جو بقا بالذات ہو کر مل گیا جبروت میں



راز اِلَّا اللہ میں اِلَّا محمدؐ بالیقین
 وحدۃ المقصود ہے واللہ ختم المرسلینؐ
 لا شریک ولم یزل بالذات و اوصافِ خدا
 مظہر حق الیقین ہے اولین و آخرین

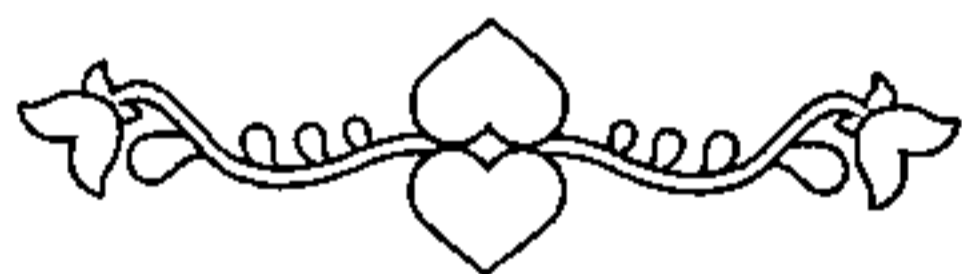


زِ نادان بر آید چنین و چنان
 پس فہم و ادراکِ روحِ روان
 دُرِ لا و اِلَّا بین مصطفیٰؐ
 ہو اللہ ربی خدائے جہان

اوصاف جس قدر تھے خدائے غفور میں
سارے کا سارا بھر دیا حق نے حضورؐ میں
ظاہر میں ماہتاب ہیں باطن میں آفتاب
دونوں چمک رہے ہیں ہمارے حضورؐ میں

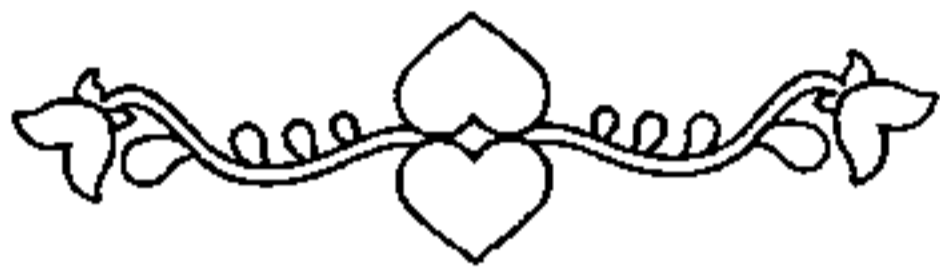


ہے ثنائے احدیت الحمد رب العالمین
وصف ختم المرسلینؐ ہے رحمۃ اللعالمینؐ
ہے وہی توحید میں امیٰ لقب نورِ خدا
احمدؐ مرسل محمدؐ ہے شفیع المذنبینؐ

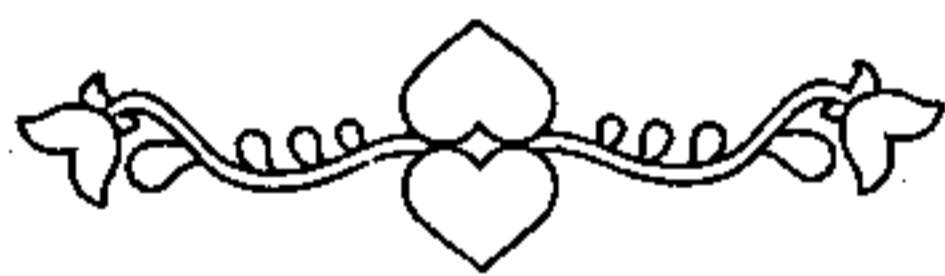


اللہ کے محبوبؐ کا لاریب ہے نام و نشاں
چھپ کے ظاہر ہو گیا جو مالکِ کون و مکاں
پھر کیا قرآن میں تصدیق و ثنائے مصطفیٰؐ
قدرت رحمان دکھا کر خود ہوا اس میں نہاں

اول و آخر احد کی شان میں
ہے محمد مصطفیٰ پیمان میں
سید عالم وہی لاریب اللہ الصمد
ہے نبی مرسل و امی لقب قرآن میں



ر سے رحمن و رحیم و رحمتہ اللعالمین
ی سے یاد حق میں ہے یسین قرآن و نشین
پھر الف اللہ کا دل میں ہوا جب تہ نشین
ض سے ضامن ہے بخشش کا شفیع المذنبین



وہ دل جس میں الفت خدا کی نہیں
یقین ہے کہ اس میں وفا بھی نہیں
محبت ہے گر کچھ تو مطلب کی ہے
کہ حرص و حسد سے وہ خالی نہیں

حیران ہوں کس طرح سے میں تیری ثنا کروں
 جان و جگر کو کس طرح تجھ پر فدا کروں
 ناقص ہوں پُر خطا ہوں گنہگار اے کریم
 عاجز ہوں کس زبان سے میں شکرِ خدا کروں

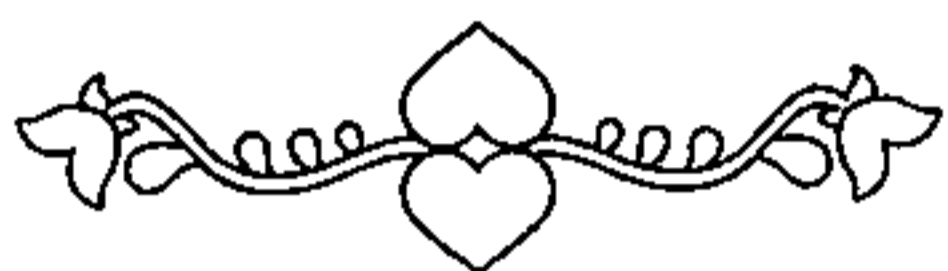


اُمّ شبد مان چوبس اکھر آدانت سنتان
 برہم شبد کے بیچ دکھایو ایشور روپی انتر دھیان
 لا الہ الا اللہ ہے گیان شبد مان گپت سمان
 محمد رسول اللہ نشیے برہم شبد پڑمان

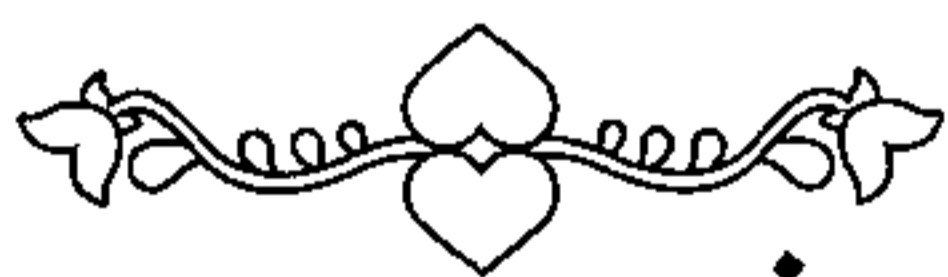


سانچے مالک کو چھنوا یو برہم جوت کو ہر دے مان
 بم شبد کا جاپ بتایو آدانت کا گیان
 جگت بنا یو روپ دکھایو ہری ہری چھادیون ہار
 گپت شبد کا یوگ بتایو مکتی جاپ پرمان

طاعت و توفیق طاعت ہم ز تو اے شاہِ دیں
کس نہ دیدم چوں ز تقویٰ یافتہ صدق و یقین
جملہ بر احسان و ہم اکرام بے پایان تو
یا فتم لاریب از فیضانِ مرشد بالیقین



کریمی کے تیرے صدقے رحیمی کے تیرے قربان
کئے ہم پر جو اے رب تو نے رحمت سے بڑے احسان
غلامی کا شرف بخشا بظنِ مرشد کامل
ہوئیں سب جس کے برکت سے ہماری مشکلیں آسان

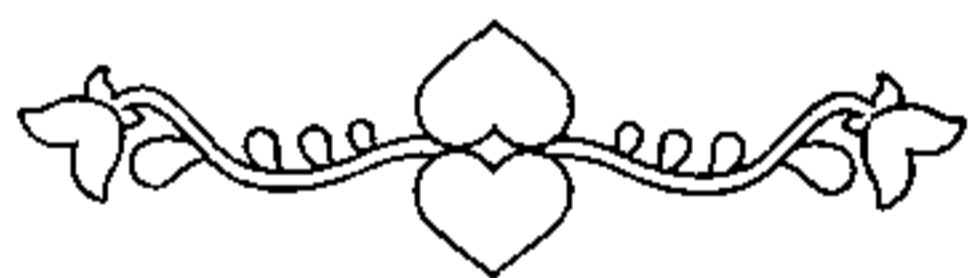


بتلائے رنج و غم بیمار ہیں ناچار ہیں
آپ کے دوری میں اس جینے سے ہم بیزار ہیں
آپ کا جب تک نہ ہوگا فضل میرے حال پر
لاکھ ہم چاہیں ہماری کوششیں بیکار ہیں

ہیں اسرارِ حق جن پہ سارے عیاں
 وہ دانا ہیں کرتے نہیں کچھ بیاں
 زبانِ خدا حق سے اُن کو ملی
 وہ گویا ہیں ایسے کہ ہیں بے زباں



لا ریب ہے جمالِ حسینان و مہ جبیں
 اللہ کے حبیب کا محبوبِ نجمِ دین
 ڈنکا اُسی کا بجاتا ہے عالم میں ہر طرف
 یکتا ہے لا شریک وہی ذاتِ حق الیقین



میاں ہم کو اب آپ حق سے ملا دیں
 حبیبِ مکرم کی صورت دکھا دیں
 بہت دردِ دل نے ستایا ہے مجھ کو
 برائے کرم اپنا جلوہ دکھا دیں

بہت پھر چکا ہوں بہت تھک رہا ہوں
جنوں میں خدا جانے کیا لکھ رہا ہوں
پڑا ہوں سر راہ موٹے مدد کر
بڑی دور سے بس تجھے تک رہا ہوں



یکے شاہِ مردانِ حقِ الیقین
کہ فخرِ جہاں سیدِ اکامین
روحِ مقدسِ درود و سلام
زِ خاصانِ حقِ نجمِ دینِ اتمین



دنیا ہے یہ غفلت کی جا دنیا کی کچھ چاہت نہیں
عقبے میں بھی تیرے سوا دل میں کوئی حسرت نہیں
رحمت سے اے رب بخش دے صدقہ اسی محبوب کا
عالم میں جس سے خوب تر پیدا کوئی نعمت نہیں

نمازیں جس کی پڑھتے ہیں عبادتِ جس کی کرتے ہیں
وہی اللہ ہمارا ہے اسی پر جان دیتے ہیں
نہ طاعت ہے نہ تقویٰ ہے نہ مجھ میں ہے ہنر کوئی
ترے فضل و کرم پر بس سدا ہم دھیان رکھتے ہیں



معبود کی حمد و ثنا کیونکر میں اے رحمان کروں
جان و دل قربان ہو تجھ پر ایسی کیا درمان کروں
بے کسی ہے بے بسی ہے اضطرابِ شوق میں
خاکِ پا کیونکر بنوں کیسے یہ جان قربان کروں



دین و ایمان آپ ہیں پیر و پیمبر آپ ہیں
معبودِ برحق آپ ہیں مقصود و رہبر آپ ہیں
ہیں آپ شانِ کبریا فانی ز خود باقی خدا
سب کچھ ہمارے آپ ہیں نورِ مقدر آپ ہیں

دکھایا ہے جو معجزہ آسماں میں
وہ شق القمر کی ہے شہرت جہاں میں
رسالت کی تصدیق کی جب خدا نے
تو معراج احمد ہونی لامکاں میں

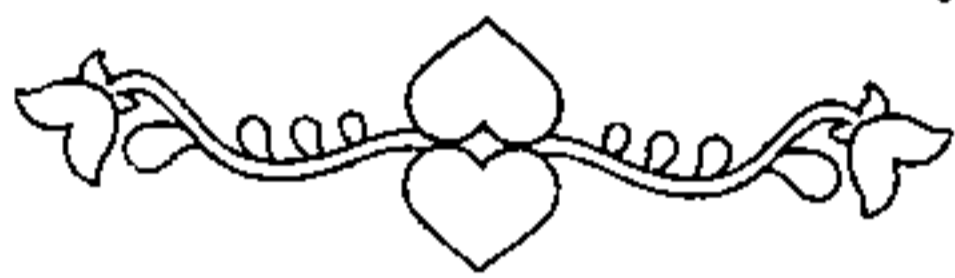


عقیدوں کی اصلاح ہے نیتوں میں
بحسن عمل باحیا عادتوں میں
حقیقت کا منکر ہے بدبخت و جاہل
ریا ہے خودی کے بُری خصلتوں میں



گناہوں سے جو توبہ کرتے نہیں
وہ ناداں ہیں خالق سے ڈرتے نہیں
جو لا اور الا سے ہیں بے خبر
وہ ناداں ہیں کلمہ سمجھتے نہیں

شیاطین دشمنِ ایماں ہیں گمراہی سکھاتے ہیں
 نبیؐ کو چھوڑ کر اغیار کو حق پر بتاتے ہیں
 ہزاروں رنگ سے اللہ کے بندوں کو دنیا میں
 دغا بازی فریب و مکر سے احمق بناتے ہیں



خدا کے غضب سے جو ڈرتا نہیں
 بزرگوں کا کہنا وہ کرتا نہیں
 علاج اُس کا ہے رحمتی تازیانہ
 بلا حسنِ طاعت سنورتا نہیں



عدم سے جو آتا ہے دورِ فنا میں
 پھنسا ہی وہ رہتا ہے رنج و بلا میں
 لڑکپن جوانی بڑھاپا جب آیا
 تو ہر سانس ہے امتحانی فضا میں

کاغذی علم ہے کتابوں میں
ہے جو تحریر حرف و لفظوں میں
وسوسوں میں خودی ہے دیوانی
حق نے پایا خدا کو جانوں میں

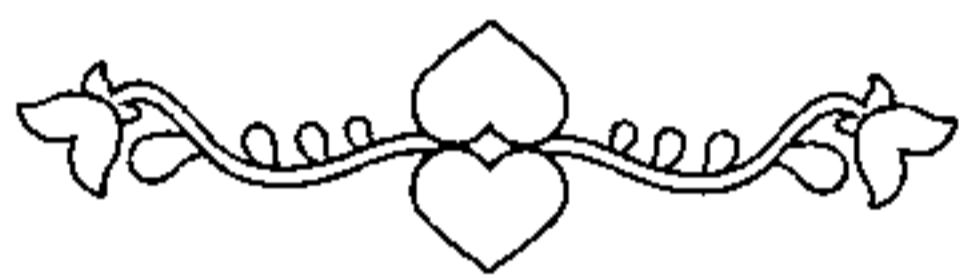


اگر نیتیں پاک و طاہر نہیں ہیں
بڑی عادتیں اپنی طاہر نہیں ہیں
نمائش خودی کی فریب و ریا ہے
کہ ناداں شرافت سے ماہر نہیں ہیں

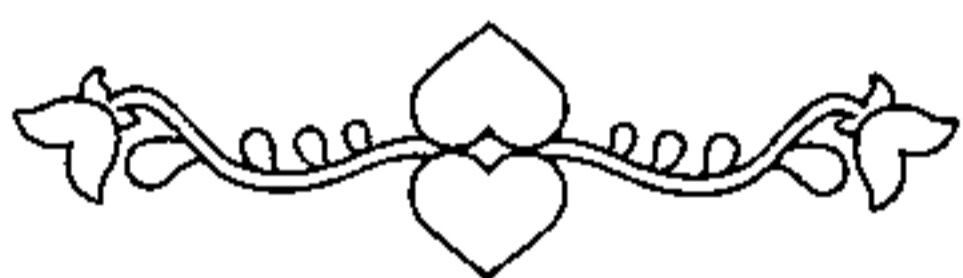


خدا کا فضل و کرم ہے محض اطاعت میں
نبیؐ کا نور خلافت ہے استقامت میں
غرور و حرص و حسد سے بچو شریف بنو
بخیل مردہ ہے دل اوس کا ہے نجاست میں

غرض و مطلب سے لوگ آتے ہیں
جھوٹی باتیں بہت بناتے ہیں
نفس کی جانچ میں جو فیل ہوئے
حق تعالیٰ سے منہ چراتے ہیں



اہل دنیا کے رونمائی میں
زر پرستی ہے خود نمائی میں
نور ایماں ہے روشنی دل کی
خلق و احسان ہے بے ریائی میں



واللہ کیا کمال ہے عقد و نکاح میں
اک نور باجمال ہے عقد و نکاح میں
لڑکی کے والدین سے پا کر عروسِ نو
داماد خوش خصال ہے عقد و نکاح میں

جو ناحق کی طرف داری میں حق سے دور رہتے ہیں
نشہ میں چند پیسوں کے وہی مخمور رہتے ہیں
جنہیں رغبت ہے بے دینی سے غیروں کی حمایت میں
بہ غفلت دین و دنیا میں وہی بے نور رہتے ہیں

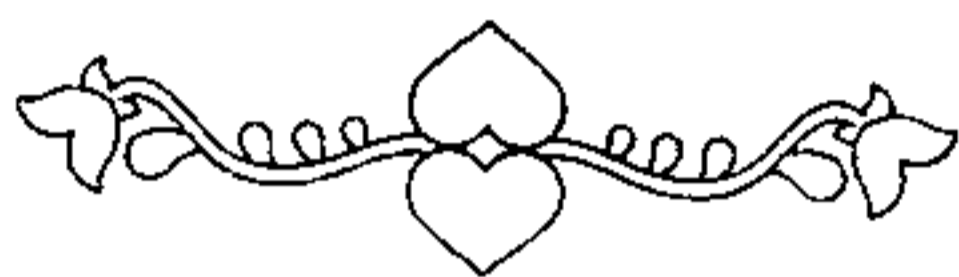


لا لچی جھوٹا فریبی باحیا ہوتا نہیں
بے ادب گستاخ و جاہل باوفا ہوتا نہیں
مکر و حیلہ عہد شکنی ہے بلائے خود سری
خود نما مغرور حاسد باخدا ہوتا نہیں

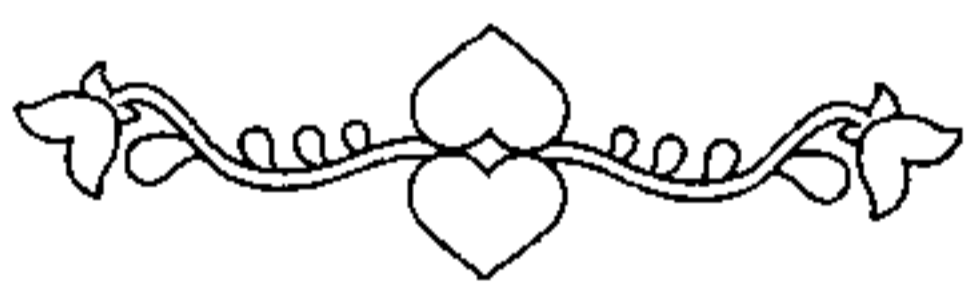


جو دنیا اور مافیہا سے دل کو موڑ لیتے ہیں
خودی کو نفس امارہ سے حق پر توڑ لیتے ہیں
وہی اللہ والے اہل جنت ہیں حقیقت میں
خدا کی چاہ میں رشتہ نبیؐ سے جوڑ لیتے ہیں

اہل دوزخ بخیل ہوتے ہیں
مثل قارون ذلیل ہوتے ہیں
حرص و لالچ غرور خود غرضی
کینہ و سب رذیل ہوتے ہیں



بے ادب گستاخ و جاہل باحیا ہوتا نہیں
لالچی مغرور انساں باوفا ہوتا نہیں
مکر و حیلہ عہد شکنی ہے یقینی خوائے بد
نفس طاہر ہونہ جب تک بے ریا ہوتا نہیں



مُسن کا ڈاکو ہے شیطان رہنِ ایمان و دیں
نفس امارہ ہے موذی دشمنِ حق الیقین
کفرانِ نعمت مت کرو ابلیس ناری سے بچو
اُس کی سزا دوزخ میں ہے واللہ گزرا تشیں

دشمنِ انساں ہے شیطان رہنِ ایمان و دیں
 نفسِ امارہ ہے خود ہمزاد ابلیس لعین
 بے حیائی بے وفائی عہد شکنی خود سری
 حرص و لالچ ہے بری خو بخل مارِ آستین

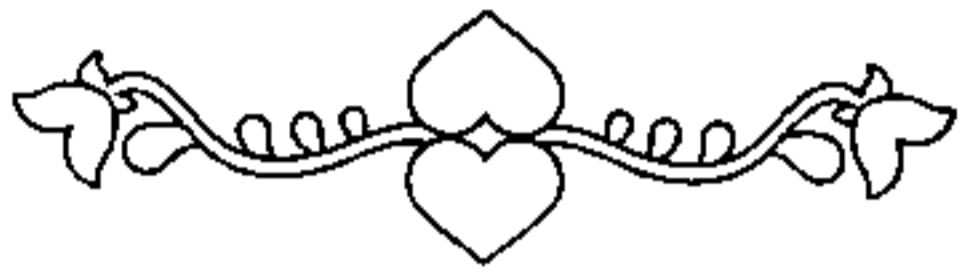


ہیں	نتیں	جب	خراب	ہوتی
ہیں	نکیاں	بے	حساب	کھوتی
آتی	کوئی	تدبیر	بن	نہیں
ہیں	آرزوئیں	بخواب	سوتی	



عقل و باہوش انساں غیر ہو سکتا نہیں
 حرص و لالچ کا مرادی سیر ہو سکتا نہیں
 دل میں رہتا ہے خدا نور حبیبِ کبریا
 خانہِ مگہ مدینہ دیر ہو سکتا نہیں

دین و ایماں کا مخالف با وفا انساں نہیں
حق باطل نیک و بد اچھے برے یکساں نہیں
عقل دی اللہ نے فرق مراتب کے لئے
جس کو تمیز اتنی نہیں کمتر وہ از حیواں نہیں

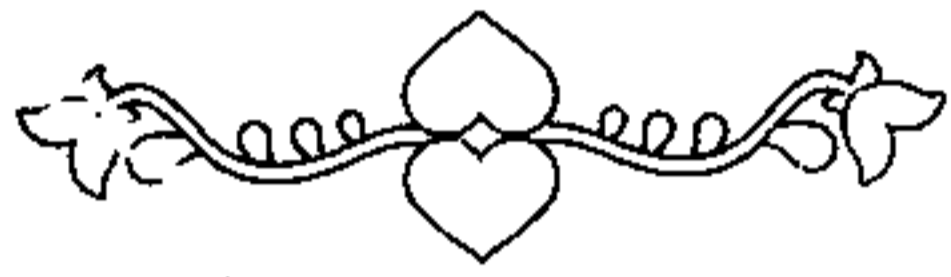


غرض و مطلب کی محبت با وفا ہوتی نہیں
حرص و لالچ کی طبیعت باحیا ہوتی نہیں
عہد شکنی حیلہ جوئی پُر جفا مکر و دغا
محبت کم ظرف و بے دیں باخدا ہوتی نہیں



کبر و لالچ بے وفائی میں محبت کچھ نہیں
زر پرستی و بخالت میں محبت کچھ نہیں
دشمنِ ایماں و دیں ہے بے حیا و بے ادب
مکر و حیلہ خود نمائی میں محبت کچھ نہیں

بری صحبتوں میں ہیں بدکاریاں
فریب و دغا حرص و مکاریاں
جہاں تک ہو ممکن بچو خود سری سے
کہ گمراہیاں ہیں جفا کاریاں



کینوں میں جو شخص رہتا نہیں
کبھی عہد شکنی وہ کرتا نہیں
وفا و ادب ہے شریفوں کی خو
خطا پر جو اپنے مکرنا نہیں



بری صحبتوں میں حیا بھی نہیں
بد عہدی کے باعث وفا بھی نہیں
خدا سے جو غافل ہیں اُن کے دلوں میں
شریفوں کی خو بو ذرا بھی نہیں

جھوٹا فریبی جو وعدہ شکن
بے یقینی وہ ہے لالچی بد چلن
حسد بغض و کینہ خودی کے سبب
پریشاں ہے وہ خود برنج و مخن



لالچ بری بلا ہے دو دن کی زندگی میں
رہتا ہے دل پریشاں دنیا کی گندگی میں
مردہ دلی کا جینا مرنے سے بھی ہے بدتر
بے موت زندگی ہے خالق کے بندگی میں



ضعیفی میں ماں باپ ناچار ہیں
جواں مرد بیٹوں کے سردار ہیں
جو اولاد بے عقل و خود سر ہوئی
شیاطین کے پیرو گنہگار ہیں

بروں کی جو صحبت کا عادی نہیں
زر و مال کا وہ مرادی نہیں
جو ایمان و دین سے ہوا باخبر
شرافت کا حامل فسادی نہیں



نفس و شیطان ہے دل کے گوشوں میں
بے حیاءوں میں دین فروشوں میں
بے حیائی غرور و خود بینی
ہے برائی شراب نوشوں میں

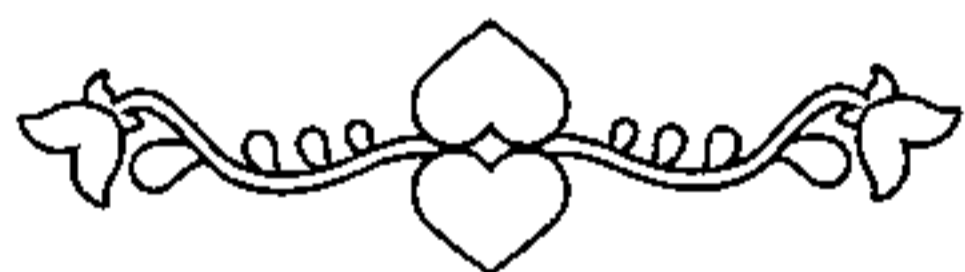


بے خبر جو خدا سے رہتے ہیں
دنیا وہ خوب سہتے ہیں
نفس ناداں کی حیلہ سازی میں
خود وہ کرتے نہیں جو کہتے ہیں

بے ادب گستاخ و جاہل ہیں جو لڑکے لڑکیاں
اپنے ماں اور باپ کو دیتے ہیں منہ پر گالیاں
کس قدر بے غیرتی ہے بے حیائی خود سری
جس کے باعث ہے گھروں میں ہر طرف بربادیاں

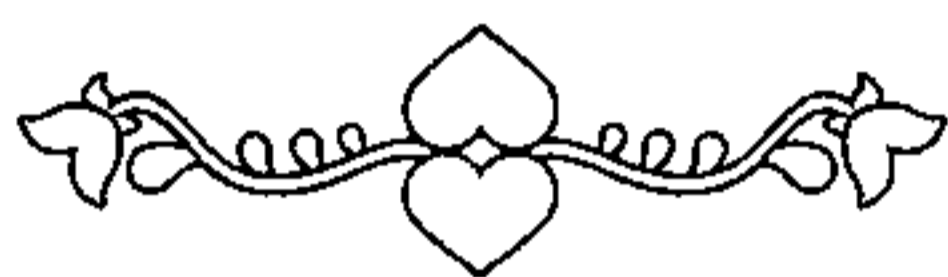


جو ناداں ہیں غلطی کیے جا رہے ہیں
خود اپنے کو ایذا دیے جا رہے ہیں
سمجھتے نہیں وہ ہدایت ہے کیا شے
بلاؤں کو سر پر لیئے جا رہے ہیں

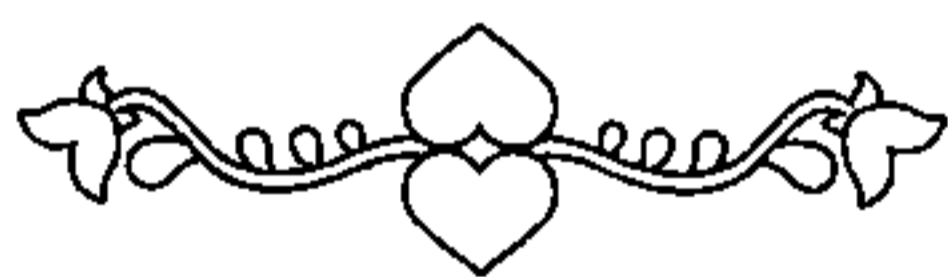


یہ سب کھیل دنیا کے جو کھیلتے ہیں
مصائب کے مشکل سے دن ٹھیلنے ہیں
سکوں ہے نہ دل کو نہ آرام جان کو
بلاؤں میں پھنس کر ستم جھیلتے ہیں

جو کہتے ہو ہرگز وہ کرتے نہیں
فریب و دغا سے بھی بچتے نہیں
بڑی بے حیائی ہے بے غیرتی
نجاست میں کیوں ڈوب مرتے نہیں

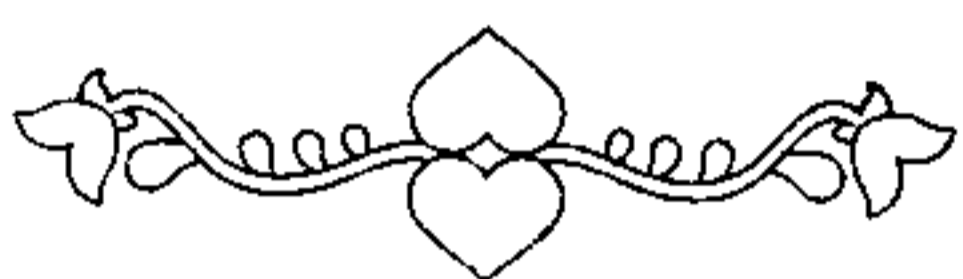


نہ دل داریاں ہیں نہ غم خواریاں ہیں
غضب ہے یہ اُس پر دل آزاریاں ہیں
مصیبت میں کوئی نہیں ہے کسی کا
وفا کے عوض میں جفا کاریاں ہیں

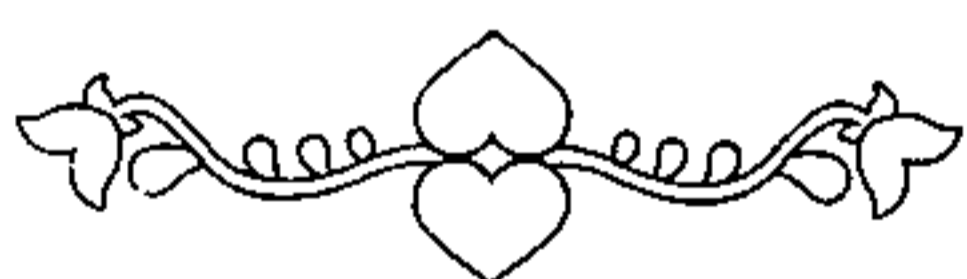


جو ہیں ذی اثر وہ بھی ہیں خود پریشاں
مگر اپنے اعزاز و دولت پہ نازاں
نمائش کے سب کام کریں گے و لیکن
خدا کے وہ ہر کام سے ہیں گریزاں

فرماں روا تھا شیطان مغرور آسماں میں
سب چھن گئی شرافت طاعت کے امتحاں میں
لاکھوں برس کا تقویٰ کچھ بھی نہ کام آیا
لعنت ہوئی خدا کی راندہ گیا جہاں میں



لاچ بری بلا ہے غافل کی نیتوں میں
نادانیاں بھری ہیں جاہل کی حرکتوں میں
ابلیس ہے کمینہ اللہ سے جو باغی
کبر و حسد خودی ہے شیطان کی خصلتوں میں



جو بندہ ہے جبار کا جبر میں
دل اُس کا گرفتار ہے قہر میں
دل آزاریاں جب وہ کرنے لگا
تو بدنام ہر سو ہوا شہر میں

جو دل سخت ہے اُس میں رحمت نہیں
خدا کے محبت کی عظمت نہیں
ہے دنیا میں بدنام عقبے میں بھی
خدا کے یہاں اُس کی عزت نہیں

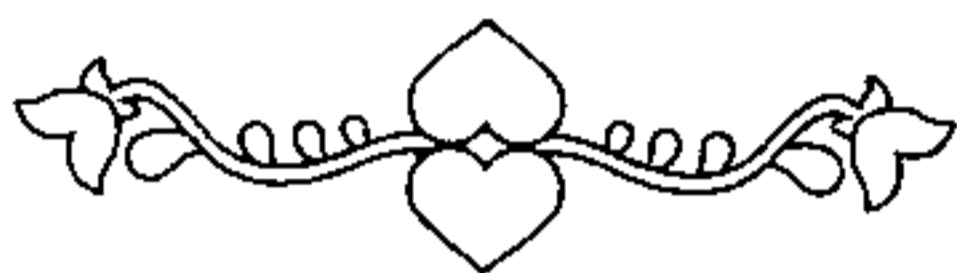


جو جاتا ہے دنیا سے مڑتا نہیں
پھٹا دل کسی طرح جڑتا نہیں
دل و آئینہ شیشہ موتی و دودھ
پھٹا یا کہ ٹوٹا تو جڑتا نہیں

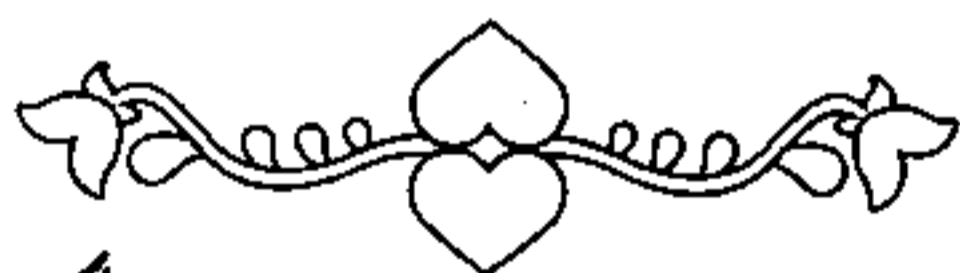


جو دل پھٹ گیا پھر وہ جڑتا نہیں
کماں سے چھٹا تیر مڑتا نہیں
دُرِ بے بہا شیشہ و شیر و دل
پھٹا کوئی ان میں تو جڑتا نہیں

شمس و قمر ستاروں میں جانِ محققین
اللہ پاک ذات بہ احمد ہے نور عین
دو میم مشرقین ابد مغربین ہے
وہ پانچ پنجتن ہیں دس ہیں مبشرین



بری عادتیں بھر گئیں غافلوں میں
جہالت کی خو عام ہے جاہلوں میں
فریب و دغا مکر و حیلہ بہانہ
چھپاتے ہیں عیبوں کو اپنے دلوں میں



خودی کی نجاست ہے جو آب و گل میں
بہ کبر و حسد بغض و کینہ ہے دل میں
رسول خدا کی محبت کا ذرہ
بروح رواں ہے وہ آنکھوں کے تل میں

سختی کے مال و دولت پر بلائیں آ کے گرتی ہیں
 بخیلوں کے مگر جانوں پہ چھا جانے کو پھرتی ہیں
 قریب آتی نہیں ہرگز بلائیں نیک بندوں کے
 نگاہِ قہر سے اللہ والوں کے وہ ڈرتی ہیں



جھوٹا تقویٰ فریب کی باتیں
 صاف شیطاں کی ہیں یہ دو لاتیں
 مکر و فتنہ غرور و خود غرضی
 بے وفائی کی ہیں یہ سب گھاتیں



نفسِ موذی ہے جو کالا ناگِ حق کی راہ میں
 ہے خباثتِ اُس کی ناگنِ خوئے بد کی چاہ میں
 عورتوں مردوں کا ہے ہمزاد ابلیس لعین
 ہو چکا مردود جو اللہ کی درگاہ میں

رنج و غم درد و الم تکلیف و ساری وقتیں
چند لمحوں کے لئے ہیں امتحانی زحمتیں
بندۂ مسکین صابر اور شاکر ہے اگر
راہِ حق میں ہیں یقینی سب خدا کی رحمتیں



أولى الامر منكم کا پردہ ہے ہو
بجز مصطفیٰؐ کچھ نہیں آرزو
حجاب رسالت ہے إلا إله
کہ مقصود موجود ہے رو برو



جب ملو جس سے ملو دل سے ملو ہنس کر ملو
کبر چھوڑو مگر چھوڑو سب سے خوش ہو کر ملو
گر کوئی اس پر بھی تم سے بخل و عیاری کرے
چھوڑو منہ موڑ لو ہرگز نہ پھر جا کر ملو

حضور آپ رکھ لیں مری آبرو
بہت پھر چکا در بدر کو بکو
گناہوں سے اتر ہے حال ریاض
کرم کیجئے تاکہ ہو سرخرو



ب سے بالتحقیق جانوس سے سردار کو
سید عالم جناب احمد مختار کو
میم سے محبوب حق مقصود رب العالمین
جز خدا جانے کوئی کیا صاحب اسرار کو



بڑوں سے جو تم دوستی کر رہے ہو
شرافت پر اپنے ستم کر رہے ہو
نہیں ہیں یہ مردود ہرگز کسی کے
عبث ان کے الفت کا دم بھر رہے ہو

خدا کو دل سے ہر دم ایک جانو
رسول اللہ کو لاریب مانو
چھپا ہے دل میں جو پیر طریقت
حقیقت میں اُسے بے عیب جانو



خدا کی راہ میں لٹ جائے گھر میرا تو اچھا ہو
فدا ہو جائے قدموں پر جگر میرا تو اچھا ہو
جُدائی میں ترے بہتر ہے اس جینے سے مرجانا
ترے ہی یاد میں کٹ جائے سر میرا تو اچھا ہو



فقیر وہ ہے بزرگانِ دین میں شامل ہو
نبی سے عشق ہو ایمان میں اپنے کامل ہو
ہزاروں لاکھوں میں جانباز مرد غازی ہو
شہید ہو کے جہاں میں خدا سے وصل ہو

دل نہ جب تک جل کے مشکِ طور ہو
نفس ناری بھی نہ جب تک نور ہو
ترک دنیا چاہئے ذی عقل کو
تا غذا جو کھائے سب کافور ہو



پیر بننے کی لیاقت ہے اُسے اے نیک خو
جس نے دیکھا ہے خدا کو مصطفیٰ کے روبرو
جو فنا فی اللہ ہے پیرِ طریقت ہے وہی
دل میں وصلِ کبریا کی ہو ہمیشہ جستجو



کرنا جو کل ہے آج ہی اُس کام کو کرو
کرنا ہے آج جس کو وہ نیکی ابھی کرو
لیکن بُرائی گر کوئی آئے خیال میں
انجام اُس کا سوچو بدی سے حزر کرو

اللہ سے جو وعدہ ہے یارو وفا کرو
دل میں جو نور پاک ہے اُس سے حیا کرو
جانوں میں جو امانت پروردگار ہے
ایمان و دیں سے اپنے نہ ہرگز دغا کرو خود



خود پسندی ہے بہ غفلت نفس امارہ کی خو
حرص و لالچ عہد شکنی میں نہیں ہے آبرو
بے ادب گستاخ و حاسد ہے یقینی بے وفا
اس لئے نورِ ہدایت کی ہے دل میں جستجو

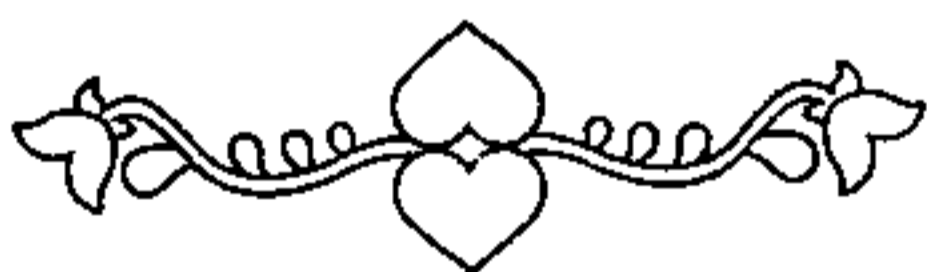


شہد اب محبت کی ہم کو پلاؤ
نہ ہو جس میں ترشی وہ جوہر ملاؤ
کرو عہد شکنی نہ حیلہ بہانہ
بناؤ نہ باتیں نہ دل کو دکھاؤ

حق تعالیٰ سے ڈرو یارو شکر مت بنو
دل دکھاؤ مت کسی کا تیر و خنجر مت بنو
بغض و کینہ حرص و لالچ عہد شکنی چھوڑ دو
بے وفائی مت کرو شیطان کے دلبر مت بنو



ڈرتے رہو خدا سے نہ ہرگز ریا کرو
اللہ کے حضور میں دل سے دعا کرو
عجز و حیا ادب ہے ضروری براہِ حق
وعدہ کرو کسی سے تو حق پر وفا کرو



جھوٹا وعدہ خود فریبی ہے خدا کے روبرو
عہد شکنی بے وفائی ہے حیا کے روبرو
تنگ دل ہے بے مروت کینہ پرور پُر جفا
مکر و حیلہ بدتمیزی ہے وفا کے روبرو

کس قدر آوارگی ہے فی زمانہ چار سو
عام ہے عصمت فروشی سیم و زر کی جستجو
بے حیا بے شرم ہے جو رہنِ ایمان و دیں
قُرق کر لیتا ہے اپنے لڑکیوں کی آبرو



موت کہتے ہیں خوابِ غفلت کو
ظلم بے حیا غرور و نخوت کو
عہد شکنی فریب و حق پوشی کو
خود پرستی میں بخل و نجاست کو



کام چوری کاہلی مُردہ دلی ہے جس کی خو
دل میں حیرانی ہے ناقدری کے باعث روبرو
ہے جو لا پرواہ عادت بے حیا و بے ادب
اپنی حرکت سے ہے عاجز خود پریشاں چار سو

شغلِ برزخ ہر گھڑی کرتے رہو
 نامِ مرشد ہر گھڑی لیتے رہو
 جب کبھی اس بہر میں کھو جاؤ گے
 گوہرِ نایاب عرفاں پاؤ گے

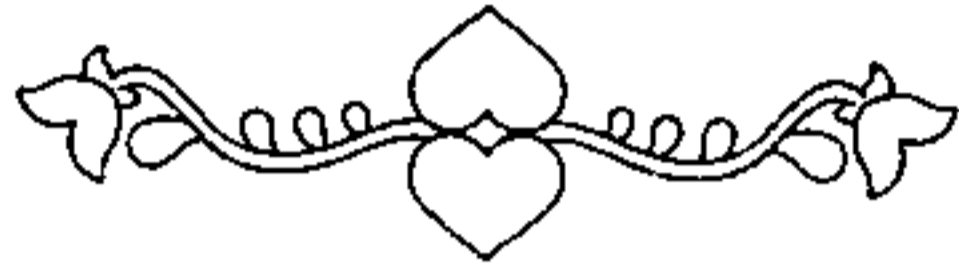


عدم نے فنا میں جو دیکھا نفی کو
 اجل آگئی لے کے اخفیٰ خفیٰ کو
 خزانہ ملا کنزِ مخفیٰ کا جسم
 دو عالم میں اسلام لایا وحی کو



خدا کی رحمت کا شامیانہ
 ہے نجمِ عرفان کا آستانہ
 شہرِ ریاضِ پور سید واڑہ
 ریاضِ منزل فقیر خانہ

دلوں میں اگر ہے بھرا بغض کینہ
ہوا دین و ایماں سے خالی وہ سینہ
نبیوںؑ و لیوںؑ سے بے فیض رہ کر
جہنم میں جانے کا ہے یہ قرینہ

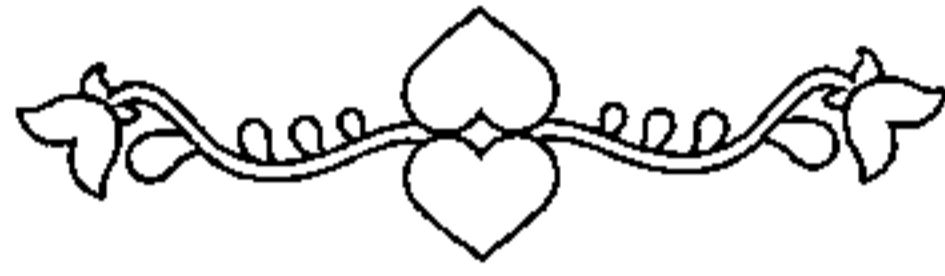


ہے نجمؑ المعارف کا یہ آستانہ
شہِ دین و ایمان کا فیاض خانہ
حضوری بخلوتِ ریاضؑ گدا کی
قیامِ فتح پور ہے خادمانہ

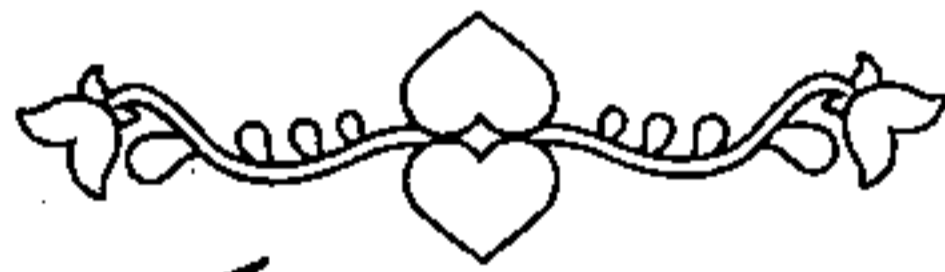


بشانِ عبودت یہ پُہ نور جامہ
رسالت کی تکمیل ہے زیب خانہ
اولی الامر منکم سے ملبوس کر کے
کیا وحی قرآن سے مُندرج نامہ

ہمہ اوست و از اوست راز ہمہ
بذاتِ شہودی شدہ با ہمہ
وجوش بہ اوصافِ حق الیقین
کمالِ ہمہ گشت دُر بے ہمہ

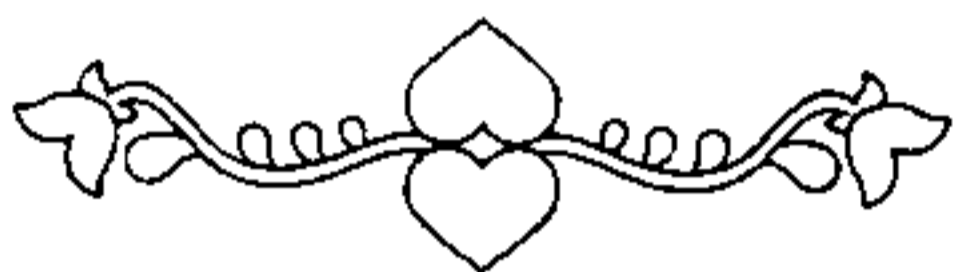


اللہ اللہ توی شانِ جلال اللہ
منظہر ذات و صفتِ حُسن و جمالِ اللہ
شبِ معراجِ ثراً خالقِ اکبرِ طلبید
بارک اللہ زہے عزّ و وصالِ اللہ

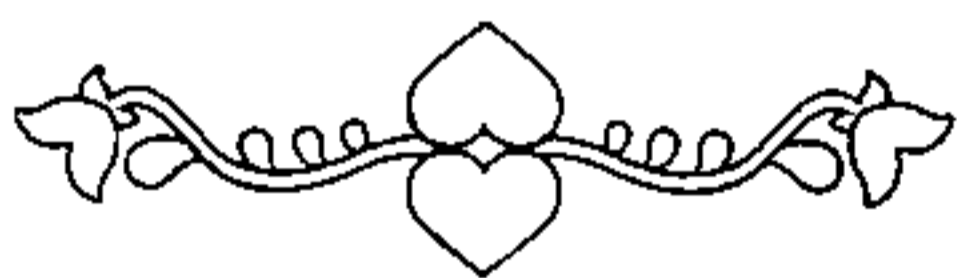


جو ہے برہم استھان مکتی ٹھکانہ
وہ نجم المعارف کا ہے آستانہ
فتح پور یو۔ پی پتہریا محال
ریاضِ محمدؐ ہے حق سے یگانہ

جو اللہ والوں سے رکھتا ہے کینہ
نخس اور ناپاک ہے اُس کا سینہ
جو حاسد ہے مغرور ایماں کا دشمن
بڑا بے ادب ہے وہ جاہل کمینہ



میم کے پردوں میں متکلم نور شریعت حق اللہ
حاضر و غائب امر و نہی میں پیر طریقت الا اللہ
نجم ولی صدیق زو علی واللہ ریاض احمد میں
حسن خدا مقصود نبی ہمراز حقیقت بسم اللہ



مظہر حق الیقین اللہ اکبر وحدہ
لا الہ غیرہ الا بہ مرسل حمدہ
شاہد و مشہود بالذات و صفات لم یزل
احدیت با مصطفیٰ حق است شان عبدہ

حق بجانب گشت انسان لا اله عبده
نفس بالذات جلالی نحن اقرب وحدة
مظهر انی انا الا اله العالمین
لا اله شد ز الا الله نور حقه



بسم اخفی و خفی الله نور حمد
وحدة المقصود و الموجود شان حقه
مظهر انی انا مرسل توتی حق الیقین
نحن اقرب نور جانم حمد بالعبده

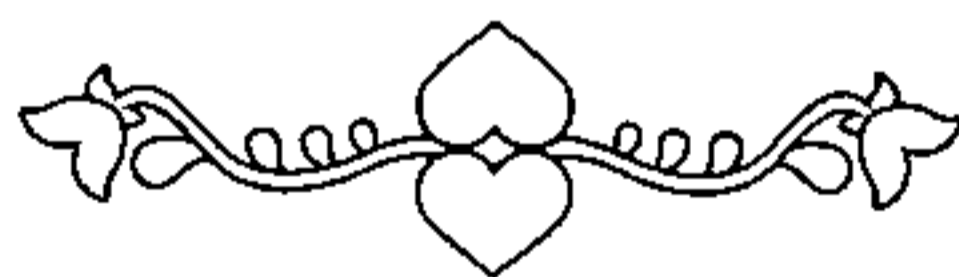


الله پاک ذات همه اوست حقه
احمد بشان حمد محمد حبیب
کنز خفی و اخفی نور است جان و ایماں
رحمت به ظرف امی از اوست سره

شہ نجم دین صاحب عز و جاہ
 بدرگاہ عالی حبیب الہ
 محلہ عرب پور تکیہ شریف
 فتح پور یوپی بڑی خانقاہ



لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہ ہے تو ہی خدائے واللہ
 جس کا عالم میں نہیں کوئی بھی ثانی واللہ
 غیر کا ذکر کروں کیا ہے کہاں غیر خدا
 پڑھ کے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ



حقیقت میں معبود ہے وحدہ
 وہی لا شریک اور محمودہ
 ہے اللہ اکبر وہی اسم اعظم
 محمد ہے مقصود و موجودہ

ہو کے ظاہر رکھ لیا نام مبارک حمدہ
فی الحقیقت ہے وہی اللہ اکبر وحدہ
شکر سے توبہ ہے لازم کلمہ توحید میں
اسم ہے خود با مستمی حمدہ بالعبدہ



دنیا میں چھپ کے آیا اللہ کا جو بندہ
آدم سے تھا وہ پہلے اسلام کا پرندہ
عبد و رسول برحق امی لقب وہی ہے
جانوں میں نور ایماں ہے تا ابد و زندہ

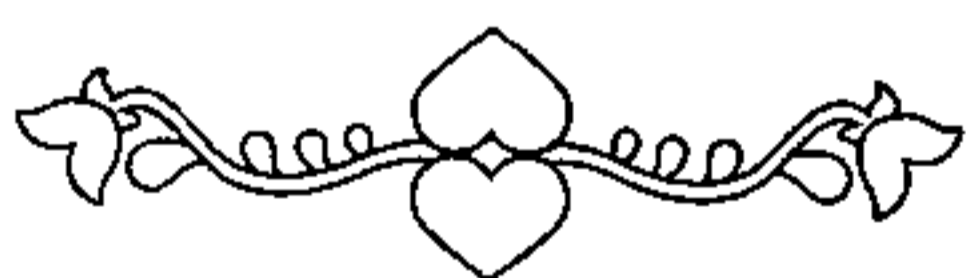


مکتی چاہو گیان سکھاؤ سمجھ کے بم بم بسم اللہ
پاپ مٹاؤ تیج بڑھاؤ جاب کے ہر دم اِلَّا اللہ
زرکھ سے چاہو بیچ کے نکلو جائے بسو بیکنٹھ
ہر دے بہتر دھیان لگاؤ نشیچے برہم رسول اللہ

خدائے برتر کا ایک بندہ رسول برحق بہ دل یگانہ
ہمارا مکہ یہی مدینہ ہے پیرو مرشد کا آستانہ
یہ تن ہے خاکی بہ نفس طاہر بڑو وح نوری ریاض احمد
کہ نجم عرفان مصطفائی طوافِ کعبہ ہے عاشقانہ



یا نبی آپ کا مظہر ہے جمالِ اللہ
حسن اخلاق سے ثابت ہے کمالِ اللہ
سارے اوصاف خداوند جلیل اور جمیل
خاتمِ شانِ رسالت ہے وصالِ اللہ



شایاں ہے محض خالقِ تقدیر کو سجدہ
مشرک ہوا جس نے کیا جاگیر کو سجدہ
کافر سے مسلمان ہوا مشرک سے مؤحد
مومن نے کیا آکے حق اللہ کو سجدہ

دنیا کی زندگی میں اللہ کا سفینہ
جانوں میں ہے اسی کے نوری ہے جس کا سینہ
ہے موت کا نمونہ سونا بخوابِ غفلت
عبرت کا اک سبق ہے ہر روز مر کے جینا



خدا کے خدائی میں سوچو زیادہ
خودی کی خباثت کو نوچو زیادہ
نہ سمجھاؤ اوروں کو خود پہلے سمجھو
پڑھو غور سے اور سوچو زیادہ



ساری دنیا ہے بظاہر ابتدائی آئینہ
جینا مرنا ہے بہ عبرت حق نمائی آئینہ
حق و باطل خیر و شرنیکی بدی کے واسطے
آخرت حق الیقین ہے انتہائی آئینہ

چاہا خدا نے جب تک دیتا رہا سہارا
خدمت کیا اسی نے جس کو ملا اشارہ
رزق و عطائے نعمت اللہ کی محبت
نورِ نبیؐ ہے دل میں اسلام کا ستارہ



ہے جو ابلیس حق سے بیگانہ
حرص و لالچ میں ہے وہ دیوانہ
نقد پیسوں میں ہے ثبوتِ وفا
مال و زر ہے بطور نذرانہ



سب گناہوں سے بڑا ہے دل دکھانے کا گناہ
پاک دل ہے باخدا واللہ نورِ عز و جاہ
جس نے اپنے نفس کو ابلیس پر قرباں کیا
ہو گیا وہ دوزخی ملعونِ رب قہرِ الہ

جیسی کرنی ویسی بھرنی اس میں شک ہو کر دیکھ
دوزخ بھی ہے جنت بھی ہے مرقد بھی ہے مرقد دیکھ
اپنے نبیؐ سے منہ نہ چراؤ غیر خدا کے پاس نہ جاؤ
برکت بھی ہے رحمت بھی ہے حق اللہ سے ڈر کر دیکھ

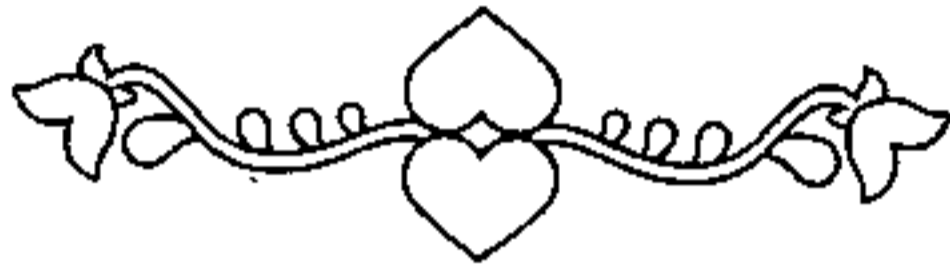


ہوا جھوٹی باتوں سے پُر جس کا سینہ
محض جہاؤلی باز ہے وہ کمینہ
کبھی اپنے وعدوں کا سچا نہ ہوگا
کہ ہے نارِ دوزخ کا پہلا یہ زینہ



دنیا کی زندگی میں اول ہے نان و نفقہ
علم و ہنر بہ طاعت مالی زکوٰۃ و صدقہ
حق العباد ظاہر خالق کی بندگی ہے
ورنہ بخود پرستی ابلیس کا ہے حلقہ

زنِ بدکار جو ہوتی ہے نافرمان و آوارہ
بنادیتی ہے وہ شوہر کو بھی دیوث و ناکارہ
جدائی ایسی عورت سے ضروری ہے شریفوں کو
کہ پھنس جائے بلاؤں میں نہ یکدم مرد بیچارہ



بزرگوں سے رکھتا ہے جو بغض و کینہ
نجس اور ناپاک ہے اس کا سینہ
بڑا لالچی ہے وہ مغرور حاسد
کہ شیطان کا بندہ ہے بے حد کمینہ



یہ دنیا ہے مردارِ غفلت کدہ
سرِ علم عرفاں ہے عبرت کدہ
سمجھ لو یہاں زندگی موت کو
کہ گورِ غریباں ہے حسرت کدہ

بلاؤں میں جو مبتلا ہے زمانہ
ہے دنیا میں عبرت کا سب کارخانہ
سبق اُسجدو کا بہ امر و نہی سے
اطاعت کا مکتب بنا جیل خانہ

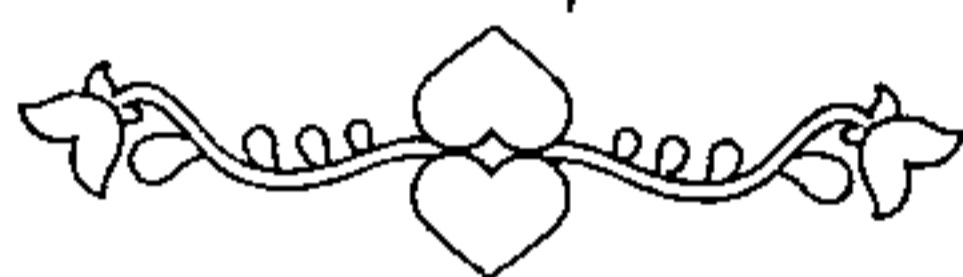
کی

خدا کی حضوری نبیؐ کی سلامی
تلاوت ہے اللہ سے ہم کلامی
صلوٰۃِ محبت بشرط اقامت
قیام ادب ہے ثبوت غلامی

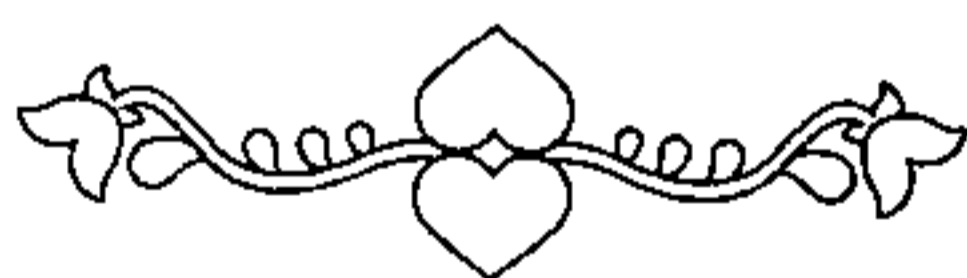


بہ عجز و حیا چوں اطاعت کنی
صلوٰۃ و سلام و اقامت کنی
شود نور ایمان برحمت عطا
ادب را اگر استقامت کنی

کرم کن خدایا بحق نبی
بصدیق و فاروق و عثمان علی
ہمہ ال و اصحاب و ازواج را
بحق ریاض نجم وین ولی



لِللّٰهِ الْحَمْدُ نَجْمٌ وَبِیْنِ وَلی
منظیر کبریا و رازِ ولی
در فنا و بقا ز نورِ نبی
شد ریاض حسین ابنِ علی



بے مثل و بے نظیر ہے جو باغ احمدی
ہوتی ہے اُس میں بارشِ انوارِ سردی
فضل و کرم کے پھول ہیں رحمت کا جس میں پھل
وہ باغ نجم کا ہے ریاضِ محمدی

اللہ کا کلام بنام محمدی
قرآن ہے نور پاک پیام محمدی
محفل تو کیا نماز بھی ہوتی نہیں قبول
جب تک نہ ہو قیام و سلام محمدی

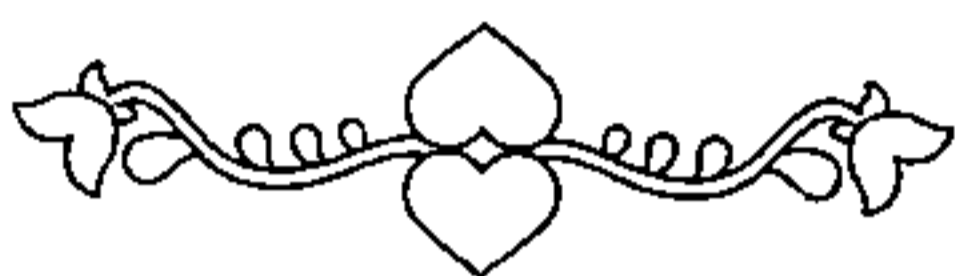


خدا کے نیک بندوں سے کرے جو شخص غداری
دغا بازی و مکاری فریب و حیلہ عیاری
منافق ہے وہ کافر جائے گا اکدن جہنم میں
کہ مشفق بن کے کرتا ہے وہ مسلم کی دل آزاری

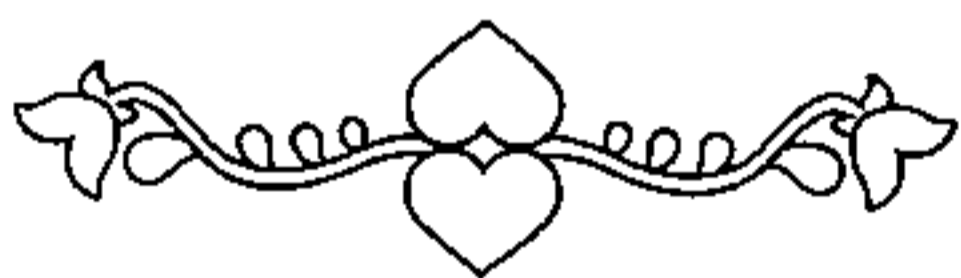


قسمت میں کسی کے بھی بُرائی نہیں ہوتی
تدبیر کے قبضہ میں خدائی نہیں ہوتی
اپنے ہی بد اعمالی سے سہتے ہیں جفائیں
مکاروں کے خود دل میں صفائی نہیں ہوتی

کوئی کیا کر سکے تعریف مولے شانِ قدرت کی
 کہ ہر ذرہ سے ثابت ہے نشانی تیرے عظمت کی
 چھڑا یا سارے جھگڑوں سے بٹھا کر ایک گوشہ میں
 غلامی پیر کی بخشی گدائی شانِ رحمت کی

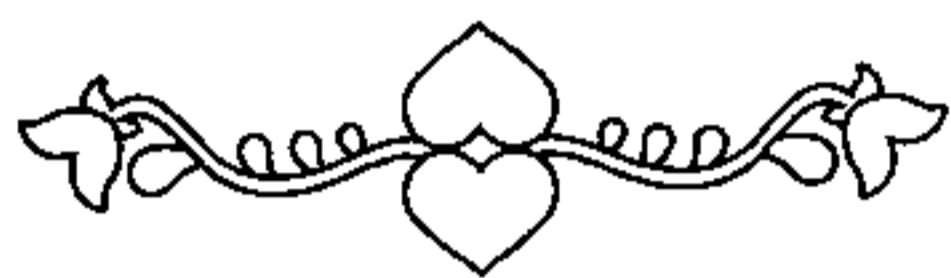


اُم سے امی لقبِ ظرفِ جلالِ سرمدی
 بم سُرّاعِ بسم ہے نورِ جمالِ احمدی
 برہم جوتی ایشوری اوتار جب ظاہر ہوا
 ظلمتیں سب مٹ گئیں باحسنِ قالِ احمدی



دیس عرب ست سندرم ہوئی
 تہ کی بات نہ پاوے کوئی
 تلسی بچن ست مت گوئی
 بنا محمدؐ پار نہ ہوئی

فرد عالم ہے جو یکتا بے بدل کامل ولی
مظہر اللہ ہے محبوب حق رازِ ولی
شاہد و مشہود ہے مقصود رب العالمین
نجم دین احمدی سر خدا شانِ علیؑ

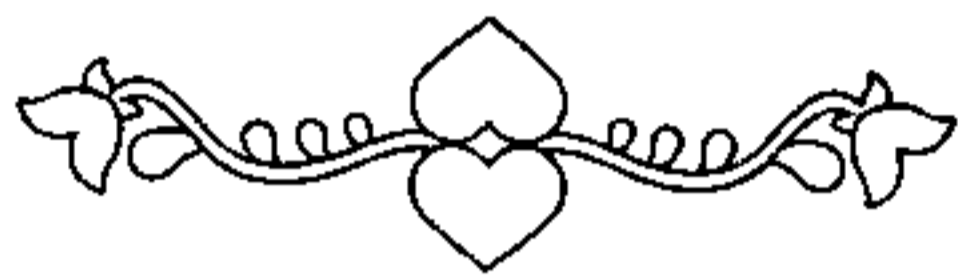


تمنا ہے نہ دولت کی نہ مال و جاہ و حشمت کی
بھری ہے آرزو دل میں نگاہِ لطف و رحمت کی
فنا لازم ہے جس شے کو نہیں اُس چیز کی خواہش
الہی بخش دے خیرات اپنے شان و عظمت کی

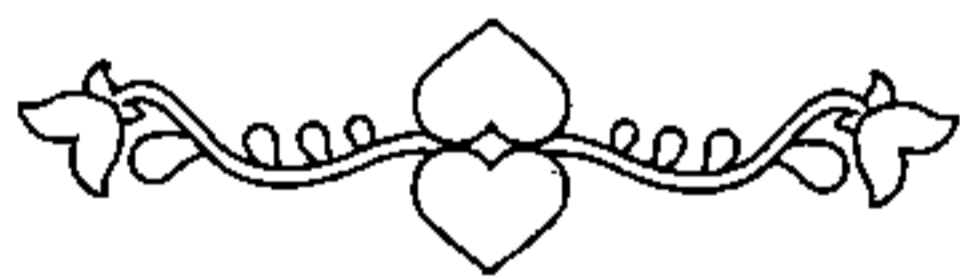


کیا خبر کب تک یہ قسمت ٹھو کریں کھلوائے گی
کب ترے در تک تری رحمت مجھے پہنچائے گی
موت ہی آجائے تا دوری کا ہو قصہ تمام
تیری رحمت کب تری صورت مجھے دکھلائے گی

خدا کی اقامت نبی کی سلامی
ہے اللہ اکبر بڑی نیک نامی
مسلمانوں کو لازم ہے تعظیم سیکھیں
حضور میں ہے بر ملا شاد کامی

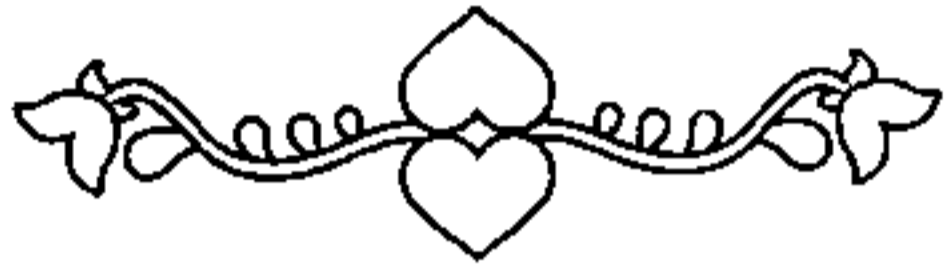


اقامت امر بالمعروف حق تکبیر قرآنی
ادب کرنا بعد تعظیم ہے اکسیر ایمانی
حضور میں کھڑے ہو جاؤ بیٹھے مت رہو ہرگز
کہ غفلت حق تعالیٰ سے ہے بیدینی و نادانی



ہے اقامت قیام رحمانی
فرض ناطق ہے حکم قرآنی
سن کے تکبیر بیٹھے مت جاؤ
سوئے ادبی ہے شر شیطانی

خدا کی اقامت نبی کی سلامی
قیام ادب ہے ثبوت غلامی
جو نادان ہے مغرور ایماں سے غافل
یقینی ہے اُس کے عقائد میں خامی

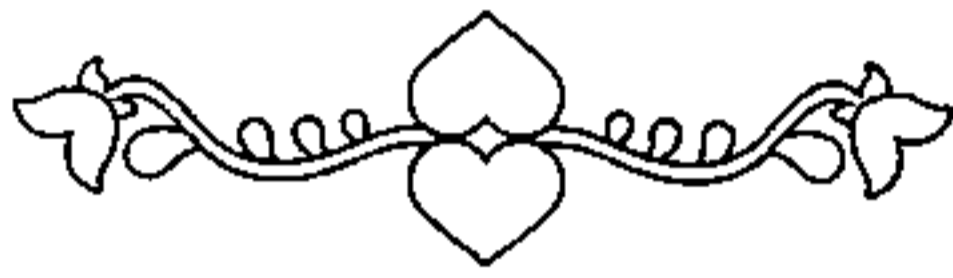


تو بعلم ازل مرادیدی
دیدنی آنکہ بہ عیب پسندیدی
تو ہمانی و من بر عیب ہمہ
رد مکن انچہ خود پسندیدی

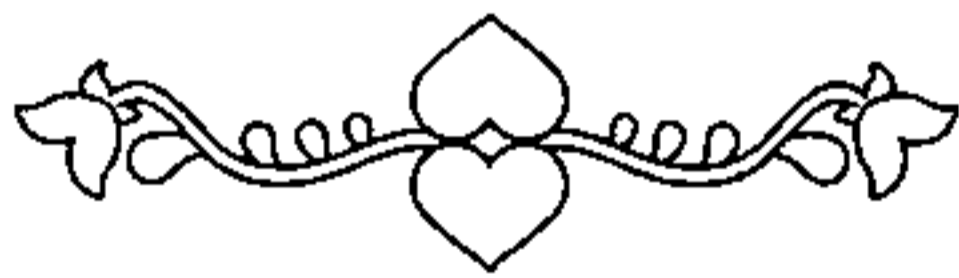


ز ہاہوت و لاہوت کنز خفی
بہ جبروت و ملکوت نور نبی
بر آمد ز توحید امی لقب
سر حمد قرآن کلامی وحی

واللہ ذاتِ رب ہے اَلْحَمْدُ کبریائی
اول سے تا بہ آخر اک جلوۂ خدائی
اللہ لا اِلٰہَ اِلَّا رَسُوْلٌ بِرَحْمٰتِ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ هُوَ نُوْرٌ مِصْطَفٰی



لا اِلٰہَ کِی خُوْدِی اِلَّا سَے ظاہر ہو گئی
کالعدم غفلت ہوئی میں تو سے ماہر ہو گئی
ہے فنا فی اللہ میں رازِ بقائے مصطفیٰ
اس لیے اپنی خودی با ہوش و ظاہر ہو گئی



ہے پیر طریقت خود یا ہو واللہ مخاطب بھی ہے وہی
اک میم احد ہے پردوں میں اللہ محمد نور نبی
مقصود وہی ہے متکلم موجود مخاطب اِلَّا اللہ
معبود ریاض اللہ غنی ہے نجم جہاں صدیق و علی

ایکه اخفی خفی و باهوتی
سیر جبروت و نور لاهوتی
توتی واللہ منظرِ خوباں
روح ملکوت و قلب ناسوتی



زرد و سُرخ و سفید نیرنگی
در سیاهی و سبزه گلرنگی
منظر خلق و خالق یکتا
عبد و مُرسل شدی بہ ہمرنگی



امشب شب قدر است اگر قدر بدانی
بنی بخدا حسن ز من جلوہ رآنی
اسرار الہی ز احد گوہر امکاں
در قلب ریاضِ تو بود نجمِ معانی

از خود خدا برآئی با خود خدا نمائی
هر آن بسر حکمت هر سو تویی خدائی
وحدت درون کثرت کثرت درون وحدت
چشم ریاض احمد نجم السلام آئی



بحمد اللہ صوم ذوالجلالی
توکلت علی رزق حلالی
گلو ہم و شریو گفتم بہ مغرب
پئے افطار و سحری پئے جمالی



جان و دل رُوح روان شد مصطفائی احمدی
رحمتہ اللعالمین مقصود ذاتِ سرمدی
نجم دین احمدی عبدالسلام احدیت
السادات فیاض و ریاض احمدی

فنائے لام الف باشد بقائے حُسن انسانی
إله نحن اقرب شد انا إلا به روحانی
ظہورِ رحمتِ عالم ہو اللہ الاحد انی
ز بسم اللہ إلا اللہ ہستم نورِ سبحانی



مصطفائے دین و ایمان یا حبیبی سیدی
رحمت عالم تویی واللہ ذاتِ سرمدی
از تومی خواہم ترا اے نور جانِ مرسلان
رحم فرما بر ریاضِ نجمِ دین احمدی

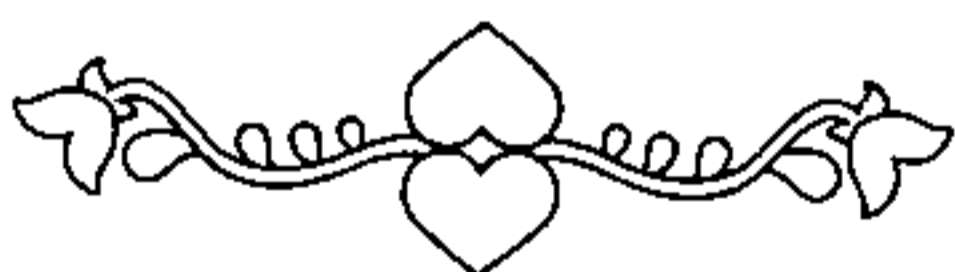


ذاتِ خدا بحسن و جمالِ محمدی
حق است ذوالجلال کمالِ محمدی
نجمِ السلام گشت ز میم احد ریاض
احمد بجاں درست وصالِ محمدی

دل تنگ بادشاہ سے بہتر ہے وہ غنی
ہر دم جو سیر چشمی سے رکھتا ہو دل غنی
مال و گھر سے کب ہے تو نگر کی آبرو
ہمت میں حوصلہ میں نہ ہو جبکہ دل غنی



سگِ درگاہِ عالی کو جو ہے آقا سے اب دوری
پریشان ہے بچشمِ نم بحالِ زار و مجبوری
تسلی گو بہت ہے دل میں ہر دم آپ رہتے ہیں
مگر اس کو کروں کیا قلب میں بچد ہے کمزوری



خداوند عالم نے قدرت دکھائی
پیبر نے کی آکے معجز نمائی
حقیقت کو پھر حق نے کثرت میں لا کر
کرامت سے دی اولیاء کو صفائی

عجز کے باعث بڑھائی حق نے عزت خاک کی
 لی ضمانت دی امانت عصمت و ادراک کی
 گل کو خوشبو سے بسا کر شیر کو روغن دیا
 روشنی شمس و قمر میں ہے اسی لولاک کی



کبریائی	شان	اللہ	بمجد
خدائی	اکرام	و اعجاز	زہے
احمد	الدین	شاہ	بروئے
مصطفائی	جمال	شد	منور



اذان پر اذان روز ہوتی رہی
 مگر خلق افسوس سوتی رہی
 پیام اجل آگیا جب ریاض
 تو حسرت بھی میت پر روتی رہی

بخشتی ہے حضورؐ آپ کو اللہ نے شاہی
محبوبؑ خداوند کی دی حق نے گواہی
جو چاہیں کریں خلق کے ہیں آپ ہی مختار
واللہ نہیں دوسرا جز ذاتِ الہی



شریفوں کی کرتے رہو پاسداری
کہ بخشنے گی عزت یہ عادت تمہاری
بھلے پر بُروں کو نہ ترجیح دینا
کہ یاری کمینوں کی باعث ہے خواری



بھلا کس کو جانیں بتادو شتابی
بُرا کون ہے اُس میں کیا ہے خرابی
بھلوں میں نہیں ہوتی لالچ ذرا بھی
بُرے ہیں دغا باز و جھوٹے شرابی

شکر دودھ میں میل کے سب گھل گئی
یہ ہستی تیری روح گل ہو گئی
تو وہ ماہِ کامل ہے اے نورِ حق
شمع تیرے محفل میں گل ہو گئی



خدا کو نہ دیکھا ہو جس نے کبھی
وہ اب دیکھ لے یہ شبیبِ نبیؐ
رخِ پاک پر اُن کے شیدا ہوئے
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ



ہمارا پیر مرشد ہے رسولِ اللہ میں فانی
شریعت میں طریقت میں عمل اُس کا ہے قرآنی
فنا فی اللہ بقا باللہ شانِ کبریائی میں
مثال اُس کی نہیں ممکن کہ وہ یکتا ہے لاثانی

جسم اطہر ہے معطر روح با نورِ نبی
عطر سے بہتر ہے خوشبو اُن کے سینہ میں بھری
ناز ہے اُن پر نبیوں کو خدا کو بالیقین
سید السادات شاہِ نجمِ دین سرِّ خفی



چودہ طبق روشن کئے حق نے ز نورِ احمدی
واللہ شانِ احمدی ہے صاف شانِ سرمدی
گوہر یکتا وہی ہے دُرِّ مکنونِ احد
آفتابِ لم یزل ہے نجمِ دینِ احمدی



ذرّہ ذرّہ میں ہویدا ہوئی وحدت تیری
قطرہ دریا ہوا دریا میں ہے عظمت تیری
آئینے ہیں یہ نئی اور عیبرت سارے
آگئی صاف نظر جس میں وہ صورت تیری

نہیں اب جہاں میں کوئی کام باقی
نہ ظاہر و باطن کے اوہام باقی
فنا میں بقا ایک ہے ذات تیری
کہ ہے وہ محمدؐ کا اسلام باقی

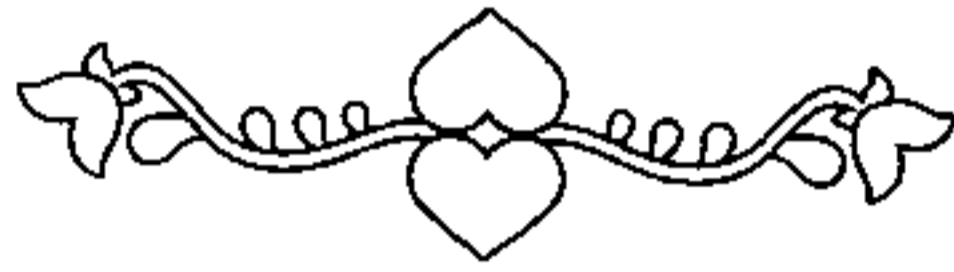


پہلی منزل ہے اپنی یہ ہستی
دوسری ہوگی قبر کی بستی
تیسری ہے قیامت کبریٰ
روز محشر مراد کی بستی



علوم و سوسہ پڑھ کر بڑھی شیطان کی مغروری
خودی کبر و حسد میں ہوگئی اللہ سے دوری
شریعت کو طریقت کو بزرگوں سے نہ کچھ سیکھا
نہ جانا علم روحانی کو ہے امیٰ لقب نوری

نفس میں مردہ ولی کی جب نجاست آگئی
بدخیالی کاہلی سستی و غفلت چھاگئی
امراض پیدا ہو گئے کبر و خودی حرص و حسد
نیکیوں کو غیر حق کی نار ظلمت کھاگئی



جادو منتر ہے مکر شیطانی
خود پرستی میں ہے پشیمانی
غیر حق سے جو دور رہتے ہیں
جاننے ہیں وہی مسلمانی



خلق و احساں ادب حیا داری
ہے شرافت کی خو وفاداری
عجز و اخلاص و رحم و دل جوئی
بالیقیں ہے شعور سرداری

حرص لالچ فریب و نادانی
دل کی تنگی ہے جیت شیطانی
اپنی غفلت کو جو سمجھ نہ سکا
ناگہاں اُس کو ہوگی حیرانی

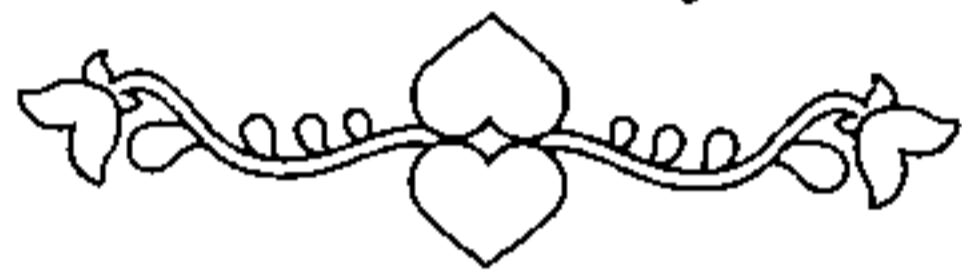


دل کی تنگی بہ حرص و نادانی
بخل و نخست میں ہے پریشانی
بغض و کینہ غرور و بدعہدی
حرص و لالچ میں ہے پشیمانی

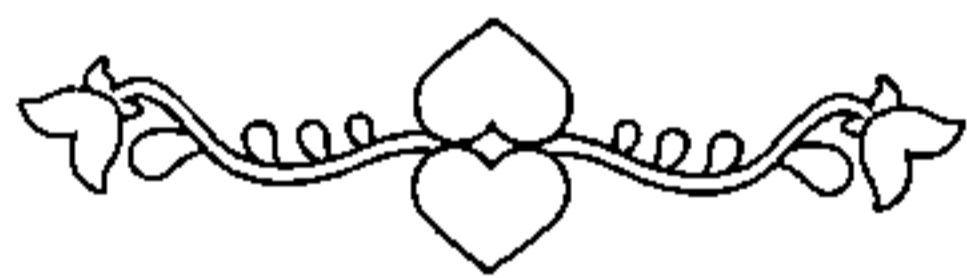


ادب اخلاق و دل جوئی نشانی ہے شریفوں کی
ہے عجز و انکساری میں بڑی دولت امیروں کی
خدا کے نیک بندوں سے دعا بازی بخود غرضی
یقینی بد نصیبی ہے بری عادت کمینوں کی

دلوں کی ہے تنگی محض کج ادائی
بخیلوں کی خصلت میں ہے بے وفائی
خودی کبر و لالچ حسد بغض و کینہ
دوا سب کی ہے نیتوں کی صفائی



محض خشک ہے جس کی شیریں کلامی
یقینی محبت میں ہے اُس کے خامی
نمائش کی باتوں میں ہے عہد شکنی
بخالت میں ہرگز نہیں نیک نامی



فضولی سے پیدا ہوئی بے قراری
بخیلی نہیں ہے کفایت شعاری
بری دونوں یہ عادتیں ہیں کینی
نہیں خود پرستوں میں کچھ دین داری

دین و ایماں خلوص و دلداری
ہے شرافت بہ عجز و غم خواری
خُلُق و احساں شعور حق بنی
حسنِ طاعت ہے تخم سرداری



نفس کی خواہشیں ہیں سب فرضی
حرص و لالچ غرور و خود غرضی
حق و باطل کو روبرو لا کر
سوچو اللہ کی ہے کیا مرضی



خودی نفس کی ہے نہایت بُری
کہ اُس میں ہے شیطان کی خصلت بھری
بچو بے وفائی سے مخلص بنو
کرے تا خدا تم کو غم سے بُری

توفیقِ حُسن و طاعتِ نعمت کی قدروانی
شکرِ خدائے برترِ رحمت کی ہے نشانی
اخلاصِ حسن و طاعتِ عجز و حیا کے باعث
ہوتی ہے دو جہاں میں بندوں کی نیک نامی

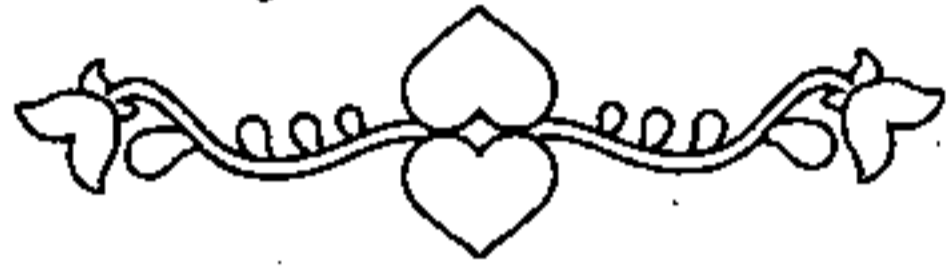


بری صحبت کمینوں کی سکھا دیتی ہے بے دینی
بخیلی کبر و حق پوشی بخود غرضی و بے دینی
شرافت مٹ گئی جس دم مسلط ہو گیا شیطان
بہ کم ظرفی و مکاری فریب و حرص و خود بینی



عہد شکنی بہ حرص و خود بینی
ہے منافق کی خاص بے دینی
دوزخی ہے بخیل و بد باطن
با خیانت غرور و بد بینی

بری عادتوں کا ہے جو شخص عادی
وہ انساں ہے بے رحم ظالم فسادی
محبت محض اُس کو پیسوں سے ہے
زر و مال و دولت کا ہے وہ مرادی

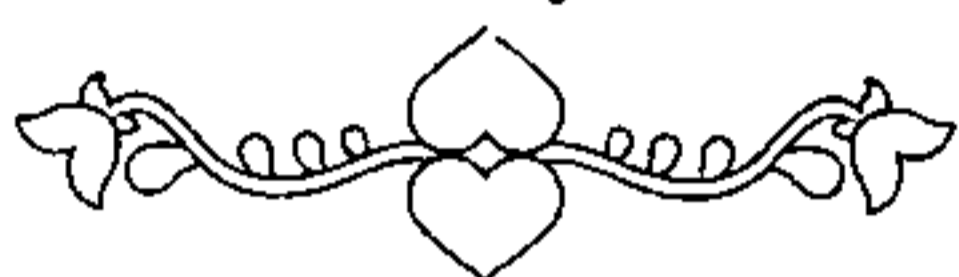


دل کی تنگی ہے بخل و نادانی
اس سے دنیا میں ہے پریشانی
پاک باطن رہو شریف بنو
تا منور ہو قلبِ انسانی

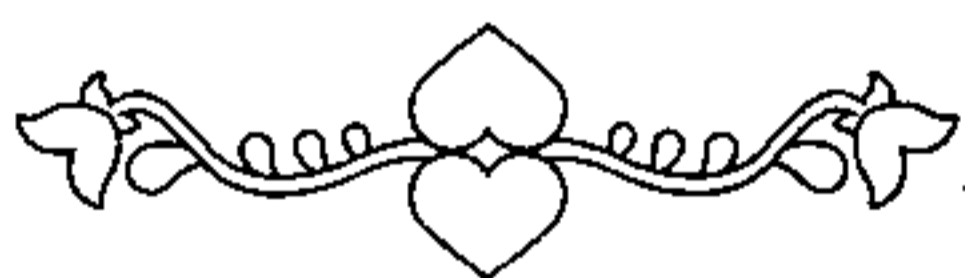


شریفوں میں ہوتی نہیں بے حیائی
صداقت ہے ایمان و دل کی صفائی
کمینوں کی پہچان ہے عہد شکنی
رزیلوں کی خو بو میں ہے بے وفائی

بخالت ہے بہ کم ظرفی ریاکاری دل آزاری
بہ حرص و کبر و خود غرضی و بد عہدی جفاکاری
بڑا ظالم ہے اپنا نفس امارہ بخود رائی
کہ بد گوئی و بد خوئی ہے ظاہر دل کی بیماری



ہمیں رب نے عطا کر دی جو دولت فضل و رحمت کی
ادب باخلق و احساں باحیا پہچان ہے الفت کی
بڑی غفلت ہے نادانوں میں حق پوشی دل آزاری
کہ جاہل قدر کرتے ہی نہیں سچی محبت کی



بلائے خود سری آوردہ بے چینی و حیرانی
کہ خود رائی و خود بینی شود آزار نادانی
بحرص و بخل و عیاری و خود غرضی و مکاری
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

ہدایت ہیچ می گردد بداں را پند و آگاہی
کہ جاہل در خودی ماند بحرص و بخل بے راہی
تہی دستاں قسمت را چہ سود از رہبرِ کامل
کہ بد بختی نمی آرد بجز اعمال گمراہی



خودی از کفر و نادانی شود خطرات نفسانی
ز جاہل خوش نمی آید بجز حرکات شیطانی
چو حیرانی فزوں گردد ز کج فہمی و بے صبری
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی



اہل دنیا میں ہے جو مکاری
دل کی تنگی و بخل و عیاری
حرص و لالچ غرور و خود بینی
نفس ناپاک کی ہے غداری

اللہ کے فقیر ہیں سارے نبیؐ ولیؐ
دنیا سے بے نیاز و شرافت میں ہیں علیؑ
جھوٹی گداگری کے نمائش میں در بدر
بے حد برا ہے حرص میں پھرنا گلی گلی



پریشانیوں ساری غفلت ہے اپنی
پھنسا دل جو غیروں میں زحمت ہے اپنی
نبیؐ سے ہے دوری بلاؤں کی قربت
خدا کی رضا خاص رحمت ہے اپنی



ہے کڑوی نیم کی پتی مگر کڑوی نہیں لگتی
زہر ہے سانپ کا جس میں اُسے کڑوی نہیں لگتی
برائی بھی اسی صورت بھلی معلوم ہوتی ہے
کہ بے دینوں کی صحبت میں بدی کڑوی نہیں لگتی

غلامی نفس و شیطاں کی خودی کی اپنی خواہش کی
سکھا دیتی ہے زرداری بری عادت نمائش کی
یقینی کفر و بے دینی ہے غفلت حق تعالیٰ سے
تمنا دنیوی اغراض میں اپنے ستائش کی



اپنی منشاء اپنی خواہش اپنی مرضی ہے خودی
خود پسندی خود سری ہے راہ حق میں سرکشی
امر ربی اُسجد و سے نفس و شیطاں پھر گیا
حق تعالیٰ کی رضا میں خود پرستی ہے بڑی



دنیا ہے عجب چیتاں ہر چیز یہاں کی
قدرت کی پہلی ہے فقط نام و نشاں کی
عبرت کا سبق پڑھنے کی خاطر جو ہم آئے
غفلت میں مرے جاتے ہیں پروا نہیں جاں کی

نکوئی صداقت ہے باحق پرستی
برائی ہے جھوٹوں میں باطل پرستی
شرافت ہے ایمان و دین کی نشانی
رذالت ہے حرص و ہوس زر پرستی

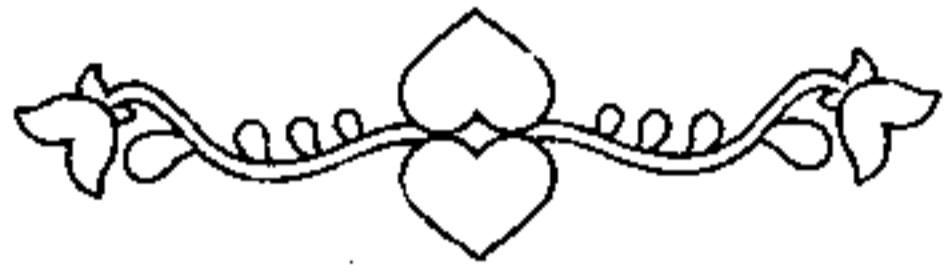


خوئے بد ہے بہ نفس شیطانی
نیک خوئی ہے روح انسانی
جس کو تفریق کی تمیز نہیں
جاہلوں میں ہے مرد وہتانی



منافق کی پہچان ہے بے وفائی
کہ ہے عہد شکنی بڑی بے حیائی
فریب و دغا کمر و حیلہ بہانہ
سب خصلت خوئی میں ہے ساری برائی

کمینوں کی خو بو میں ہے بے وفائی
فریب و دغا حجت و بے حیائی
بخالت بہ جہل و خودی بغض و کینہ
رذیلوں کی حق تک نہیں ہے رسائی

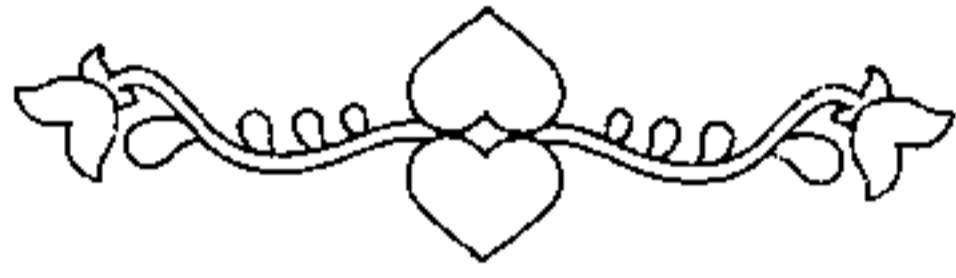


بد عہدی ہے جھوٹوں کی پہلی نشانی
بہ حرص و حسد بے وجہ بد گمانی
ہے کم ظرف ہیں نیتوں کی خرابی
کہ اقوال و اعمال ہیں سب زبانی



بغض و بہتاں فریب و مکاری
جھوٹ و غیبت ہے عام بدکاری
کینہ و در ہے بخیل و بد باطن
دیں فروشی ہے دل کی بیماری

رسوائیوں سے پہلے رحمت کی موت اچھی
ذلت کی زندگی سے عزت کی موت اچھی
محفوظ دین و ایماں یا رب رہے ہمیشہ
قدموں میں مصطفیٰ کے برکت کی موت اچھی

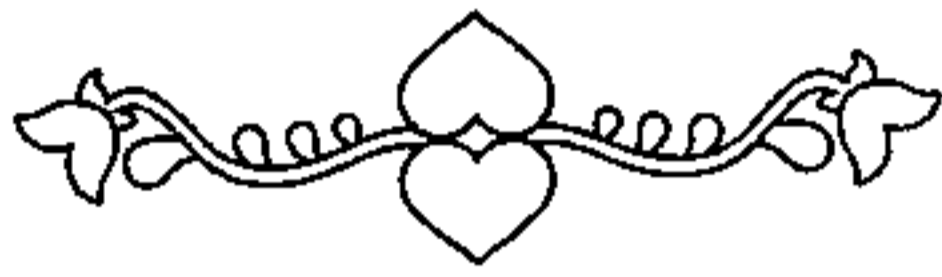


بری خو رذیلوں میں ہے فحش گوئی
فریب و ریا خود سری حیلہ جوئی
کمینوں کی پچاں ہے عہد شکنی
شریفوں نے یوں آبرو اپنی کھوئی



جھوٹی باتوں میں ہے ریاکاری
عہد شکنی بہ حرص و غداروں
کر کے وعدہ اگر وفا نہ کرے
بد سے بدتر ہے خو دل آزاری

وعدوں میں ہے راز دلی خالص خدا کی بندگی
 عہد شکنی سے ہے پیدا گندگی شرمندگی
 جھوٹ مت بولو کبھی مکر و دغا اچھا نہیں
 تلخ ہوگا درنہ ساری آخرت کی زندگی

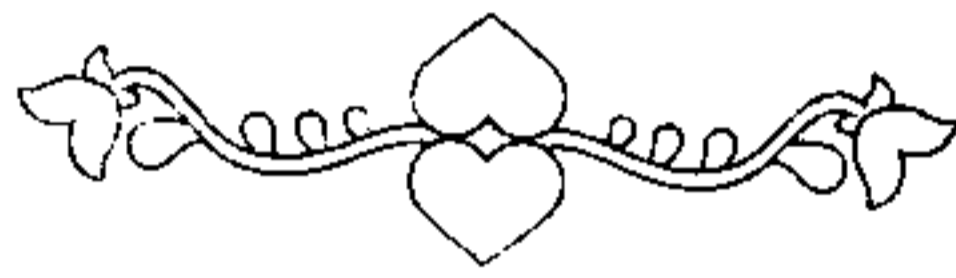


بغض و کینہ حرص و لالچ دل کی تنگی ہے بری
 کر رہی ہے دل کو زخمی بخل و حسّت کی چھری
 بے حیائی بے وفائی عہد شکنی خوئے بد
 سارے عیبوں میں ہے بدتر جھوٹ کی عادت بری

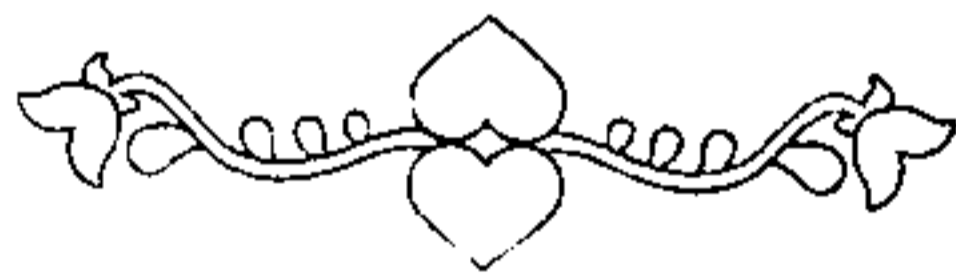


خودی کے پسندی میں ہے خود رائی و خود بینی
 کہ خود داری بخود غرضی ہے مکاری و بے دینی
 خودی کو پہلے پہچانو خدا سے بے خودی پا کر
 بہ ہمدردی و دل جوئی بخت گوئی و حق بینی

ہے دنیا میں کمتر شریفوں کی ہستی
بری عادتیں ہیں رذیلوں میں سستی
کمائی اڑاتے ہیں غیروں میں جا کر
گھروں میں ہے اُن کے سدا فاقہ سستی

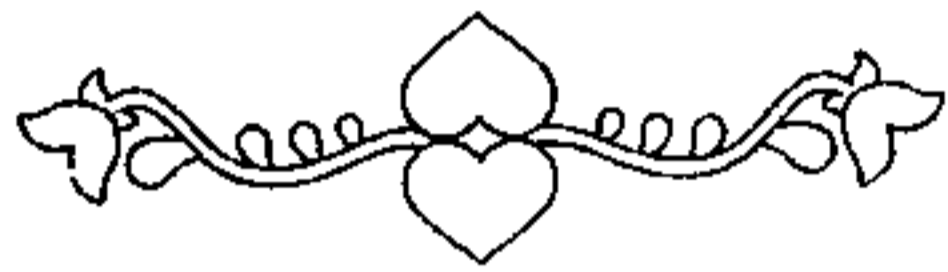


دل میں خدا کا نور ہے رحماں کی دوستی
حسنِ وفا خلوص ہے انساں کی دوستی
ناپاک آشنائی میں شرم و حیا نہیں
مکر و دغا فریب ہے شیطان کی دوستی



زبانی محبت میں ہے بے وفائی
کہ ہے عہد شکنی بڑی بے حیائی
فریب و دغا مکر و حیلہ بہانہ
نہیں حرص و لالچ میں ہرگز بھلائی

محبت دل کی پاکی ہے وفاداری حیاداری
ادب اخلاق و ہمدردی و دل جوئی و غم خواری
بڑی پہچان ہے جھوٹی محبت میں دل آزاری
فریب و حیلہ خود غرضی و بدعہدی و مکاری



شریفوں کی شرافت ہے وفاداری و غم خواری
بہ ہمدردی و دل جوئی صداقت باحیاداری
اگر جھوٹا فریبی ہے بہ حرص و بخل و عیاری
کمیوں میں کمینہ پن ہے بدعہدی ریاکاری

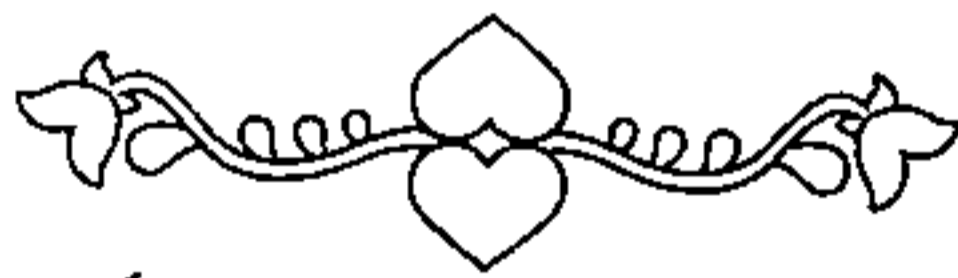


سستی و کاہلی و تغافل ہے خودسری
آبادگی بحسن اطاعت ہے بہتری
مکر و فریب نفس بہ غفلت ہے پُر خطر
ہر کام میں خلوص و محبت ہے دلبری

عہد شکنی بلائے نادانی
بے وفائی بہ نفس شیطانی
مکر و حیلہ بحرص و عیاری
خود فریبی میں ہے پشیمانی



بغض و کینہ غرور و مکاری
حرص و لالچ ہے دل کی بیماری
خود فریبی ہے بخل و بدعہدی
نفس و شیطان کی صاف عیاری



فریب و دغا پر ہے جس کی کمائی
بڑا بے ادب ہے وہ شیطان کا بھائی
فضولی بخیلی سے نفرت ہے جس کو
ہوئی نیتوں میں اسی کے صفائی

شریفوں میں ہرگز نہیں بے وفائی
کمینوں کی خو بو میں ہے بے حیائی
جو ہیں قول و اقرار وعدوں کے سچے
بلا شک انھیں کو ملی پارسائی



شریفوں کے شرافت کی نشانی ہے حیاداری
تواضع علم و غم خواری و دل جوئی و وفاداری
بخالت حرص و بدعہدی رذیلوں کی رذالت ہے
چٹورا پن بری عادت کمینوں کی ہے بازاری



علوم دنیا بہ زر پرستی فنا میں اظہار خود نمائی
علوم عقبی بہ معرفت ہے خدا کی پہچان و حق نمائی
وہی ہے مقبول و پاک بندہ جو نفس و شیطان کا ہے مخالف
کہ دین و ایمان خلوص دل میں بہ عجز و طاعت ہے پارسائی

بخالت حرص و خود رائی بغاوت ہے جو شیطانی
 وہ گندی مہترانی خود سری ہے نفس انسانی
 نجس ناپاک ہے کفار و مشرک میں جو گمراہی
 سکھا دیتی ہے بے دینوں کو بد عہدی و حیوانی

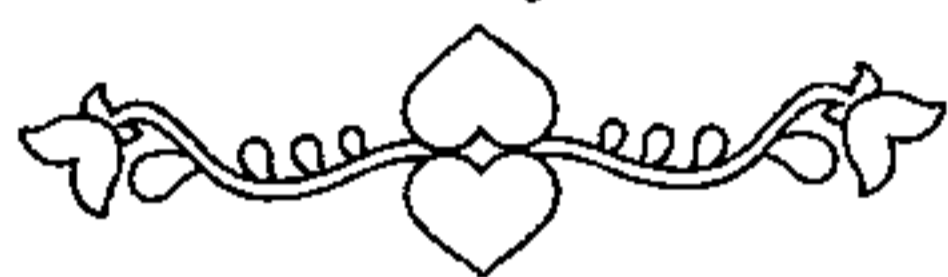


جوانی شری و دیوانی
 چنچل بہ مکر شیطانی
 ہے اُمنگوں میں ایسی بے ہوشی
 سلب کرتی ہے عقل انسانی

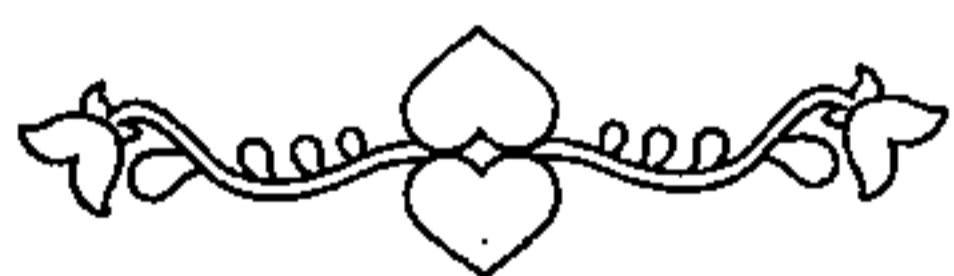


ماں باپ کی اطاعت از بسکہ ہے ضروری
 خدمت میں ہے اُنھیں کے اللہ کی حضوری
 خالق کے نعمتوں کی جس نے نہ قدر جانی
 ظالم کو ہے یقینی ایمان و دیں سے دوری

نہ غیروں سے تمھیں فرصت نہ یادِ حق سے ہم خالی
چلو بس ہو چکا ملنا نہ تم خالی نہ ہم خالی
وفا کی بو نہیں واللہ غداری کی باتوں میں
زباں خالی بیاں خالی ہے جھوٹوں کی قسم خالی

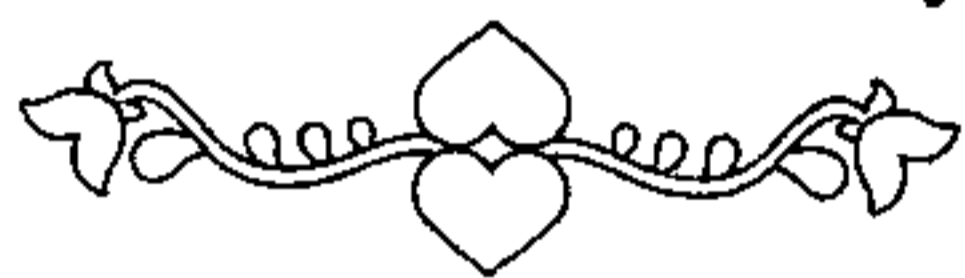


محبت کے سچے ہے دلدار ساتھی
ہر اک درد و دکھ میں ہیں غم خوار ساتھی
جو خود غرض و مکار ہوتے ہیں ظالم
خطرناک ہوتے ہیں عیار ساتھی

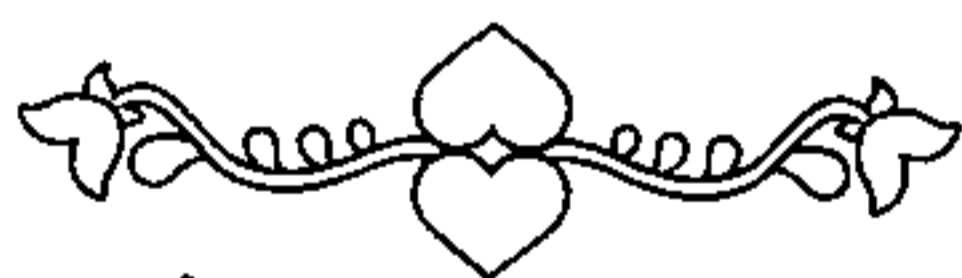


روزی جسے کہتے ہیں وہ نعمت ہے خدا کی
روحانی کرن جانوں میں عظمت ہے خدا کی
ہے حسنِ اطاعت بخدا نورِ الہی
خوشنودی میں اللہ کے رحمت ہے خدا کی

ثبوت مرد مومن باخدا ہے پاک دامانی
بہ کفر و شرک بدعہدی ہے بے دینی و شیطانی
بچو مکر و دغا سے دوستو جھوٹوں کی صحبت سے
کہ خود غرضی ہے دیوانی بہ غفلت حرص و نادانی

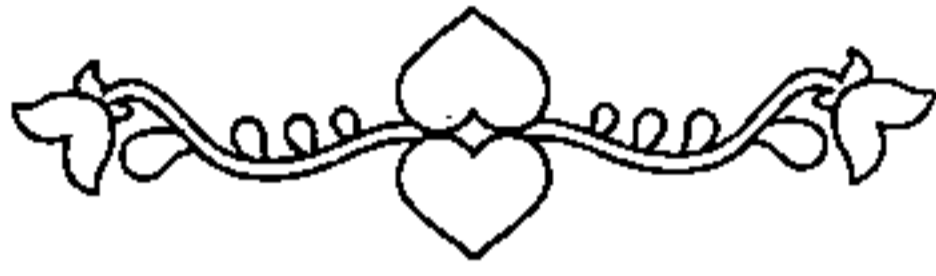


افسوس فی زمانہ نصیحت نہیں رہی
اہلِ وفا بزرگوں کی صحبت نہیں رہی
دنیا جو خود سری کی نجاست میں غرق ہے
ایماں کی دل میں اس لئے دولت نہیں رہی



دنیا میں فی زمانہ ہدایت نہیں رہی
دل میں خلوص و دین کی چاہت نہیں رہی
مکر و دغا فریب بحرص و خودی غرور
دل میں بجز خودی کے اطاعت نہیں رہی

پہلے تھا جو خلوص وہ چاہت نہیں رہی
اہل ادب شریفوں کی صحبت نہیں رہی
غیروں سے خوب ملتے ہو دنیا کی چاہ میں
وہ دل نہیں رہا وہ طبیعت نہیں رہی

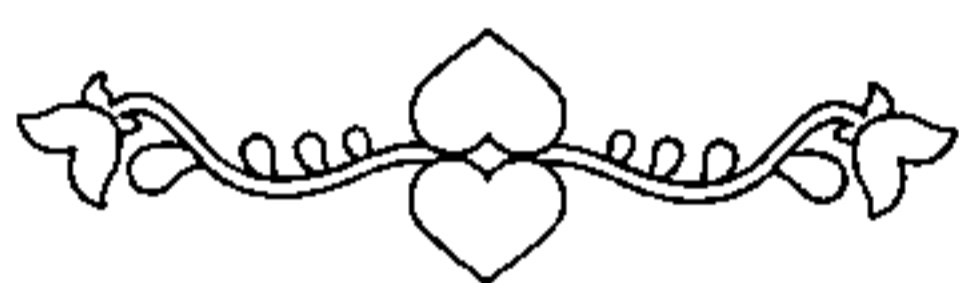


وکیلوں کا پیشہ ہے بازی گری
کچھری عدالت میں سوداگری
ہے دنیا میں جو سود رشوت کی دھوم
شریفوں کی ہے صاف جامہ دری

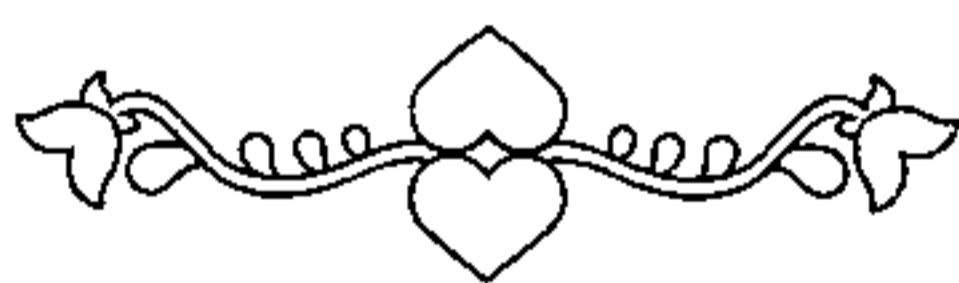


محبت جب آتی ہے لے کر بھلائی
وہ کرتے ہیں چیلوں سے اُن کی پٹائی
سمجھتے نہیں اپنی نادانیوں کو
کہ ہے ترش روئی بڑی بے وفائی

یہ بندہ ہے خاکی خدا کی تجوری
بہت نفس و شیطاں میں ہے زورا زوری
خزانہ محبت ہے ایماں کی دولت
تغافل میں کرتا ہے ابلیس چوری



زبانی جمع خرچ کی پارسائی
یقینی ہے ابلیس کی بے حیائی
بڑا بے ادب ہے وہ گستاخ و جاہل
نہیں دیکھتا خود جو اپنی برائی



فریب و حرص و خود غرضی دغا بازی و مکاری
کمینوں میں ہے بد خوئی بہ فتنہ کبر و عیاری
بہ کفر و شرک ہے مغرور و غافل بے ادب جاہل
منافق ہے بڑا ظالم سدا کرتا ہے غداری

پارسائی پر جو نادانوں کے عبرت ہنس گئی
گرہ کو چینیٹے کھا گئے غیرت زمیں میں دھنس گئی
نفس ہے کم ظرف و شیطان راہزن مکار ہے
حرص و لالچ کے سبب مکھی شہد میں پھنس گئی

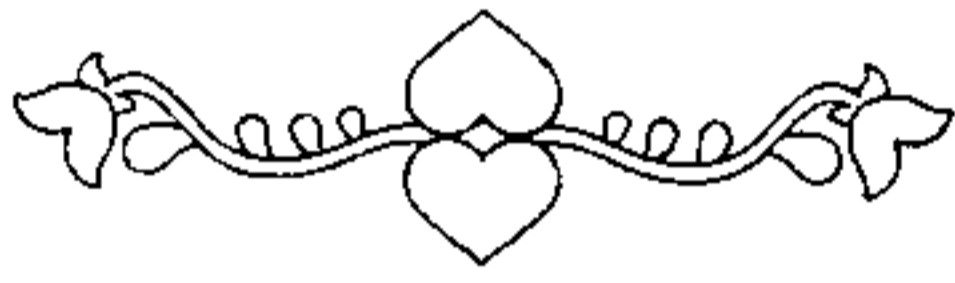


جس شخص میں ہے بغض و کدورت بھری ہوئی
ہر کام میں ہے اُس کے نحوست بھری ہوئی
بے فائدہ نہیں ہے خوشامد کا میل جول
ناداں کی دوستی ہے ضرورت بھری ہوئی



ہے نسخہ کرامت سحری بہ صبح گاہی
راحت سکونِ قلبی اپنی ہے خیر خواہی
رزقِ حلال و طیب ہے نعمتِ الہی
یک لقمہٴ صباہی بہتر ز مرغ و ماہی

جھوٹ و بہتان فریب و مکاری
حیلہ سازی دغا دل آزاری
ہیں کمینوں کی حرکتیں بالکل
پارسائی میں چھپ کے بدکاری

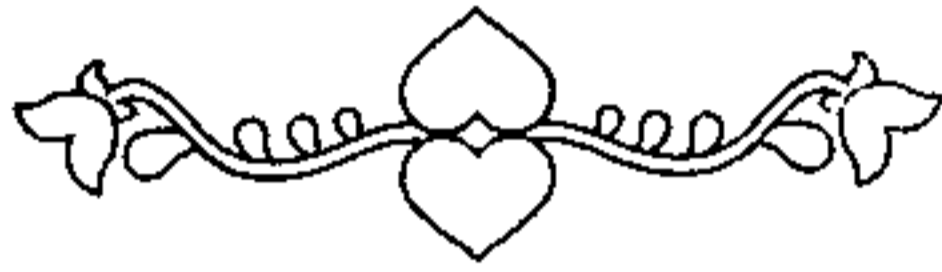


لڑکپن سے جو پڑ جاتی ہے وہ عادت نہیں چھٹتی
جوانی میں نصیحت سے بری خصلت نہیں چھٹتی
بگڑ کر تربیت بچوں کی بے دینوں کی صحبت میں
ہزاروں کوششوں پر بھی بری حرکت نہیں چھٹتی



صداقت نشانی ہے انسان کی
بعجز و حیا نور ایمان کی
فریب و دغا مکر و حیلہ بہانہ
بری خو ہے بد بخت شیطان کی

وسوسوں کا ہے علم سب فرضی
پاک و طاہر خدا کی ہے مرضی
حرص و لالچ غرور و بدعہدی
دل کے امراض ہیں بہ خود غرضی



عدم کی ظلمت ہے خود پرستی
بہ نفس تاریک زر پرستی
خدا کی رحمت نبیؐ کی طاعت
بنور ایماں ہے حق پرستی



مکر و حیلہ فریب و غداری
عہد شکنی میں ہے دل آزاری
بے وفائی خدائے برتر سے
نفس و شیطان کی ہے سیہ کاری

خودی میں بحرص و حسد ہے برائی
غرض کی محبت میں ہے بے وفائی
منافق کی پہچان ہے عہد شکنی
کہ ہے حیلہ سازی بڑی بے حیائی



زہر قاتل ہے مکر و عیاری
خود پسندی و حق سے بیزاری
جھوٹ و چوری بحرص و خود غرضی
عہد شکنی ہے زلت و خواری



ہو گناہوں سے گر نہ بیزاری
بے گناہی بھی ہے گنہگاری
خود نمائی بخود پرستی ہے
حق پرستی ہے عین دین داری

دل کی تنگی ہے چور بازاری
 خود فریبی حیا سے بیزاری
 عہد شکنی بہ حیلہ سازی ہے
 بے وفائی ہے خود دل آزاری



خدا ہر جگہ ہے نبیٰ ہر جگہ ہے
 کہ جلوہ اسی ایک کا جا بجا ہے
 جدہر دیکھو کثرت میں وحدت ہے ظاہر
 کہ ہر رنگ میں اُسکی قدرت جدا ہے



خدا کے خودی کو اگر جان لیتے
 تو بے شبہ مظہر کو حق مان لیتے
 سمجھ ہوتی گر کچھ بھی دہوکا نہ کھاتے
 خدا کو خدا ہی سے پہچان لیتے

پہلی بچایا ہے ربُّ العٰلما نے
خدا کو چھپایا دکھا کر خدا نے
خدا خود ہی کرتا ہے بندوں سے باتیں
کہ سب بھید ظاہر کئے مصطفیٰ نے



نہو عقل جس میں وہ کس طرح بوجھے
خدا کے سوا جبکہ غیروں کو پوجے
نظر صاف آتا ہے اللہ برتر
نہو دل میں پاکی تو کیونکر وہ سوجھے



جس کا آدمؑ امین سرمد ہے
دل میں اللہ کے محمدؐ ہے
بی بی حواؑ سے جو ہوا معمور
حسن واللہ نورِ احمدؑ ہے

ذاتِ ربوبیت کو حُسنِ الوہیت سے
ظاہر کیا خدا نے حق کو خصوصیت سے
اللہ لا اِلهَ اِلَّا به نحن اقرب
نفسِ اَنَا ہے اِنی ظرفِ عبودیت سے



مظالم کرنے والے کربلا میں حق کے دشمن تھے
یزید روسیاء و شمر ملعون کے معاون تھے
کیا جب قتلِ مسلم کو بھی اُن کے چھوٹے بچوں کو
مشیت ہو گئی ظاہرِ جہنم کے وہ ایندھن تھے

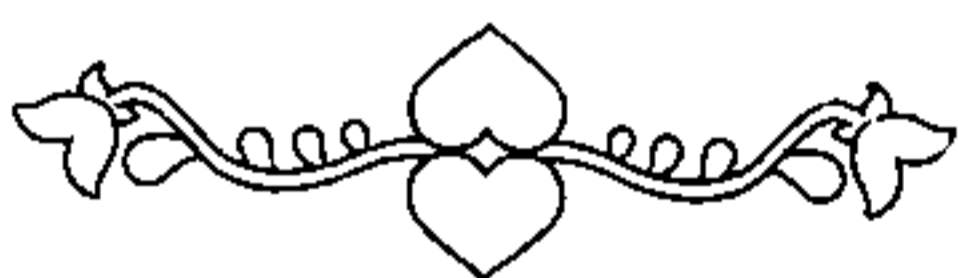


شریعت کو مشیت سے مشیت کو شریعت سے
سمجھنا رازِ باطن کا مقرر ہے طریقت سے
نفی اثبات میں ہے اور ہے اثبات منفی میں
تصرفِ معرفت میں فیض ہے سرِ حقیقت سے

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ مِنْ سِوَى اللَّهِ مَقْصُودٌ هُوَ
جُو رَسُوْلُ اللَّهِ فِي جَانِ جِهَانِ مَوْجُوْدٌ هُوَ
جَبُّ هُوَا مَحْكُوْمٌ كَثْرَتٌ فِي بَشَانِ اَحْدِيْتِ
اَمْرٍ مِنْكُمْ مَظْهَرٌ حَقٌّ عَابِدٌ وَ مَعْبُوْدٌ هُوَ

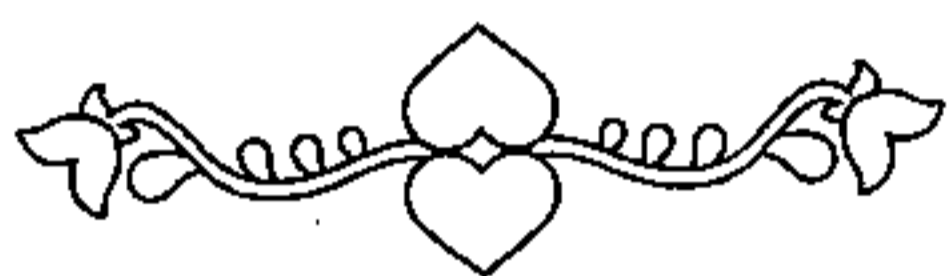


اَقِيْمُو الصَّلَاةَ اَمْرٌ حَقٌّ بِاللَّهِ هُوَ
اَقَامَتٌ فِي جَلْسَةِ خَطَاٍ وَرِ خَطَاٍ هُوَ
نَهْ بِيْطْهٖ رَهْوٌ مَرْدَةٌ دَلُّ غَافِلُوْنَ فِي
قِيَامِ اَدْبِ مِصْطَفَايْ ضِيَاٍ هُوَ



مُسْلِمَانُوْنَ اَدْبِ سِيْكَهْوَا اَقَامَتِ فَرَضِ نَاطِقِ هُوَ
بَلَائٌ سُوْءٌ اَدْبِيٍّ اَوْرِ گَسْتَاخِي تِپِ دَقِّ هُوَ
مِنَافِقِ حِجَّتِيں كَرْتَا هُوَ اَبْلِيْسِ لَعِيْنِ هُوَ كَرِ
كِهْ شَيْطَانِ اِنْبِيٍّ بَدْبِخْتِي سِي فَاجِرِ اَوْرِ فَاسِقِ هُوَ

کس کام کی یہ زندگی جس زندگی کو موت ہے
وہ زندگی حاصل کرو جو زندگی بے موت ہے
اصلی وہی ہے زندگی مَر کر ہوئی جس کو نصیب
زندگی میں مَر گیا جو وہ سدا بے موت ہے

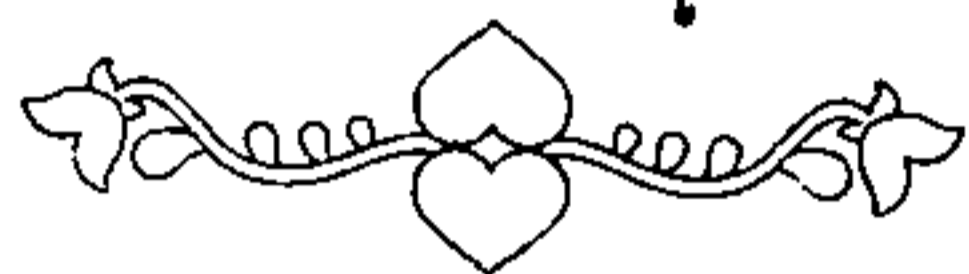


دنیا کی جھوٹی زندگی شرمندگی کی بات ہے
موت ہے پیچھے کھڑی آگے اندھیری رات ہے
مال و دولت جاہ و حشمت پر نہیں زیبا غرور
موت جسم آگئی پھر ہر طرف سے مات ہے

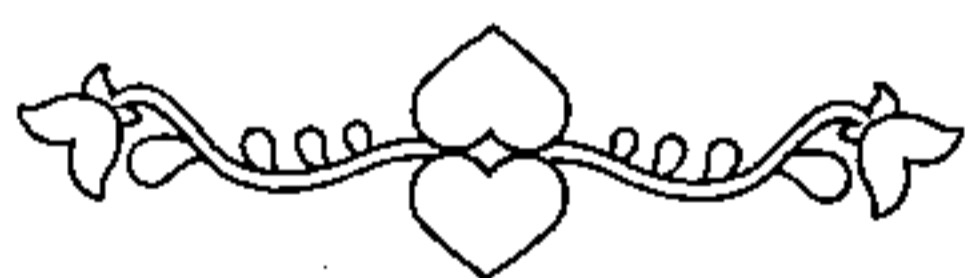


کہتے ہیں مقدر جسے وہ اور ہی شے ہے
حصہ جو ازل میں ملا وہ اور ہی شے ہے
بے مانگے خدا دیتا ہے قسمت کے علاوہ
اکرامِ خدا فضلِ خدا اور ہی شے ہے

زہد و تقویٰ اور ہے رسی طہارت اور ہے
شانِ رفعت اور ہے رسی شرافت اور ہے
ہے کوئی جو یاں کرامت کا خلافت کا کوئی
حُسنِ طاعت اور ہے رسی عبادت اور ہے



رام جاپ میں مرا جو بوجھے وہی کی مکتی ہوئے
تلسی داس بہو گیانی اُٹاراگ دیو جب کھوئے
ست مت یوگ مرا کہاوے رامائن کے بیچ
رام راج کی رام کہانی بوجھ نہ پاوے کوئے



برہم جوتی روپ کو جو چھوڑ کر پوجا کرے
اُس کی پوجا نشٹ ہو دنیا میں ہو پاپی مرے
رام کو سیدھا چو سمجھو مرا کے بھید کو
وثنو ویشا ہے رسول اللہ ایشور من ہرے

رام کے بدلے مراہی والہمکی جوگ ہے
سوجھ اتنی جب نہیں جینا و مرنا سوگ ہے
وید و رامائن سے ہم کو مل گیا پورا پتہ
آتما کی بوجھ کلمہ برہم گیانی یوگ ہے

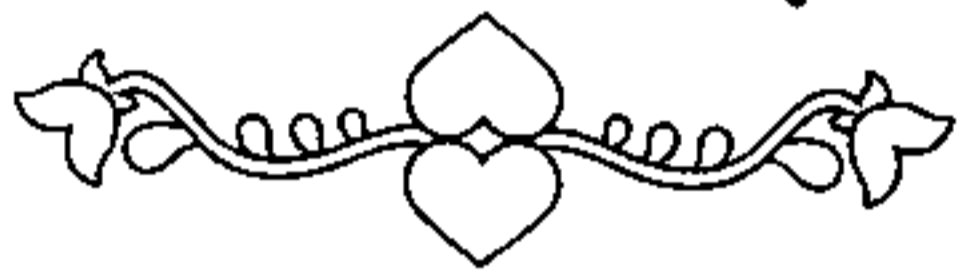


خدا کی شریعت بہ سنت عیاں ہے
نبیؐ کی طریقت بہ تنظیم جاں ہے
بہ تعظیم و تکریم و اداب رحمت
اقامت حضوری میں ام البیاء ہے



تکبیر اقامت کی ندا حکم خدا ہے
تعظیم و ادب شاہد اقرار وفا ہے
بیٹھے نہ رہو مردہ دلی زہر ہے قاتل
واللہ ادب حسن اطاعت کی ضیا ہے

محبت عجز و غمخواری بزرگوں کی علامت ہے
 ادب اخلاق و ہمدردی شریفوں کی علامت ہے
 بخیلی مکر و بدعہدی دل آزاری و خود بینی
 بغاوت جہل و حق پوشی کمینوں کی علامت ہے



خلافت پر گواہی دی تمام اللہ والوں نے
 نبیوں نے ولیوں نے رسولوں نے شریفوں نے
 کیا شیطان نے جب انکار اپنے علم و دانش پر
 ہوا مغرور اس درجہ کہ لعنت کی فرشتوں نے



خلافت حق تعالیٰ کی بڑی مشکل سے ملتی ہے
 ودیعت نور ایماں کی بڑی مشکل سے ملتی ہے
 ہزاروں میں کوئی حق پر خدا کا نیک بندہ ہے
 امانت نور وحدت کی بڑی مشکل سے ملتی ہے

پیام حق کے سب احکام قرآنی ہدایت ہے
خدا کی احدیت ہے نور ایماں کی اطاعت ہے
اقامت فرض ناطق ہے کھڑے ہو کر ادب کرنا
حضورؐ میں بصد تعظیم تصدیق رسالت ہے

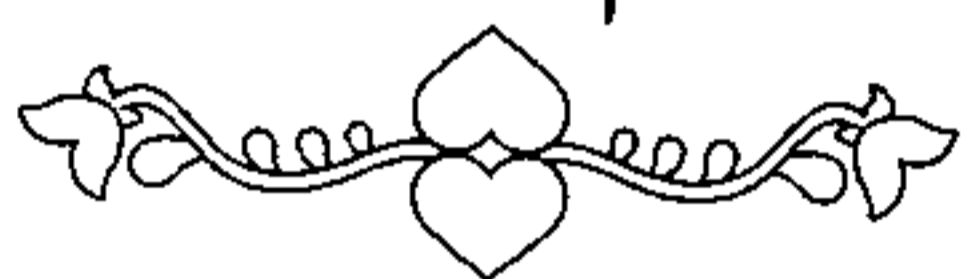


دلوں میں شیاطین کا ایمان نہیں ہے
خلافت کا منکر مسلمان نہیں ہے
خدا کے جو فرمان کو حق نہ جانے
منافق وہ ابلیس انساں نہیں ہے

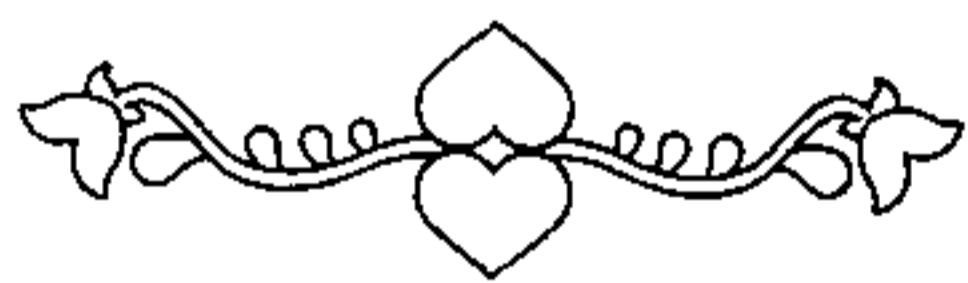


بے ادب گستاخ و جاہل آدمی شیطان ہے
دشمن ایماں اگرچہ صورت انسان ہے
حق پرستی چھوڑ کر مغرور و حاسد جو بنا
رو برو اللہ کے وہ بیوفا نادان ہے

منافق جو تعظیم کرتا نہیں ہے
 اقامت میں تنظیم کرتا نہیں ہے
 بڑا بے ادب ہے وہ گستاخ و جاہل
 جو حق بات تسلیم کرتا نہیں ہے



لا إلهَ اور إلاَّ تک ضیائے نور ہے
 اللہ اللہ یا محمدؐ نورِ ظلِّ نور ہے
 قل اطیعوا اللہ شانِ مصطفائیٰ کیلئے
 امر منکم پیر کا جلوہ چراغِ طور ہے



محض لا و إلاَّ کی تعلیم سے
 إله کا عقدہ گھلا میم سے
 ہے معبودِ مطلق سر مدعا
 خدا کو محبت ہے تعظیم سے

جو نورِ محمدؐ کا حامل نہیں ہے
خدا کے وہ بندوں میں کامل نہیں ہے
جہنم خدا کی ہے جنت خدا کی
مگر نور میں نار شامل نہیں ہے

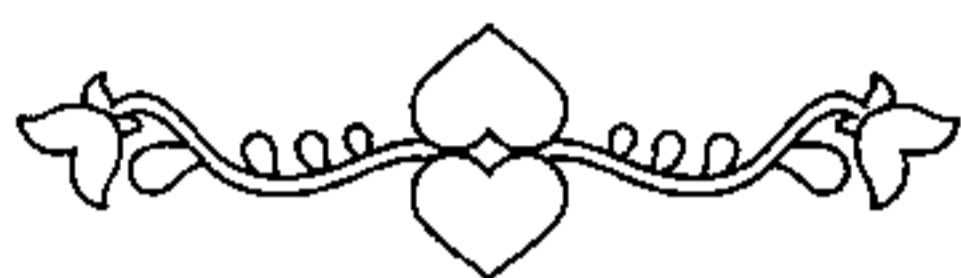


عالمِ ہستی کا ہر ذرہ ضیائے نور ہے
لَا نُفَرِّقُ کی صفت میں نور کامل نور ہے
دھوپ و سورج گل شعاعوں سے ملحق کا پتہ
نور ظاہر نور باطن نور ظن نور ہے

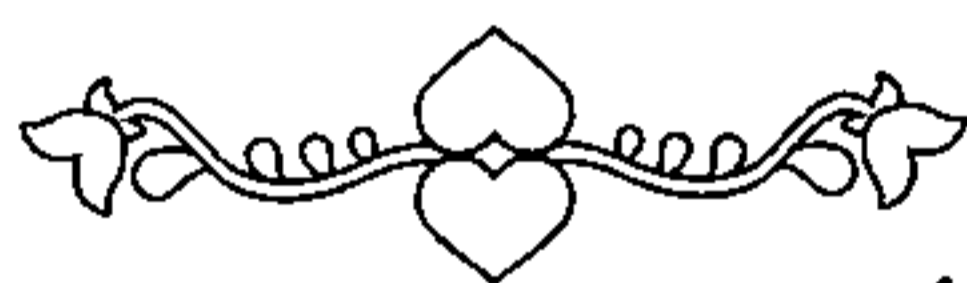


پیامِ ناطق کلامِ ناطق زبانِ ناطق محمدیؐ ہے
ظروفِ ناطق حروفِ ناطق بیانِ ناطق محمدیؐ ہے
تمام عالم میں جن و انساں شجر حجر گل طیور و حیواں
خدا کی حمد و ثنا میں گویا قرآنِ ناطق محمدیؐ ہے

محبت کی ہے اول میم جس نے دل بھایا ہے
اورح سے حسنِ یکتائی کو عالم میں دکھایا ہے
مکرر میم سے مولے مجسم حق نظر آیا
کہ جس نے دال سے سب کے دلوں میں گھر بنایا

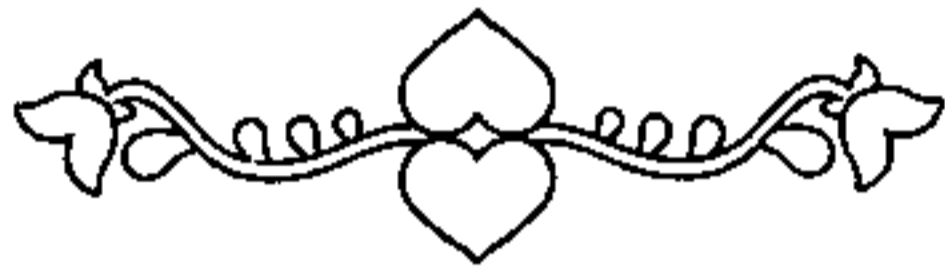


اے رب تو مجھے بندۂ درگاہ بنالے
اغیار کے احسانوں سے تو مجھ کو بچالے
در در میں پھروں ٹھوکریں کھاتا ہوا کب تک
تو اپنا بنالے مجھے یا پاس بلالے



حمد کے لائق احد لاریب ہے
ذات اُس معبود کی بے عیب ہے
میم ہے اک راز احمد میں نہاں
دونوں عالم کو اسی سے زیب ہے

جو کھلا جہاں میں ہر سو گلِ حسنِ سرمدی ہے
 وہی غنچہٴ احد تھا جو یہ قصرِ احمدی ہے
 ہے مہک اُسی کی ہر جا ہے وہی بہارِ خوباں
 اُسی نجمِ دینِ احمد سے ریاضِ احمدی ہے

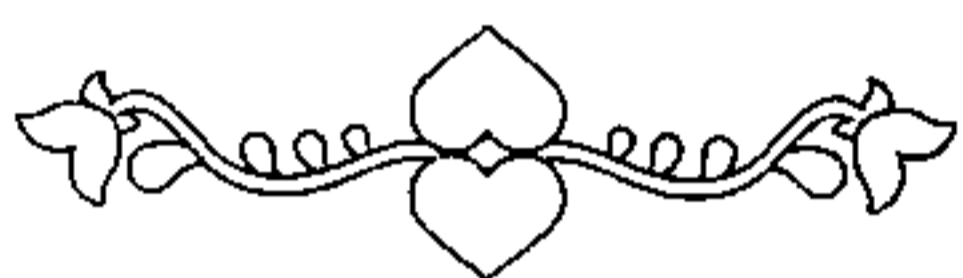


بجہ اللہ احمد میں احد ذاتِ محمد ہے
 عیاں ہے میم جو اس میں درِ مقصودِ سرمد ہے
 ریاضِ حمد میں حق نے عجب صنعت دکھائی ہے
 احد کے باغِ وحدت میں چھپایا رازِ احمد ہے

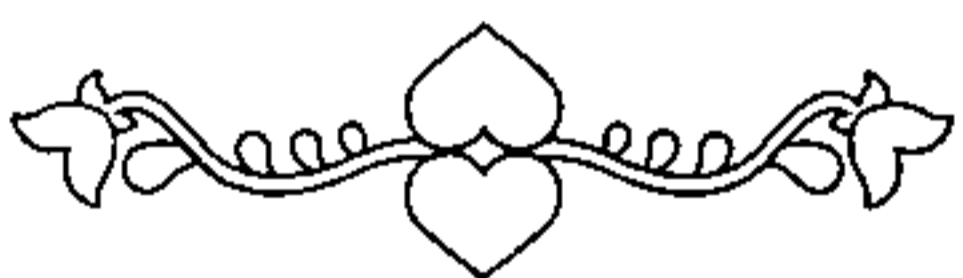


اول و آخر وہی اللہ برتر ایک ہے
 لام سے لاریب احمد کی صدا لبیک ہے
 ہادی برحق وہی امی لقب ختمِ رسل
 میم سے محبوبِ حق واللہ آخر ایک ہے

اقامت حکم تاکید کی ہے اظہار عظمت ہے
 حضوری میں کھڑا ہونا یقینی فضل و رحمت ہے
 خدا کے حکم سے انکار ہے جلسہ اقامت میں
 کہ بالکل صاف بیدینی و گستاخی بہ غفلت ہے

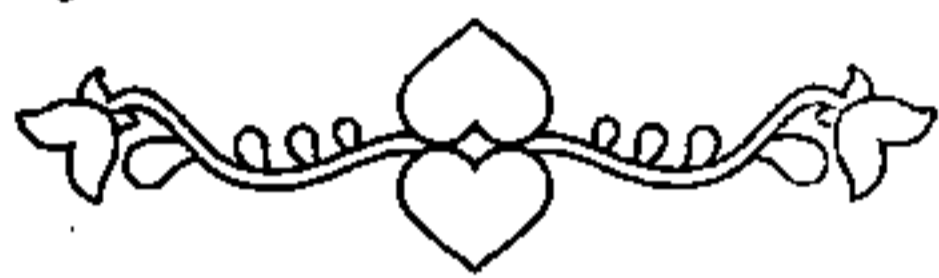


صنعت خدا کے حسن کی آنکھوں کے تل میں ہے
 نعمت ملی جو حق سے اسی آب و گل میں ہے
 احمد کے سب حروف اشاروں سے کہہ گئے
 اللہ تیری حمد محمد کے دل میں ہے



دُنیا میں ذکرِ خیر محض سُودمند ہے
 ورنہ اے غافلو درِ مقصود بند ہے
 میرے تمام کام خدا کے سپرد ہیں
 کرتا ہے اے ریاض وہی جو پسند ہے

گماں ہو نہ جس کو وفاؤں پر اپنے
نہ شکوہ کسی سے بلاؤں پر اپنے
جگا دیگا خفتہ مقدر کو اک دن
پشیمان وہ ہو کر خطاؤں پر اپنے



جانبازی و افلاس میں بے لوث جو غمخوار ہے
ہمدرد وہ دلدار ہے ہمدم وہی اک یار ہے
جو شخص زر کا یار ہے وہ یار ناہنجار ہے
بیگانہ و عیار ہے مکار و بچد خوار ہے



مقرر جو مسعود و محمود ہے
وہی دل میں مقصود موجود ہے
مرادِ مُریداں ہے مرشد وہی
بقا ہے اسی کو وہ معبود ہے

وہ دل جس میں الفت خدا کی نہیں
یقین ہے کہ اس میں وفا بھی نہیں
محبت ہے گر کچھ تو مطلب کی ہے
کہ حرص و حسد سے وہ خالی نہیں



جب ڈاکیہ غمناک ہے اس ڈاک میں خط چاک ہے
جس ڈاک میں خط چاک ہے ناپاک اس کی خاک ہے
جس ڈاک میں ادراک ہے ادراک میں لولاک ہے
پھر خاک اس کی پاک ہے پوشاک سے پیباک ہے



جس چیز میں اک چیز ہے وہ چیز گونا چیز ہے
ناچیز میں وہ چیز ہے جس چیز سے ہر چیز ہے
ہر چیز میں وہ چیز ہے ناچیز جس سے چیز ہے
ناچیز اب وہ چیز ہے ہر چیز میں اک چیز ہے

صبغتہ اللہ کا خوش رنگ نرالا رنگ دے
اپنے ہی رنگ میں اے شاہ دو بالا رنگ دے
تیری رنگت سے نہیں کوئی بھی رنگت اچھی
اپنے ہم رنگ مجھے سب سے نرالا رنگ دے

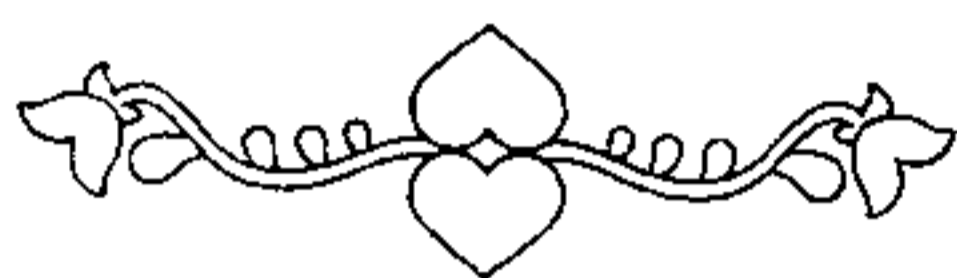


حضور سوتے ہیں یا رب اگر زمین کے تلے
یقین ہے عرش سے اعلیٰ ہے گھر زمین کے تلے
غلام ہو کے میں اس شاہ کا رہوں اوپر
نہیں گوارا مجھے بھی تو کر زمین کے تلے

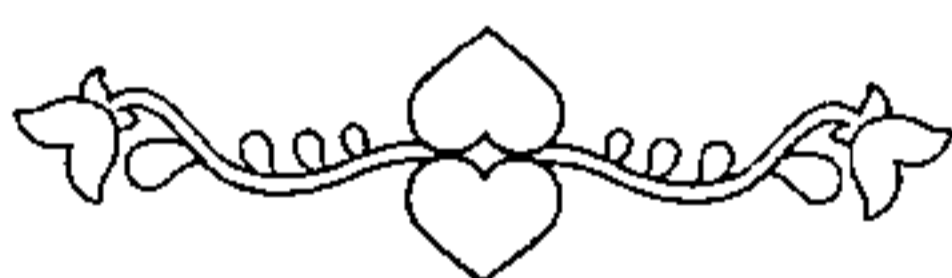


بجاء اللہ کیا تحفہ ملائک بیشتر لائے
گنہگاروں کے بخشش کا یہ مژدہ خوبتر لائے
کسی حیلہ سے ہے منظور سب جنت میں داخل ہوں
محض پڑھتا ہوا کلمہ جو اس در سے گذر جائے

ظاہر جو عبودہ و رسول کریم ہے
 باطن وہ جل شانہ رب رحیم ہے
 ہر شے کی ابتداء ہے اسی پر ہے انتہا
 بے مثل اس کی ذات بشان عظیم ہے

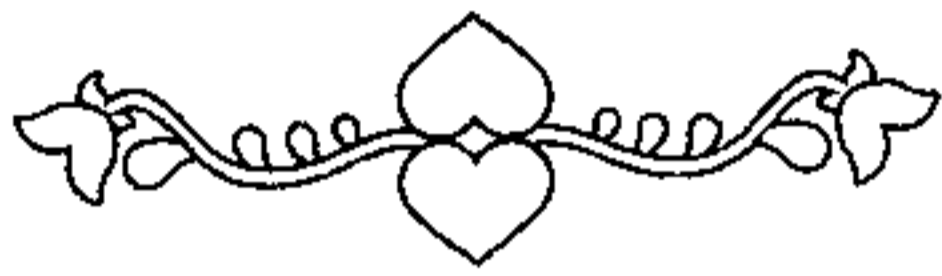


جا کے بھاگن جگ رچو تاسے یور ہنسائے
 کیسی مت سنسار کی ہر گئی کون اوپائے
 تینوں لوک تپشیا کر کے نہ کہہ گنڈ بھکتان
 نام محمد سمرن کر لے نہیں تو مکتی دور لَسائے



یہ جاں پیر مرشد پہ قربان ہے
 کہ نورِ نبیٰ نورِ ایمان ہے
 نبیٰ گر نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
 یہ اللہ کا خاص احسان ہے

جو دنیا میں ہم آکے سوتے رہے
تغافل پر اپنے ہی روتے رہے
نہ کی کوئی نیکی نہ کچھ یاد حق
یوں ہی عمر کو اپنے کھوتے رہے



میاں کب تک آپ ہم کو شاداں کرینگے
جدائی کی گھڑیاں کب آساں کرینگے
ہوں دن رات بے کل اسی فکر و غم میں
کب اس درد کا میرے درماں کرینگے



میرے پیر کی شانِ شانِ خدا ہے
رسولوںؑ میں بے سایہ نورِ خدا ہے
رسالت کے پردہ میں صورت دکھا کر
بشانِ ولایتِ حبیبِ خدا ہے

اللہ کی خوشنودی اگر مد نظر ہے
محبوب سے اُس کے ملو جو رشکِ قمر ہے
عالم میں عیاں ہو کے دلوں میں وہ نہاں ہے
تکیہ کرو اُس پر ہی کہ وہ سب کا سپر ہے

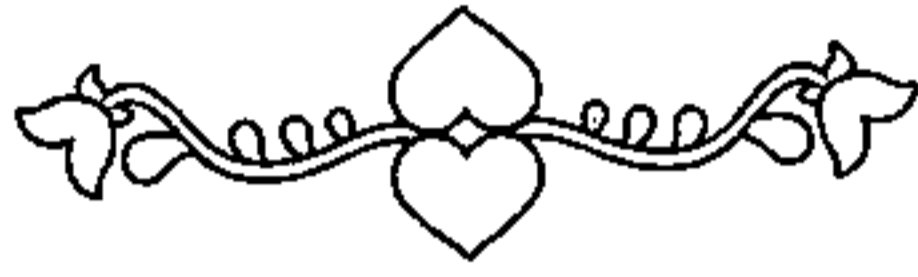


محبوبِ خدا چاہے تو کچھ دور نہیں ہے
بخشنے جسے جو چاہے وہ مجبور نہیں ہے
ذرہ کو کرے رشکِ مہ و ماہِ منور
اللہ کسی بات میں معذور نہیں ہے



مخنِ اقربِ خدائے برتر ہے
پیرِ کاملِ نبیٰ کا مظہر ہے
نجمِ دین ہے ریاضِ پُر معنی
خاتمِ جان و دلِ پیبر ہے

میرا پیر ہر سمت جلوہ نما ہے
کہ کثرت میں وہ ایک سب سے جدا ہے
قرین ہے ریاضِ اس قدر اب وہ تجھ سے
کہ باطن خدا اور ظاہر خدا ہے

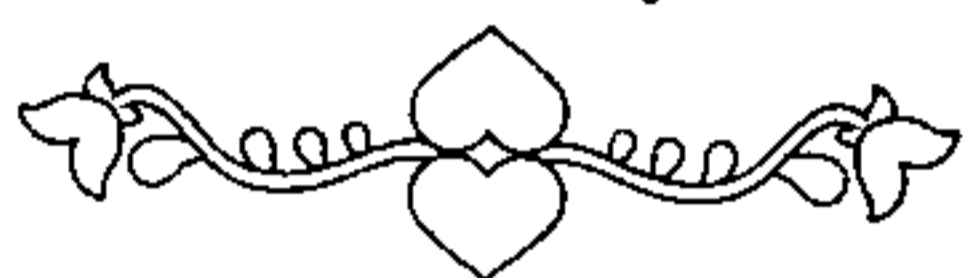


ہمارا پیر محبوبِ خدا ہے
مقررِ منظرِ حق مصطفیٰ ہے
فنا فی اللہ ہو کر اللہ ہے
مجسمِ نور حق شانِ خدا ہے

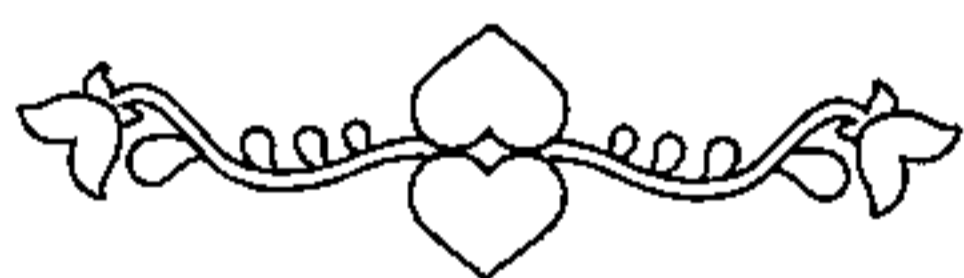


ہمارا پیر کیا شانِ خدا ہے
مجسمِ نور حق رحمت نما ہے
کوئی دیکھے اگر حق کی نظر سے
تو جانے وہ حبیبِ کبریا ہے

اللہ کے محبوب پر ایمان لانا چاہیے
خُلد میں ہم سب کو یار و گھر بنانا چاہیے
مال و دولت نذر کرنا غافلوں کا کام ہے
جان و دل قدموں پر آقا کے لٹانا چاہیے



ہر رگِ جاں سے یہ عاصی اے خدا سجدہ میں ہے
بادلِ پُر درد و خستہ بر ملا سجدہ میں ہے
سر کو قدموں پر سے میرا گرا اٹھا دیتے ہیں آپ
جان مری سجدہ میں ہے اور دل مرا سجدہ میں ہے



ہمارا پیر محبوب خدا ہے
مجسم نور حق رحمت نما ہے
عیاں ہے صاف شان کبریائی
کلام اللہ میں اُس کی ثنا ہے

کہتے ہیں غذا جس کو وہ کھانا یہ نہیں ہے
ظاہر ہے غلاظت سے جو کھانا یہ نہیں ہے
دنیا کی غذا عقل کو کر دیتی ہے ناقص
داناؤں کا اس واسطے کھانا یہ نہیں ہے

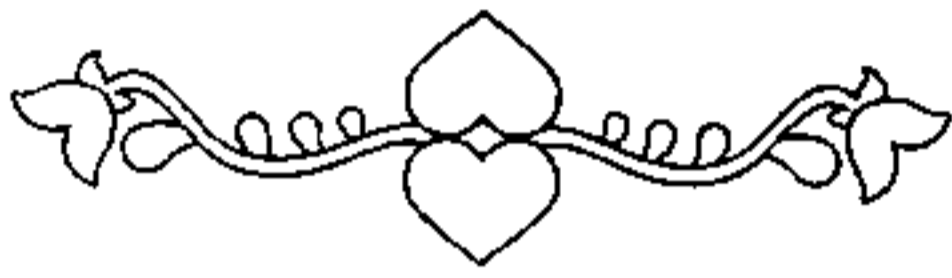


حبیب کبریا رازِ دلی ہے
ان آنکھوں سے چھپی دل کی کلی ہے
مقرر پیر کا باطن خدا ہے
کہ وہ مرسل نبیٰ حق کا ولیٰ ہے



بھم اللہ بسم اللہ کیا شانِ پیمبر ہے
کہ اُس کا اسمِ اعظم مظہر اللہ برتر ہے
وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن
اُسی کی سارے عالم میں ندا اللہ اکبر ہے

پردے میں خدا احمدؑ مرسل کے چھپا ہے
واللہ شریعت میں وہی ایک خدا ہے
حامل ہیں نئی اور ولیؑ سارے جہاں میں
اُس نور حقیقت میں خدا جلوہ نما ہے



تمنا نہ دنیا میں دولت کی ہے
نہ عقبے میں حورانِ جنت کی ہے
فقط آرزو ہے حضورؐ آپ کی
کہ وہ اک نظر خاص رحمت کی ہے



نبیؑ کو خدا کے سوا کون جانے
خدا کو بجز مصطفیٰؐ کون جانے
نفی اور اثبات سیرِ خدا ہے
حضورؐ آپ کو برملا کون جانے

خدا کو اگر باخدا دیکھ لوگے
نبیوں کو بامصطفیٰ دیکھ لوگے
نہیں اُس کے مانند واللہ کوئی
نشاں میں اسی کو چھپا دیکھ لوگے



ہمارا پیر عاشقِ مصطفیٰ ہے
بظاہر ہے ولی بندۂ خدا ہے
فنا فی اللہ میں وہ ذاتِ انور
بقا باللہ شانِ کبریا ہے



غیر حق تجھ میں نہیں ہے جو دوا کوئی کرے
تو وہ رحمت ہے مجسم بس دعا کوئی کرے
جرمِ عصیاں اُمتوں کا باعثِ تکلیف ہے
بار اُٹھاتے آپ ہیں چاہے خطا کوئی کرے

واہ کیا شان مصطفائیؐ ہے
زیبا تجھ کو تری خدائی ہے
کیا حقیقت جو غیر پہچانے
آپؐ کا حسن کبریائی ہے

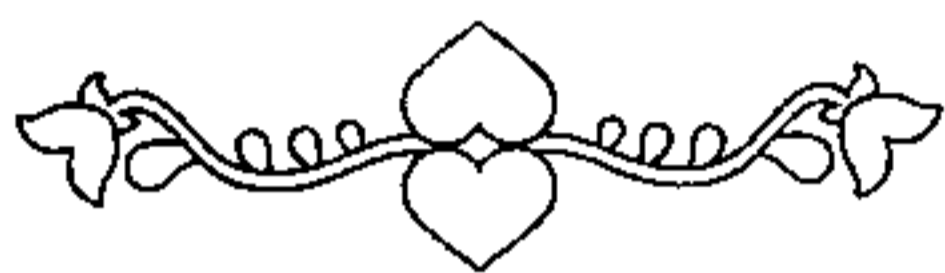


مرا پیر پیروں میں وہ پیر ہے
سدا عرش پر جس کی توقیر ہے
کلام خدا میں حبیبؐ خدا
رسالت اسی حق کی جاگیر ہے



نبیؐ کو بس خدا جانے کہ اُس کی شان کیسی ہے
خلافت میں امامت میں علیؑ کی شان کیسی ہے
رسالت کو نبوت کو ولایت کو کرامت کو
جو ہیں نااہل کیا جانیں ولی کی شان کیسی ہے

اولیاء سارے پیغمبر قدرتیں رکھتے ہوئے
دم بخود ہیں قول دے کر جراتیں رکھتے ہوئے
امتیازِ حق و باطل اختیار نیک و بد
دے دیا انسان کو لیکن حکمتیں رکھتے ہوئے

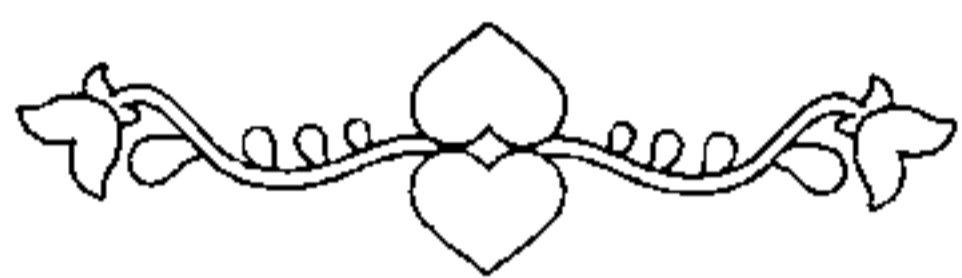


میرا پیر اللہ اکبر نبیؐ ہے
وہ صدیقؐ و فاروقؐ و عثمانؐ علیؐ ہے
عمیاں ہے جہاں میں وہ لاکھوں طرح سے
کہیں پر پیغمبرؐ کہیں پر ولیؐ ہے

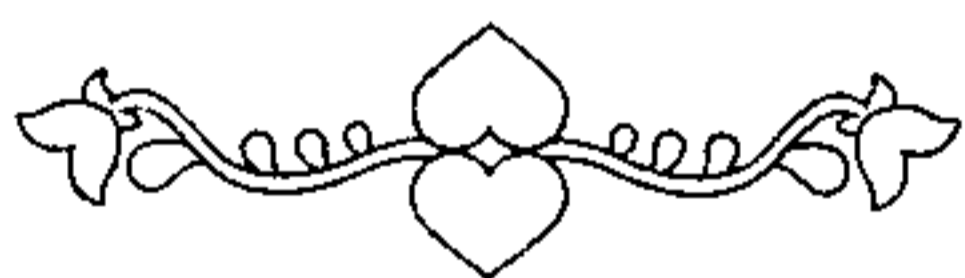


باحق میں ایذاؤں کو اپنے سہ لے
ہو کینہ ہی دل میں نہ تیور ہو میلے
خبر اس کی دیتا ہے خود حق تعالیٰ
کہ جنت میں جائے گا وہ مرد پہلے

جانو کہ خدا سب کو عیاں دیکھ رہا ہے
بھیدوں کو جو دل میں ہے نہاں دیکھ رہا ہے
عالم میں کسی چیز کو حق سے نہیں پردہ
ہر گل کو بہ ہر رنگ و نشان دیکھ رہا ہے

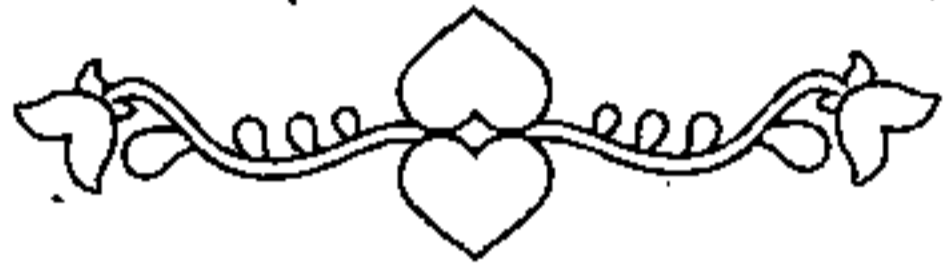


پیر سے جو دور ہے وہ مصطفیٰؐ سے دور ہے
اللہ سے جو دور ہے وہ دل سدا رنجور ہے
پیر جس کو مل گیا اللہ اُس کو مل گیا
مصطفیٰؐ جب مل گیا وہ دل سدا مسرور ہے



پیر کا ہی دیکھنا اللہ کا دیدار ہے
مصطفیٰؐ کو جس نے دیکھا وہ بڑا ہوشیار ہے
مت کرو سجدہ کسی کو حق تعالیٰ کے سوا
آدمی کی شکل میں ابلیس ناہنجار ہے

ناممکنات کو میرے ممکن بنائیے
حق سے اُمیدوار کو نعمت دلائیے
رحمت کو تک رہا ہوں غلامی کے واسطے
بگڑی کو اپنے فضل و کرم سے بنائیے

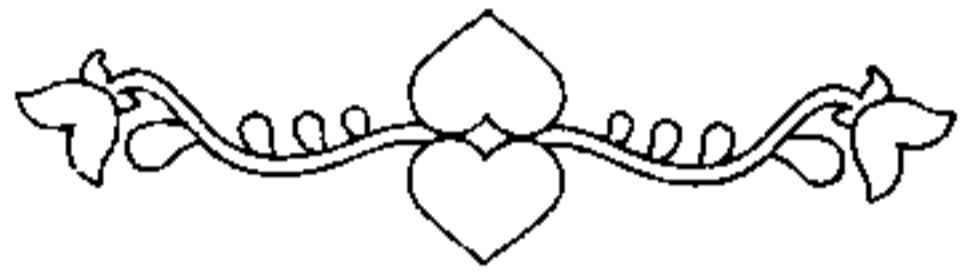


خداوند اتیری قدرت میں سب کچھ ہے اگر چاہے
میسر ہو تیری رحمت تمنا دل کی بر آئے
فرائض ہوں ادا سارے ادا ہوں سنتیں ساری
رضا جوئی و خوشنودی تری دل میں سما جائے



بم شہد سے ظہور رسالت پناہ ہے
سردار دو جہاں کا حبیبِ الہ ہے
جوئی سروپ ہے وہی شکتی سروپ ہے
مکہ مدینہ اُس کا ہی اوتارگاہ ہے

ذاتِ احمدؑ میں نہاں شانِ جلالی کر کے
چھپ کے ظاہر ہوا اوصافِ جمالی کر کے
ماہِ نو بن کے رہا سارے نبیوںؑ میں چھپا
حق کو ثابت کیا پھر بدرِ کمالی کر کے



رسولوںؑ کا اللہ اکبر وہی ہے
کہ صدیق اکبرؑ کا مرشد نبیؑ ہے
تفضلِ رحم میں فاروقؑ و عثمانؑ
صفائی میں واللہ مولے علیؑ ہے



ہے اس لئے نماز کی تاکید قرآن سے
نور محمدیؑ کا ہو اقرار زباں سے
ہر عضو نمازی کا ہے شاہد بہ رسالت
مؤمن کو کیا اس لئے ممتاز جہاں سے

نہ کوئی کام دنیا کا نہ تیری یاد ہوتی ہے
 مرے مولے مری مٹی بہت برباد ہوتی ہے
 خدا شاہد ہے اے مولے نہیں ترے سوا کوئی
 یقین ہے بے کسوں کی بس یہیں فریاد ہوتی ہے



جمالِ ذاتِ جلالی کا تو وہ اجمل ہے
 کماز بھی ہے تَحَیُّرٌ میں تو وہ اکمل ہے
 جہاں میں سارے نبیوں میں احمد مرسل
 خدا کی شان ہے مولے تو سب سے افضل ہے

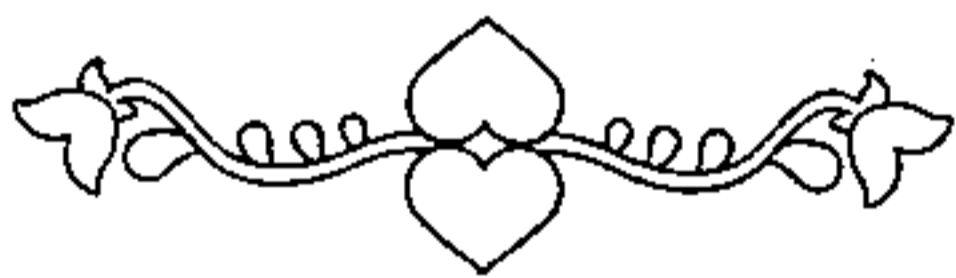


نور محمدیٰ کا جلال و جمال ہے
 شمس و قمر میں اُس کا یہ ادنیٰ کمال ہے
 مرسل ہوئے نبیٰ ہوئے حق کے ولیٰ ہوئے
 لاریب آسماں میں ستاروں کا حال ہے

خدا کے خود نما بندوں میں شیطان چھپ کے آتا ہے
فریب و مکر کی چالوں سے فتنہ ساتھ لاتا ہے
حسد کو بغض و کینہ کو دلوں میں رونما کر کے
بخود غرضی و مکاری حقیقت کو چھپاتا ہے



فی زمانہ اہل دنیا حق سے غافل ہو گئے
دین و ایمان چھوڑ کر غیروں میں شامل ہو گئے
خود پسندی خود سری حرص و ہوس کی چاہ میں
خود بلا میں پھنس گئے فتنوں میں داخل ہو گئے



حق پرستی بہ صدق رحمت ہے
نور ایمان کی اس میں لذت ہے
خود سری با خودی ہے خود رائی
خود پسندی بہ کفر و زحمت ہے

دلوں میں شیاطین کے ایماں نہیں ہے
خلافت کا منکر مسلمان نہیں ہے
جہنم میں ہیں سارے کفار و مشرک
منافق ہے ابلیس انساں نہیں ہے

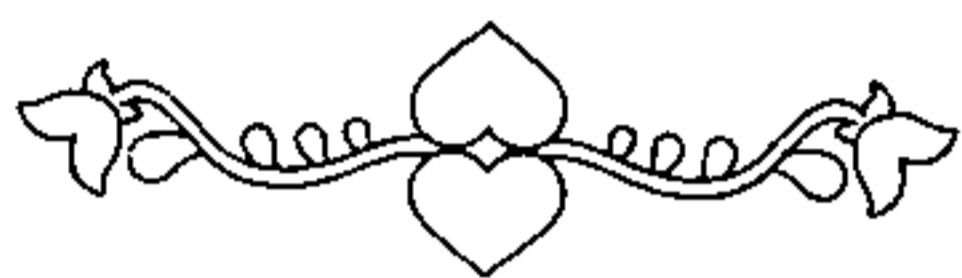


عطا اور بخشش کے مئے نوش رہیے
کرم گستری سے نہ بے ہوش رہیے
مریضِ محبت شفا چاہتا ہے
نہیں چارہٴ دل تو خاموش رہیے

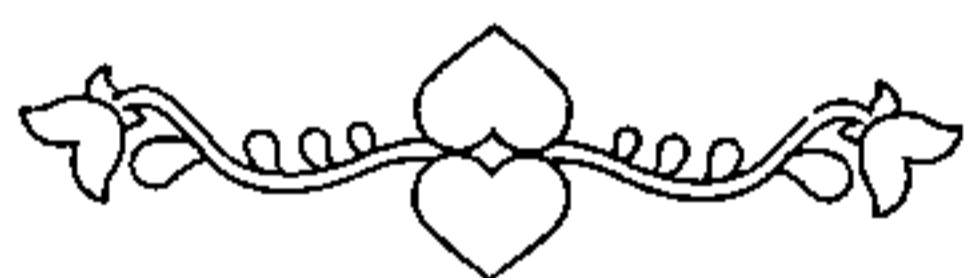


شریفوں کا دشمن بہت پُر جفا ہے
کمینوں میں بد خو بڑا بے حیا ہے
ہے ابلیس مکار و ظالم فساد
بڑا بے ادب ہے بہت بے وفا ہے

اہل دنیا میں جو برائی ہے
اکبر و لالچ بخود نمائی ہے
دین و ایماں نہیں ہے غیروں میں
زہد و تقویٰ محض ریائی ہے

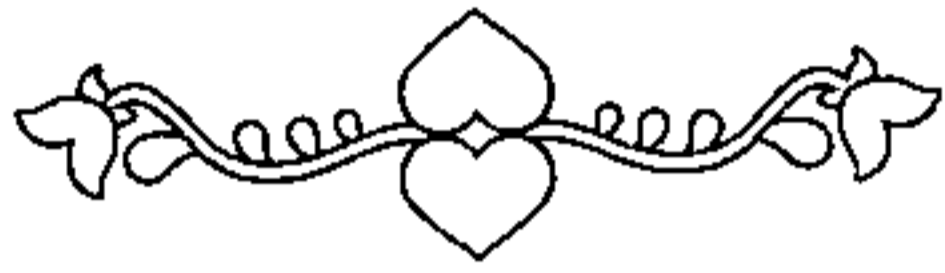


نیش عقرب بہ ترش روئی ہے
نکتہ چینی بہ عیب جوئی ہے
خلق و احساں شعورِ حق بنی ہے
دل کی پاکی بہ نیک خوئی ہے



جو نااہل ہے خود وہ محروم ہے
کہ شرم و حیا اُس سے معدوم ہے
اطاعت ہے دل میں شرافت کی خو
جو ہے پاک و طاہر وہ معصوم ہے

بے ادب گستاخ و جاہل حاسد و مغرور ہے
سرکشی میں نفس موذی حق سے بے حد دور ہے
عہد شکنی بے وفائی حرص و لالچ کے سبب
بغض و کینہ بے حیائی میں وہ چکنا چور ہے

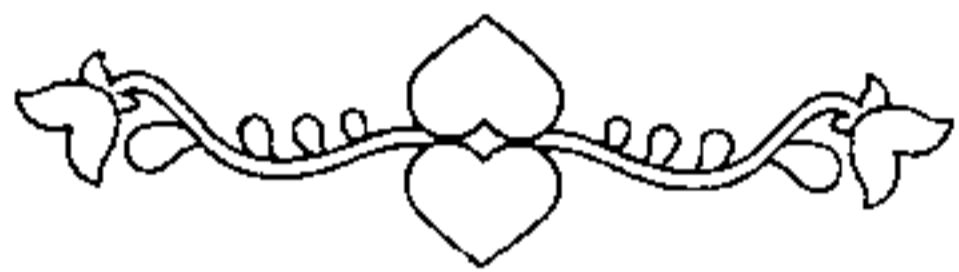


نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مرجاؤں یہ مرضی میرے صیاد کی ہے
کہہ دو ابلیس سے لعنت ہے خدا کی اُس پر
نارِ دوزخ کی سزا کافر و جلاو کی ہے

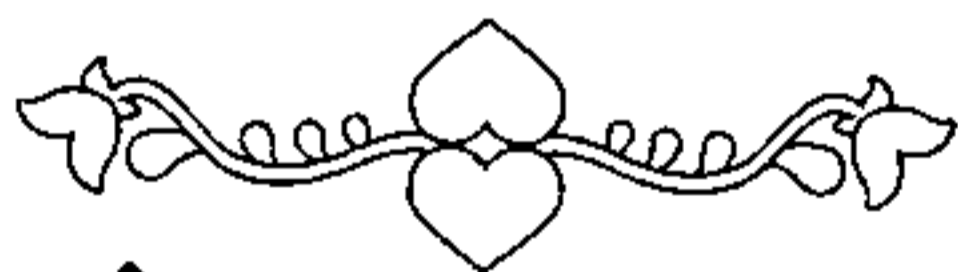


شہدِ مفت کی آپ لائے کہاں سے
جو خالص نہیں دل کو بھائے کہاں سے
جو بیلا چنبیلی کو پانی نہ دو گے
بتاؤ تمہیں پھول آئے کہاں سے

مریضِ محبت شفا چاہتا ہے
وہ دردِ جگر کی دوا چاہتا ہے
دُکھاؤ نہ دل خالی نسخہ سنا کر
وہ خالص شہد بامزا چاہتا ہے



دل دُکھانا بے حیائی ہے کمینوں کے لئے
عہد شکنی خود نمائی ہے رذیلوں کے لئے
طالبِ ایمان و دیں ہے بے ریا با آبرو
امتیازِ حق و باطل ہے شریفوں کے لئے



جو دل پاک ہے اُس میں کینہ نہیں ہے
نہیں جس میں قرآن وہ سینہ نہیں ہے
صداقت ہے جس دل میں نورِ امانت
وہ دنیا میں ہرگز کینہ نہیں ہے

جاہلوں میں جو بے شعوری ہے
اہل غفلت کو حق سے دوری ہے
اللہ والوں کو عام لوگوں سے
فرق کرنا بہت ضروری ہے



اہل دنیا میں زر پرستی ہے
خود پرستی بشر پرستی ہے
ظالموں جاہلوں کی بے دینی
نفس و شیطاں کی سر پرستی ہے



یادِ خدا کرو یہی مرغوں کی بانگ ہے
مردہ دلوں کے حرص میں بھینسوں کی ٹانگ ہے
لاچ میں وسوسوں کی جو پھیلی ہے گندگی
دنیا کے ہائے ہائے میں پیسوں کی مانگ ہے

دنیا میں ہائے ہائے کی ہر سو پکار ہے
 قہر خدا کے ڈنڈوں کی سمجھو یہ مار ہے
 خود غرضیوں میں ظلم و جفا بے حیائیاں
 بدکاریوں میں نفس ریا کا شکار ہے

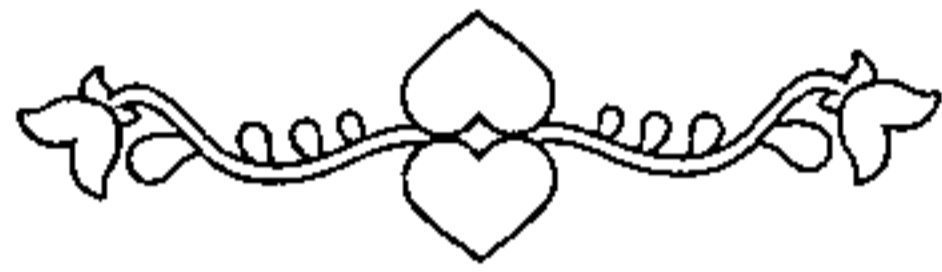


اہل دنیا گنوار ہی نکلے
 بے حیا سب جمار ہی نکلے
 عہد شکنی ہے بے وفاؤں میں
 اہل ناحق چمار ہی نکلے



پست ہمت رذیل ہوتا ہے
 دل کا گندہ بخیل ہوتا ہے
 بد تمیزی و بے وفائی میں
 بے حیا خود ذلیل ہوتا ہے

نشانی شرافت کی حسنِ وفا ہے
ادب اور تعظیمِ شرم و حیا ہے
اطاعت بہِ اخلاص نورِ ہدایت
نبیؐ کی محبت خدا کی رضا ہے



اگر نفس میں سرکشی پڑ جفا ہے
خودی کا پجاری بہِ حرص و ہوا ہے
بری نیتوں میں ہے حیلہ بہانہ
جو خود غرض ہے وہ بڑا بے وفا ہے



حرص و لالچ سے بچو زر کی ہوس بیکار ہے
بخل و حسد ہے نجس کنجوس بے حد خوار ہے
فحش گوئی حیلہ جوئی بے حیائی چھوڑ دو
کم ظرف و جاہل مت بنو اپنی خودی مردار ہے

غرض اور مطلب کا جو یار ہے
مجسم وہ ابلیس مکار ہے
بڑا بے ادب بے حیا لالچی
وہ ہرگز نہیں یار عیار ہے



شریفوں کے دل میں عداوت نہیں ہے
کمینوں میں ہرگز شرافت نہیں ہے
رذیلوں کے خُوبُو میں ہے حرص و لالچ
جہالت میں نورِ ہدایت نہیں ہے



جو دنیا میں جَورُ جفا کر رہا ہے
وہ اپنے لئے خود برا کر رہا ہے
ہدایت نبیوں کی جس نے نہ مانی
خدا سے وہ ظالم دغا کر رہا ہے

اگر دل میں صبر و قناعت نہیں ہے
تغافل میں نورِ ہدایت نہیں ہے
بہ حرص و ہوس جو پریشانیاں ہیں
کسی حال میں دل کو راحت نہیں ہے

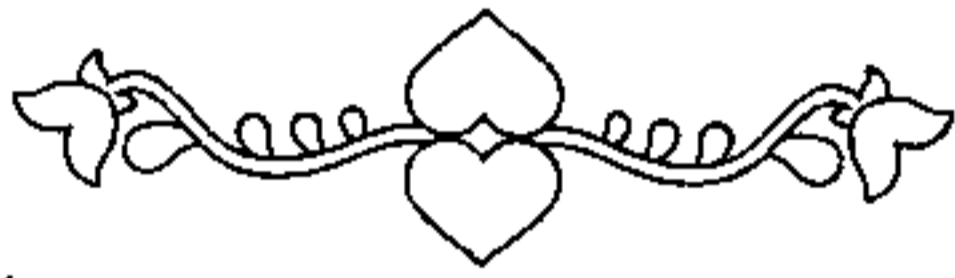


حیا شرم و غیرت شریفوں میں ہے
مگر بے حیائی کینوں میں ہے
مہذب رہو با ادب بے ریا
کہ مغرور و بدخو رذیلوں میں ہے



نیتوں میں اگر نجاست ہے
نفس ہمزاد کی خباثت ہے
جس نے اپنی بدی کو پہچانا
اُس کے ہر فعل میں صداقت ہے

ایک ہستی نورِ ایماں باخدائے پاک ہے
اہل دنیا کی خودی دور از خدا ناپاک ہے
کربلا کے سامنے کیا سوجھ اتنی بھی نہیں
فرق جو کرتا نہیں جاہل بڑا بیباک ہے



نجاستِ دل کے اندر حرص و لالچ بے حیائی ہے
بجق پوشی و بد عہدی بری خو بے وفائی ہے
محبتِ حسنِ طاعت ہے خدا کا حکم قرآنی
کہ دل جوئی بجق گوئی شعورِ پارسائی ہے



لڑکپن اور نادانی تمھاری دل دکھاتی ہے
پریشاں دیکھ کر تم کو یہ دنیا مسکراتی ہے
نہیں معلوم جب تم کو سکونِ قلب کا نسخہ
فقط اللہ والوں کی دعا بگڑی بناتی ہے

مراتب کی تفریق حسنِ ادب ہے
کہ ترتیبِ اسلام تنظیمِ رب ہے
نکوکار بدکار یکساں نہیں ہیں
شریفوں کی عزت بہ امیٰ لقب ہے



نفس و شیطاں کی شرارت اپنی خود رانی میں ہے
خود پسندی خود سری ابلیس کے بھائی میں ہے
غور کر لو حق و باطل نیک و بد اعمال میں
کیوں کی دل کا مدعا حق کی شناسائی میں ہے

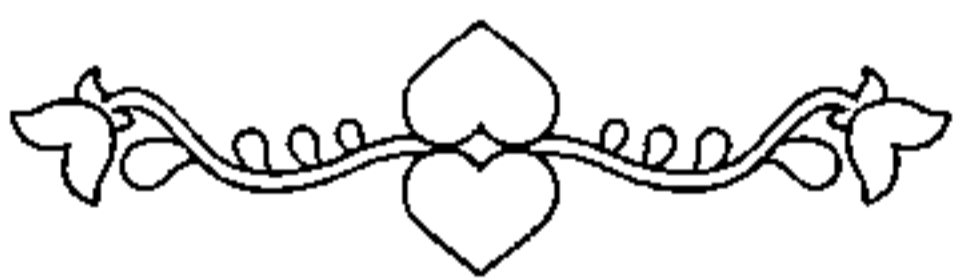


سچ بولنا سچوں سے ادبِ فضلِ خدا ہے
جھوٹوں سے مگر جھوٹ کی تکرار روا ہے
سچائی میں فتنہ ہے اگر جھوٹ ہے بہتر
ورنہ صحیح ایماں دلِ مضطر کی دوا ہے

شریفوں میں عجز و حیا باادب ہے
محبت بہ حسنِ وفا بے سبب ہے
صداقت اطاعت بہ اخلاص باطن
بزرگوں کی خدمت بہ احسانِ رب ہے

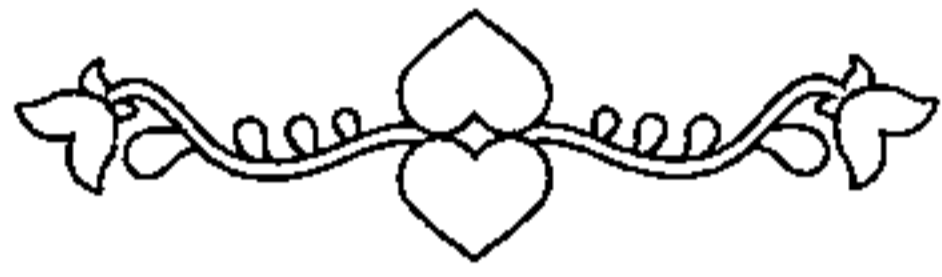


ہے یہ دنیا عورتوں کی مستحق کے واسطے
عورتیں مردوں کی ہیں کل مرد حق کے واسطے
زر کی لالچ میں پڑا جاہل خدا کو چھوڑ کر
اس لئے دوزخ بنی اُس مستحق کیواسطے



اگر بدذات و بد اطوار شوہر ہے
خلع بہتر ہے ایسے مرد سے جو بد سے بدتر ہے
شریفوں کو شریفوں میں کمینوں کو کمینوں میں
کرو جب عقد دیکھو حکم جو قراں کے اندر ہے

وہی لوگ ہیں خوب باتیں بناتے
جو حرص و ہوس میں ہیں دنیا کھاتے
بڑے بے وفا خود غرض لالچی ہیں
عبث عمر کو ہیں خودی میں گنواتے

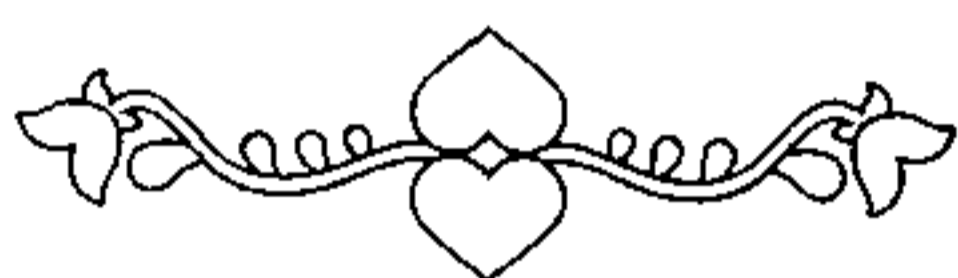


جو دنیا میں مکار و عیار ہے
وہ جھوٹا فریبی بُرا یار ہے
خباثت ہے جس کے دلوں میں بھری
مجسم وہ بد بخت و مُردار ہے

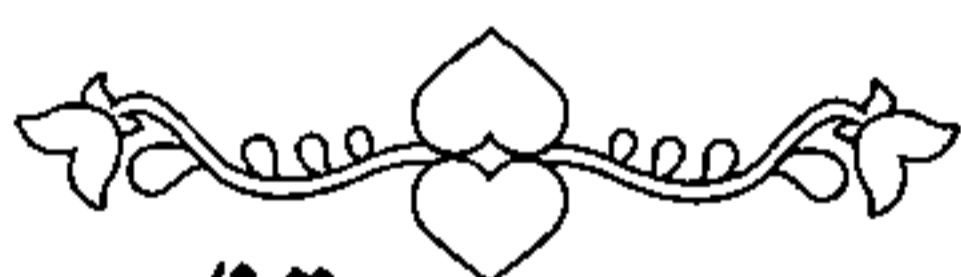


وفاداری حیاداری شریفوں کی شرافت ہے
دل آزاری و بدگوئی کمینوں کی رذالت ہے
تواضع حلم و دل جوئی و خلق و عجز و غم خواری
رضامندی و خوشنودی خدا کی حسنِ طاعت ہے

حیا سوزی دل آزاری شرافت سوز حرکت ہے
دغا بازی و مکاری شرافت سوز حرکت ہے
بری خو عہد شکنی بے وفائی ہے کمینوں میں
کہ عیاری و غداری شرافت سوز حرکت ہے

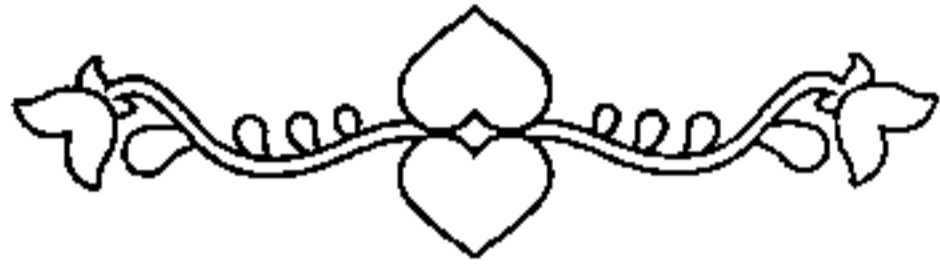


بخیلوں سے اللہ بیزار ہے
کمینوں میں کنجوس مُردار ہے
نہایت بری ہے فضولی کی خو
کہ جاہل خبیثوں میں بدکار ہے



ادب حسن اخلاق تنظیم ہے
کہ ترتیب و تہذیب تعظیم ہے
حضورؐی بہ طاعت میسر ہوئی
نمازوں میں پاکی کی تعلیم ہے

مدارج کی تفریق قصہ نہیں ہے
منافق کا جنت میں حصہ نہیں ہے
سمجھ لو کتابوں میں قراں کا رُتبہ
لَكُمْ يٰۤاَيُّهَا كُوْنِي قَصَّةٌ نَّهِيْنَ هِيَ



جو غیروں میں جا کر ہیں پیسہ اڑاتے
کمائی کو ماں باپ سے ہیں چھپاتے
ستم کر رہی ہیں چٹوری زبانیں
کہ ظالم گھروں میں ہیں باتیں بناتے

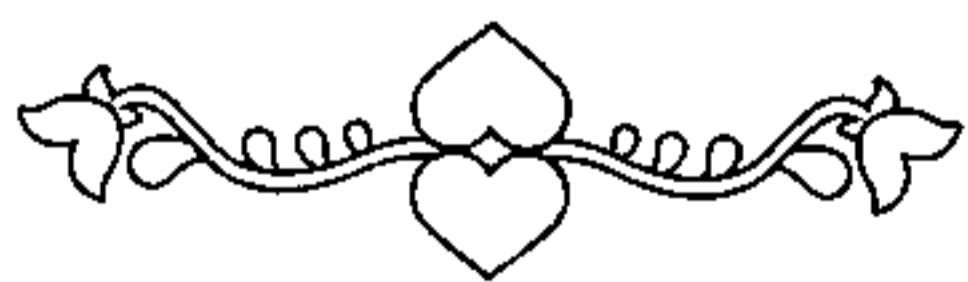


نظر جس کی دنیا میں حق پر نہیں ہے
کمینوں سے ہرگز وہ بہتر نہیں ہے
نہیں جس کو کچھ ہوش اچھے برے کی
وہ ناداں شریفوں میں خوشتر نہیں ہے

طبیعت جو مظلوم کی کھردری ہے
 زباں پر ہے قینچی گلے پر چھری ہے
 خدا کا غضب کیوں نہ ہو ظالموں پر
 نیت میں خرابی ہے عادت بری ہے



عجز و حیا خلوص و وفا کی کلید ہے
 صحبت مگر کمینوں کی بے حد پلید ہے
 بدبو ضرور پھیلے گی گھر بھر میں غافلو
 جب مخملی غلاف میں گھوڑے کی لید ہے



جو ہے تنگ دل اُس میں الفت نہیں ہے
 بخیلوں میں ہرگز محبت نہیں ہے
 زبانی جمع خرچ ہے خود فریبی
 اگر بخل و خست سے نفرت نہیں ہے

نمائش کی باتوں میں الفت نہیں ہے
محض خوش بیانی محبت نہیں ہے
بڑا بے حیا ہے وہ جھوٹا فریبی
اگر عہد شکنی سے نفرت نہیں ہے

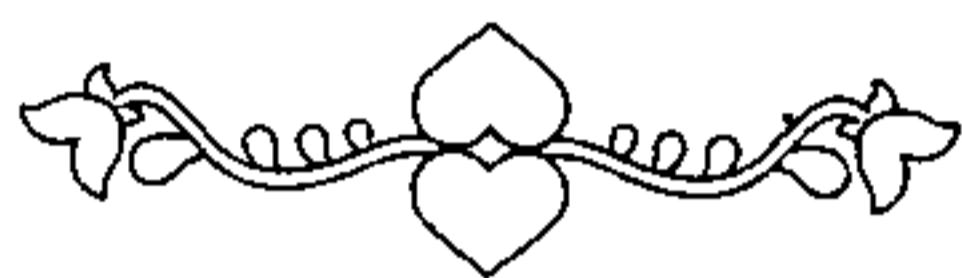


زبانی محبت فریب و دغا ہے
نہ شرم و حیا ہے نہ اُس میں وفا ہے
جو کم ظرف و خود غرض ہے لالچی
بڑا بے ادب پُر جفا بے وفا ہے



محبت کا اظہار اچھا نہیں ہے
شریفوں میں بدکار اچھا نہیں ہے
محبت کو پردوں میں دل کے چھپا دو
کہ محرم بد اطوار اچھا نہیں ہے

نیکوں میں جو دیر ہوتی ہے
اپنی کوشش بہ غیر ہوتی ہے
ہے ریا کار لالچی دنیا
مگر ہی سے وہ زیر ہوتی ہے

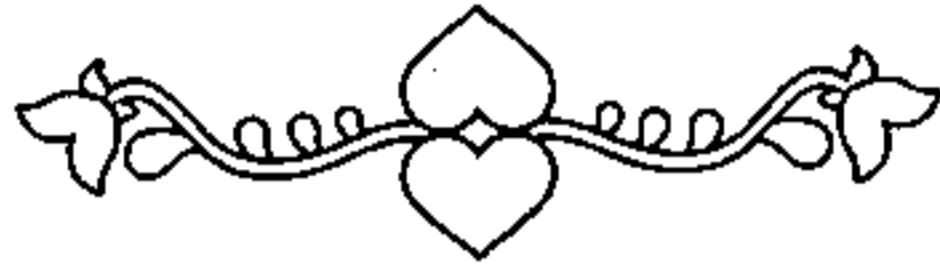


دل کی تنگی بخود پرستی ہے
نفس امارہ شر کی بستی ہے
حرص و لالچ غرور و بدعہدی
بخل و نخست بہ زر پرستی ہے



بے حیائی جو حق سے کرتا ہے
دین و ایماں سے وہ مکرنا ہے
ننگ و ناموس کو شریفوں کے
اٹی چھوری سے ذبح کرتا ہے

نفس و ناداں حریص و جاہل ہے
زر پرستی میں حق سے غافل ہے
بغض و کینہ غرور و خود غرضی
خوئے بد کا مریض کاہل ہے



جس کو اللہ سے محبت ہے
دل میں پاکی خدا کی رحمت ہے
حسنِ طاعت شعورِ انسانی
خدمتِ خلق کی بدولت ہے



بے حیائی عہد شکنی فی زمانہ عام ہے
مکر و حیلہ بے وفائی جاہلوں کا کام ہے
خود نمائی خود پسندی خود سری خود غرضیاں
نفس ناداں اپنے بے دینی میں خود بدنام ہے

جو دنیا میں پریشانی و بد حالی کی زحمت ہے
وہ ناقدری و ناشکری ز بس کفرانِ نعمت ہے
دغا بازی و غداری فریب و مکر و عیاری
خدا سے عہد شکنی کر کے خود جاہل بہ لعنت ہے



قحط سالی کی وجہ سے خلق حیرانی میں ہے
دل کی تنگی مکر و حیلہ حرص و نادانی میں ہے
خود پسندی خود سری خود غرضیوں میں آج کل
فی زمانہ ہر طرف دنیا پریشانی میں ہے



اہل ناحق پُر جفا اندھے و بہرے ہو گئے
اپنی بد بختی سے خود نامرد و مہرے ہو گئے
بے حیائی بے وفائی حرص و لالچ کے سبب
عہد شکنی سے جگر کے زخم گہرے ہو گئے

ہدایت بزرگوں کی جو ماننا ہے
بری صحبتوں کو برا جانتا ہے
سمجھتا ہے جو شخص فرق مراتب
شرافت کو اپنے وہ پہچانتا ہے

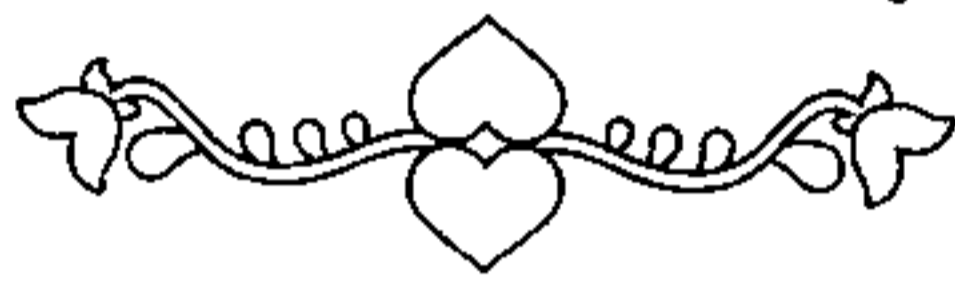


زندگی میں کل فرائض پہلی منزل کے لئے
نان و نفقہ ہے ضروری ظرف کامل کے لئے
ذمہ داری دین و ایماں پر ہے مزدوری کرو
نفس کی پاکی ہے طاعت مرد عاقل کے لئے



جو بندہ خدا کا نبیٰ سے جدا ہے
بلاؤں میں دن رات وہ مبتلا ہے
نہ ہرگز بنو تنگ دل بے مروّت
بخیلوں میں یہ جوئے بد پڑ جفا ہے

ریزق رازق سے فضل و رحمت ہے
قدر دانی بہ شکر و برکت ہے
نعمتیں پاکے جو پھرا حق سے
تنگ دستی بہ رنج و زحمت ہے



بے ادب گستاخ و جاہل بے حیا بدکار ہے
مکر و عیاری میں وہ بد بخت ناہنجار ہے
حرصِ دنیا بخل و نخستِ خود فریبی کے سبب
تنگ دل بد عہد انساں بے وفا مردار ہے



خود پرستی بہ نفس و شیطان ہے
عجز و طاعت شعور انساں ہے
خلق و احساں حیا و دل جوئی
حق پسندی سراغ ایماں ہے

دنیا کے مال و زر میں جو شخص مبتلا ہے
سر پر اسی کے ہر دم منڈلاتی اک بلا ہے
دولت سخی کی لیکن رحمت کی ہے نشانی
راہِ خدا میں جس کا ایثار برملا ہے

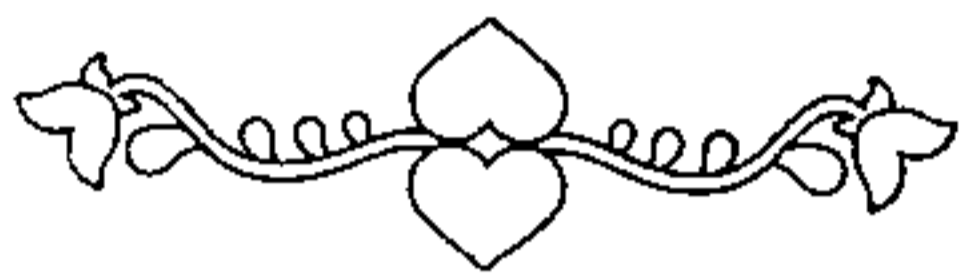


ادبِ خُلق و احساں شریفوں میں ہے
حبیبِ خدا نازنینوں میں ہے
جو بد عہد و بے دیں ہے جھوٹا فریبی
کہ بد خو کمینہ رذیلوں میں ہے

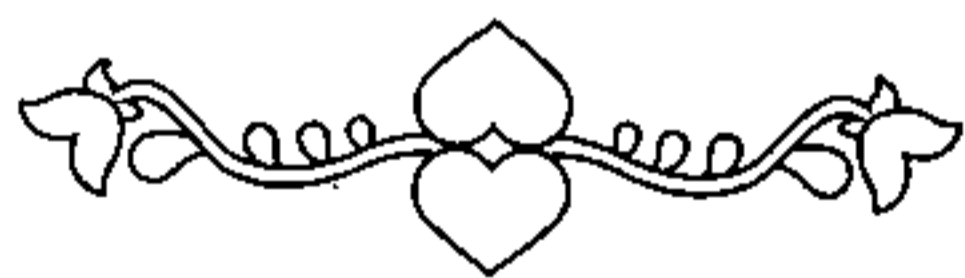


آدمی کے ساتھ جو ہمزاد ہے
دشمنِ ایماں ہے وہ جلّاد ہے
نفس پر قابو وہ پا جاتا ہے جب
غافلوں میں زندگی برباد ہے

آج کل دنیا میں پیسوں کی خدائی دیکھتے
اپنے بیگانوں میں ہر جانب رسائی دیکھتے
پاس پیسہ ہو نہ جب تک کوئی عزت ہی نہیں
بھائی سے بھائی کو نفرت ہے لڑائی دیکھتے

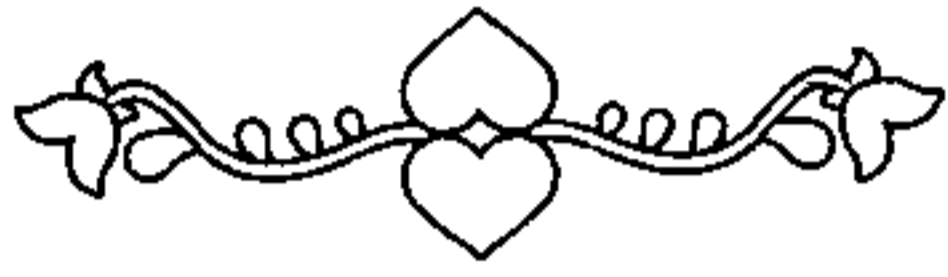


جو حاسد جہاں میں ہیں جلتے رہیں گے
کہ ابلیس جل جل کے مرتے رہیں گے
اگر بغض کینہ کی ہے آگ دل میں
تو بھن بھن کے وہ آپ مرتے رہیں گے



مفت کی ہم روٹیاں کھا کھا کے موٹے ہو گئے
بے حیائی بڑھ گئی نظروں میں چھوٹے ہو گئے
نفس کی خود غرضیوں نے دل کو مردہ کر دیا
قدر و قیمت گھٹ گئی داموں میں کھوٹے ہو گئے

دستِ سوال باعثِ رنج و ملال ہے
افلاس و تیرہ بختی کا اُس میں وبال ہے
لیکن جو بے سوال ہے وہ مرد باکمال
محرم ہے ذاتِ رب کا بڑا خوش خصال ہے

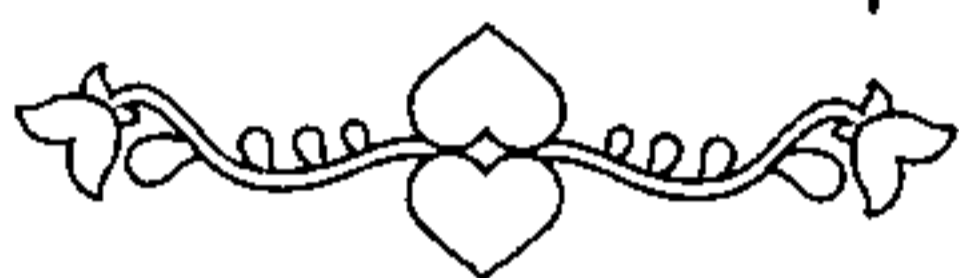


دستِ سوال پر ہے بلا و ملال سے
سائل ذلیل رہتا ہے اُس کے وبال سے
حاجت ہو گر سوال کی اللہ کے سوا
مرنا ہزار بار ہے بہتر سوال سے

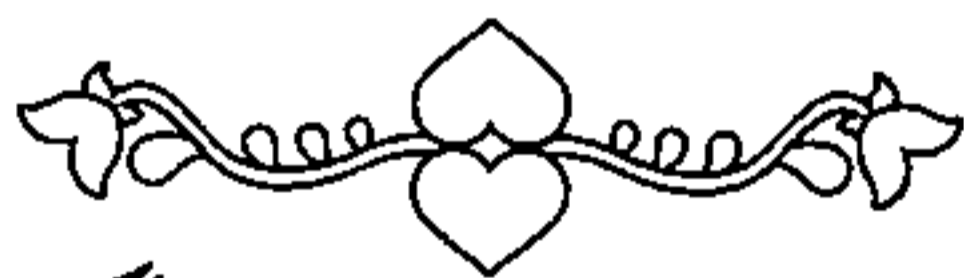


کسی چیز میں کچھ برائی نہیں ہے
بدوں میں و لیکن صفائی نہیں ہے
برائی ہے جو کچھ وہ اپنی خودی ہے
شیاطین کو حق تک رسائی نہیں ہے

خوش دلی کے کام میں سب طرح کا آرام ہے
کینہ و ر حاسد کمینہ ہر جگہ بدنام ہے
دل میں جس کے ہے بدی ہمدرد ہو سکتا نہیں
بے دلی کا کام نازیبا ہے بد انجام ہے



محبت میں بالکل شرارت نہیں ہے
وفاؤں میں ہرگز عداوت نہیں ہے
شریفوں میں ہے نیک نیت ضروری
بری عادتوں میں شرافت نہیں ہے



یہ دنیا جسے لوگ سمجھتے ہیں گھر ہے
تو کیوں ایک دن یاں سے جانے کا ڈر ہے
عبث ہے یہاں حرص و لالچ میں پڑنا
کہ یہ اک مقامِ فنا پر خطر ہے

یگانوں میں بیگانگی اس قدر ہے
محض بات کرنے سے جن کو حذر ہے
بلا وجہ بغض و حسد دل میں کینہ
خدا جانے کیوں یہ بلا سب کے سر ہے

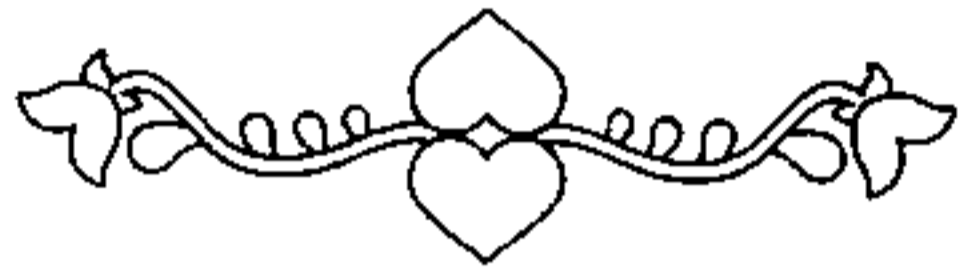


محض بات اتنی ہے وہ تند خو ہے
خطاؤں پر اُس کی نظر چار سو ہے
ترحم تفضل نہیں جانتا وہ
فقط تُرش زوئی سے ہر گفتگو ہے



عدالت میں بھی آج کل کیا دھرا ہے
جو زردار ہیں بس انھیں کی دوا ہے
نہیں زر تو سنتا نہیں کوئی کیا ہے
غریبوں کی فریاد پیش خدا ہے

جو مغرور ہو کر سمجھتا نہیں ہے
خدا کے غضب سے بھی ڈرتا نہیں ہے
وہ اتنا تو سوچے کہ یہ نفسِ ناداں
اسے کیا کسی روز مرنا نہیں ہے



گذرتی ہے دل پر جو اک بے زباں کے
نہیں کوئی چارہ جز آہ و فغاں کے
عجب حسرت و یاس کی زندگی ہے
خدا جانے کب تک ہیں دن امتحاں کے



رسم دنیا بہ خود نمائی ہے
غرض و مطلب کی آشنائی ہے
مفت غیروں کی دعوتیں کھانا
کیا مزے دار بے حیائی ہے

جو ملعون و بدبخت و بدکار ہے
دلیری میں شیطان کا سردار ہے
قسم پر قسم کھا کے وہ بے حیا
دغا باز و مکار و عیار ہے



نیم کے کیڑے کو کڑوی نیم ہی مرغوب ہے
گوبریلوں کو سدا گوبر سے رغبت خوب ہے
کافروں کو کفر ہی میں لطف آتا ہے ریاض^{باب}
اس لئے ہر جنس اپنے جنس کا مطلوب ہے

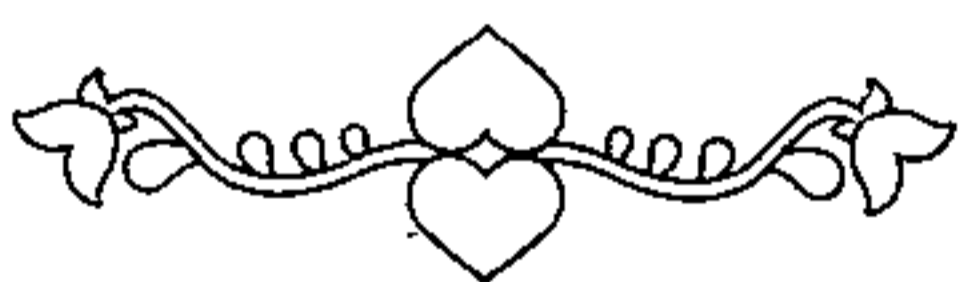


دشمنِ ایمان و دیں ابلیس ناہنجار ہے
اس لئے جہل و خودی کا نفس میں آزار ہے
عہد شکنی مکر و حیلہ خوئے بد کی چاہ میں
حرص دنیا کے سبب سے زندگی مردار ہے

وفادار بندہ بہ عجز و حیا ہے
نبیؐ کی محبت بہ خوفِ خدا ہے
گلا ہے نہ دل میں نہ شکوہ ہے کوئی
بہ یادِ الہی وہ صبح و مساء ہے



خدا کی خلافت رسولوںؐ میں ہے
وفا عدل و احساں شریفوں میں ہے
دغا باز جھوٹے فریبی ہیں جو
بد عہدی کی عادت کمینوں میں ہے



عہد شکنی میں جو برائی ہے
حق تعالیٰ سے بے وفائی ہے
بغض و کینہ غرور و حق پوشی
دیں فروشی بخود نمائی ہے

بے وفائی عہد شکنی فی زمانہ عام ہے
کبر و لالچ کی وجہ سے دین و ایماں خام ہے
نفس و شیطان کا پجاری سیم و زر کی چاہ میں
رو برو اللہ کے واللہ وہ ناکام ہے

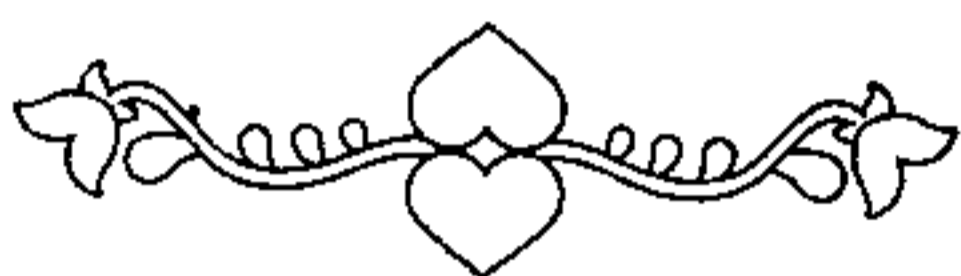


شریفوں کو ستاتے ہیں کمینے بے وفائی سے
طرفداری میں غیروں کے شیاطین بے حیائی سے
نکوکاری و بدکاری میں ہے تفریق انسانی
بگڑ جاتے ہیں اچھے بھی بروں کی آشنائی سے

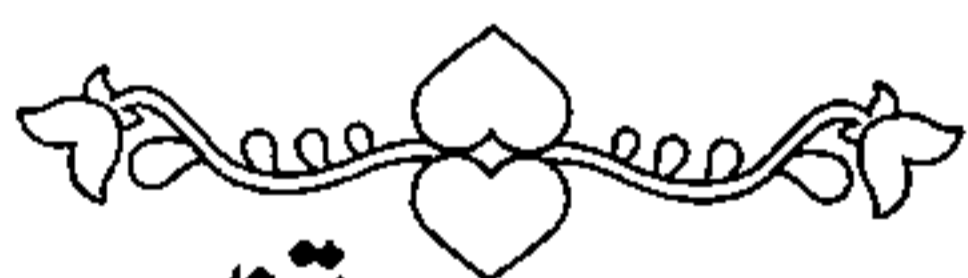


زبانی جمع خرچ ^{تقصیر} ہے
صحیح حکم ہے وہ جو تحریر ہے
ہدایت ہے قراں بہ امر و نہی
نصیحت بزرگوں کی اکسیر ہے

شرافت بہ اخلاق و احسان ہے
بعجز و حیا دل میں ایمان ہے
وفادار و مخلص ہے جو باادب
وہی پاک و سچا مسلمان ہے



خدا سے جو غافل ہے انساں نہیں ہے
نبیؐ کا مخالف مسلمان نہیں ہے
گناہوں کی ہے ابتدا عہدِ یثربی
جو گندہ ہے دل اُس میں ایماں نہیں ہے



علوم سیاست بہ تعظیم ہے
ادب خلق و احساں کی تعلیم ہے
مکمل شریعت ہے حسنِ وفا
بنور وحی حق کی تعظیم ہے

اندھیری رات خود اپنی بدی ہے
سیہ کاری غرور اپنی خودی ہے
اُجالا ہے برحمت حق پرستی
بڑی نعمت خدا نے سب کو دی ہے



عجز و طاعت خاکساری فضل کا اقرار ہے
نور ایماں کے لئے شرم و حیا درکار ہے
عہد شکنی بے وفائی بے حیائی خود سری
روبرو اللہ کے بد خو ذلیل و خوار ہے



پیر و مرشد خدا کا بندہ ہے
مصطفائیؐ وہ اک پرندہ ہے
برگزیدہ نشان محبوبی
نور وحدت ہمیشہ زندہ ہے

خدا کی قدرت عیاں ہے بالکل نبی کی سیرت بجان و دل ہے
 درون کثرت ہے نور وحدت کہ چشم عبرت بہ ایک تل ہے
 نفی عدم کی فنا میں آئی جو عبد و مرسل ہے امر منکم
 خلیفہ آدمؑ ہوا جو ظاہر تو شکل و صورت بہ آب و گل ہے



کلمہ طیب کا عالم صاحب جاگیر ہے
 دی شہادت جس نے حق پر حامل تقدیر ہے
 دیدیا سچی گواہی دل نے اللہ الصمد
 قل ہو اللہ احد اُس نور کی تفسیر ہے



حق تعالیٰ بہ کبریائی ہے
 منزل عشق مصطفائیؐ ہے
 روح ناطق ہے حسن محبوبیؐ
 فضل و رحمت کا دل فدائی ہے

علوم ظاہری تہذیب و اخلاقی ہدایت ہے
شعور حق پرستی کیلئے تنظیم و طاعت ہے
نہ جب تک معرفت حاصل ہو عالم ہو نہیں سکتا
خلافت حق تعالیٰ کی نبیوں کی شرافت ہے



خدا کی خدائی بہ خیرالوری ہے
نبیؐ کی محبت بہ نورالہدیٰ ہے
خودی نفس کی جب ہوئی پاک و طاہر
مکین دو عالم بہ صدرالعلیٰ ہے



نفس و شیطان میں جو برائی ہے
خود پرستی بخود نمائی ہے
دیں فروشی غرور و بے ادبی
حق تعالیٰ سے بیوفائی ہے

وحدة المقصود حق واللہ جو معبود ہے
حاضر و ناظر ہے یکتا ہر جگہ موجود ہے
حی یا قیوم و قادر خالق ارض و سما
حسن و خوشبو میں وہ چھپ کر شاہد و مشہود ہے

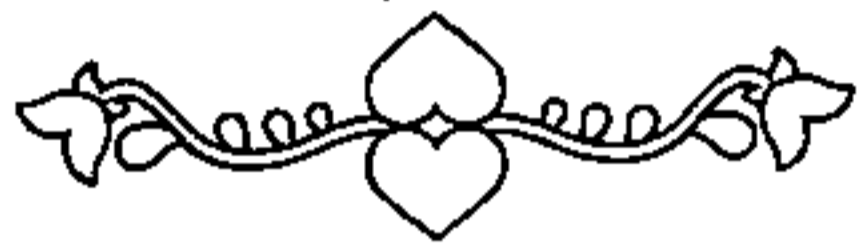


تندرستی عجیب نعمت ہے
جس کے پردوں میں فضل و رحمت ہے
ہے جوانی کمال ربانی
حق کی صنعت گری بہ حکمت ہے



خداوند عالم بہ امی لقب ہے
حبیب خدا حسن محبوب رب ہے
ہے اللہ اکبر جو بیشکل و یکتا
اسی کی شہادت بہ فخر عرب ہے

بظنِ خدا نور شمسِ اضحیٰ ہے
 ضیائے نبیؐ نور بدرالدجیٰ ہے
 گلِ حسن و خوشبو بہارِ دو عالم
 ریاضِ احد میمِ نجمِ الہدیٰ ہے



خلافت کے جو منکر ہیں نبیؐ سے مل نہیں سکتے
 مخالف ہیں وہ قراں کے علیؑ سے مل نہیں سکتے
 شیاطین کے شکنجوں میں ہیں دنیا دار مردہ دل
 بزرگوں سے فقیروں سے ولیؑ سے مل نہیں سکتے



خودی سے انکار و حق پرستی شریف انساں کی بندگی ہے
 خدا کا اقرار مصطفائیؐ یقینی پُر نور زندگی ہے
 نبیؐ ولیؑ سے رہا جو غافل ہے دین و ایماں کا اپنے دشمن
 اسی میں کبر و حسد کا شعلہ بہ نفس و شیطان درندگی ہے

مخالف حق تعالیٰ کا جہاں میں ایک شیطان ہے
 جہنم کا ہے وہ قیدی عدو مرد مسلمان ہے
 نبیوں کی ولیوں کی بزرگوں کی فقیروں کی
 نہیں پرواہ جس دل میں بڑا بد بخت انساں ہے



نفس ہے بد بخت و ظالم اُس کی چوری دیکھئے
 حرص و لالچ کا ہے خوگر سود خوری دیکھئے
 کس قدر بے شرم ہے گستاخ و جاہل بے ادب
 نور ایماں کا ہے دشمن سینہ زوری دیکھئے



تم کو سمجھا تھے با وفا ہو گے
 کیا خبر نہیں کہ پتہ جفا ہو گے
 عہد شکنی کرو گے برجستہ
 دشمنوں کے تم آشنا ہو گے

خدا سچا نئی سچے خدا کے سب ولی سچے
گواہی دی خدا نے خود ہیں احکام وحی سچے
شہادت اہل ناحق پر کمینوں پر رذیلوں پر
عدالت میں ضروری ہے کہ ہوویں مدعی سچے



مَثَل سچ ہے خطا کریئے نہ کریئے
خدا کے قہر سے ہر وقت ڈریئے
حضورؐ میں حبیب کبریا کے
نبیؐ کا پاک کلمہ پڑھکے مرئیئے



منافق ہے بد بخت انساں نہیں ہے
خلافت کا منکر مسلمان نہیں ہے
نبیوںؐ ولیوںؐ سے رکھتا ہے کینہ
دلوں میں شیطاں کے ایماں نہیں ہے

جس کو شیطان فریب دیتا ہے
سود و رشوت وہ خوب لیتا ہے
چند پیسوں کے حرص و لالچ میں
دین و ایماں کو بیچ دیتا ہے



جو دنیا دار جاہل ہیں انہیں میں خود پرستی ہے
دلوں میں بغض و کینہ حرص و لالچ زر پرستی ہے
خیانت بیوفائی عہد شکنی ان کی عادت ہے
مگر اللہ والوں میں یقینی حق پرستی ہے



حق و باطل بہ نور و ظلمت ہے
نفس ناداں بخواب غفلت ہے
زندگی موت ہے فنا و بقا
اپنی ہستی بشاں رحمت ہے

حق تعالیٰ بہ کبریائی ہے
نور وحدت بہ مصطفائی ہے
جان عالم ہے وہ ظہور اتم ہے
پیر و مرشد بہ رہنمائی ہے



تو چاہے تو قطرہ کو دریا کرے
سمندر کو دم بھر میں قطرہ کرے
کرے ایک ذرہ کو کوہ گراں
پہاڑوں کو پل بھر میں ذرہ کرے



علم فانی بجاں سفینہ ہے
روح ناطق بہ علم سینہ ہے
بے حجابی حجاب پر معنی
پردہ داری کا یہ قرینہ ہے

شان قدرت بہ نفس بندہ ہے
مظہر قدس اک پرندہ ہے
عبد و مرسل ہے رحمتِ عالم
نور وحدت ہمیشہ زندہ ہے



علم اخلاق ابتدائی ہے
جینا مرنا بحق نمائی ہے
نور قراں بحسن انسانی ہے
إِلَّا اللّٰهُ الحمد مصطفائی ہے

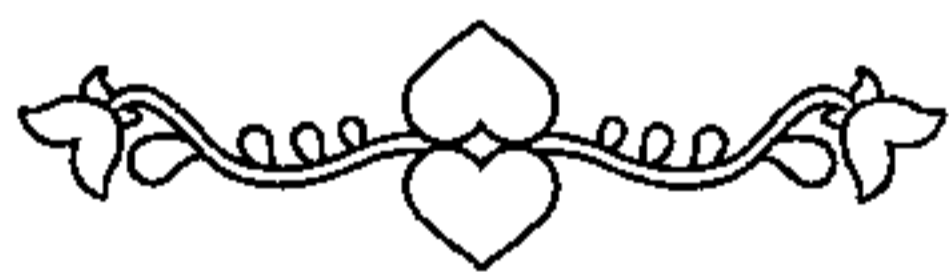


اندھیری رات کی ظلمت بلا ہے
اُجالا دھوپ و سورج با خدا ہے
ستاروں میں ہوا جب چاند روشن
ثبوت حق تعالیٰ بر ملا ہے

فضل و احساں خدا کی رحمت ہے
قدردانی بہ شکر نعمت ہے
جس نے مانا نہ حکم ربی کو
اُس کی قسمت میں رنج و زحمت ہے



نبیؐ کی سلامی قیام ادب ہے
اقامت بلا شبہ فرمان رب ہے
خدا کی حضوری میں بیٹھو نہ ہرگز
کہ یہ کور چشمی خدا کا غضب ہے

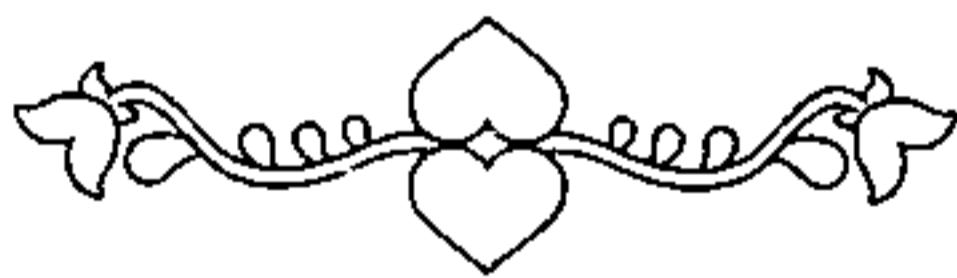


کسی کو برا مت کہو عیب ہے
بہ حق الیقین عالم الغیب ہے
خودی نفس کی ہے بہ غفلت نجس
کہ پاکی بہ توحید لازیب ہے

پیر کو پیر جب بناؤ گے
نور ایماں کو دل میں پاؤ گے
سر وحدت سمجھ نہیں سکتے
دل سے جب تک نہ دل ملاؤ گے



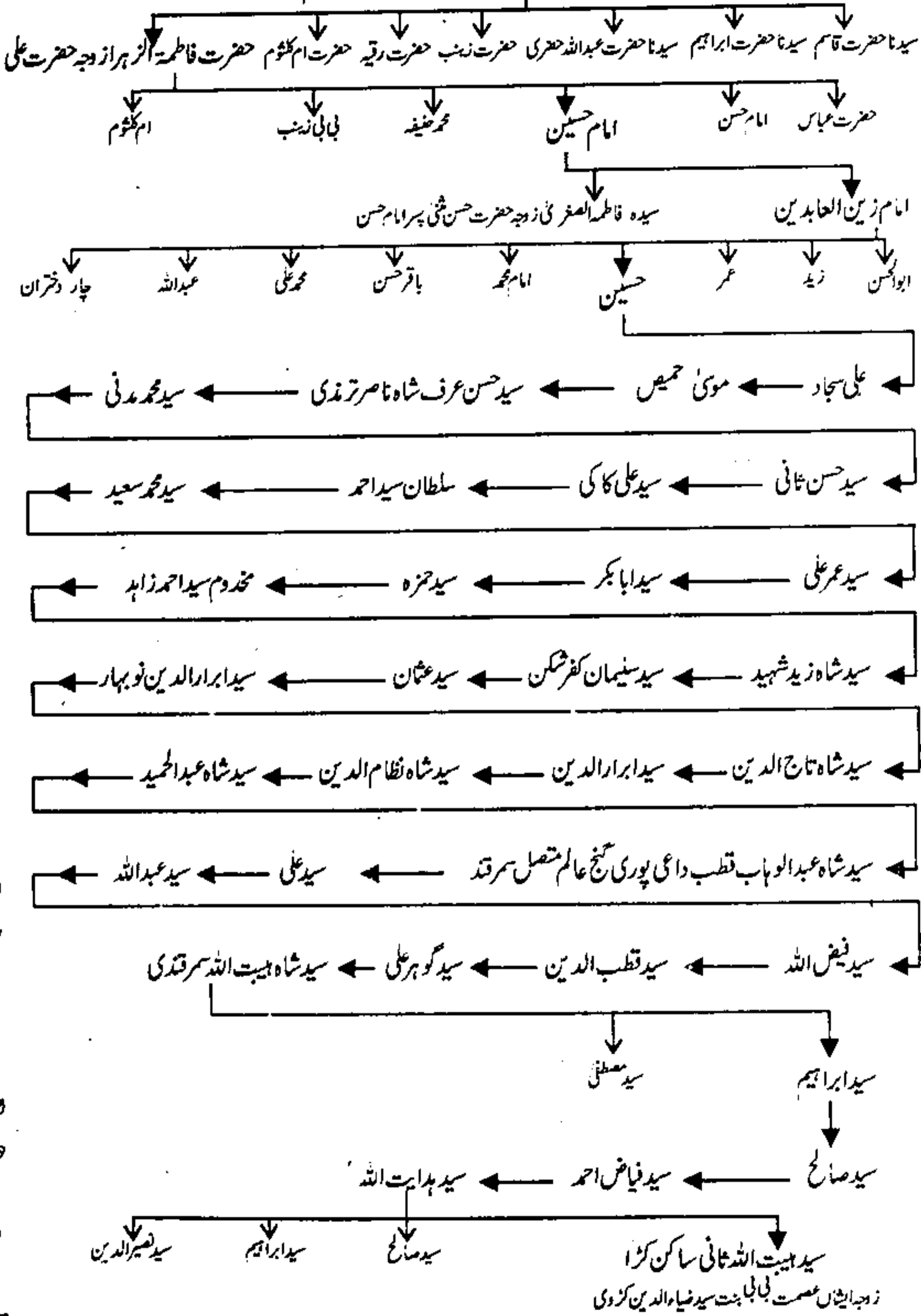
پیر و مرشد خدا کی نعمت ہے
مصطفائیؐ بشان رحمت ہے
دل کے پردوں میں وہ ظہور اتم ہے
حق تعالیٰ بہ نور عظمت ہے



بوجھ مرشد کی خدا کی بوجھ ہے
بوجھ اُس کی مصطفیٰؐ کی بوجھ ہے
جس نے بوجھا مرشد آگاہ کو
اُس نے پایا حضرت اللہ کو

شجرہ شریف نسبی

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم



سید بیت اللہ ثانی ساکن کڑا
زوجہ ایساں حسرت بی بی بنت سید ضیاء الدین کڑوی

سید قطب الدین زوج صاحب النساء بنت نصیر الدین
سید محمد غیاث الدین عرف کھیسا میاں زوج دولت بی بی

بی بی مریم زوجہ ایساں سید حسام الدین کڑوی

سید محمد عرف و مڑی میاں

سید محمد فیاض احمد زوج عائشہ بی بی بنت ابوبکر کڑوی

بی بی رحمانی زوجہ سید عباد اللہ پسر ابوبکر کڑوی

ماہ بی بی زوجہ مقصد علی پسر یار محمد
شید ہو گئے

حیاتی بی بی زوجہ سید احمد علی پسر سید عباد اللہ

سید محمد سعید الدین زوج خاطر النساء بنت سید عباد اللہ

سید محمد غیاث الدین عرف شہاب الدین زوج بول بی بی بنت مقصد علی

سید حسن الدین زوج بی بی قاطر بنت مظفر علی

سید محمد فیاض احمد زوج ظہیر النساء ما کپور بنت امین الدین حسن میاں ما کپوری

سید محمد حسام احمد عرف فیور احمد

نعیم قاطر زوجہ منظور احمد
ڈرگ روڈ کراچی پاکستان

سید شاہ ریاض احمد حسینی
زوج اول سلیق قاطر
زوج ثانی کینز قاطر
بنت محمد اشرف ما کپور

میونہ خاتون زوجہ بیانی
سید ذکرا اللہ اولد

حسین قاطر زوجہ سید ذکرا اللہ
لا ولد پسر حسام احمد

سید شاہ ریاض احمد حسینی

سید امین احمد حسینی
عرف قاسم ریاض میاں
زوج میرہ خاتون بنت شاہ عبداللہ روتی ال آباد

سیدہ ریاض النساء عرف میونہ بی بی
زوجہ قاضی رکن الدین بھاطر خلع کوالیار

سید صدیق احمد حسینی
محل لیلیف آباد جدید آباد پاکستان

سیدہ بی بی قاطر زوجہ سید
اختر حسین دنگو حال آباد

سید سعید احمد حسینی
محل سوہا آباد کراچی لا ولد

سید صدیق احمد حسینی

زوج اول شمس قاطر عرف لور جہاں زوجہ ثانی بی بی حبیہ

سیدہ خشونت قاطر حسینی
عرف گل زوجہ
چوہدری ذیشان اشرف

سید شفیق احمد حسینی

حقیق قاطر حسینی عرف زیبا
زوجہ نسیم احمد صدیقی

سید غیاث احمد حسینی
زوج میونہ صدیقی

فیروزہ حسینی
متاز حسینی زوجہ
انصار حسین میرٹھ

سید امین احمد حسینی عرف قاسم ریاض میاں

زوج ایساں حمیرہ خاتون عرف سلطانہ بنت شاہ عبداللہ فریدی (فاروقی) خاندان دائرہ شاہ محبت اللہ ال آبادی بہادر سراج ال آباد

سید عامر ریاض
حسینی عرف
بیت اللہ ثالث

سید صادم
ریاض حسینی

فرین قاطر
عرف امینہ حسینی

ادیبہ حسینی
زوجہ سید محمد اسلام
کالمی عرف حسن
ادریسی

نعیم قاطر عرف
تعمیراں حسینی

سلیق قاطر عرف
ماریہ حسینی

کینز قاطر عرف غزالہ حسینی
زوجہ سید سہیل احمد بی عرف
عبداللہ کڑہ فتحپور



باہتمام فقیر سید امین احمد مدنی حسنینی

حنفی نقشبندی مجددی انجمنی ریاضی عرف قائم ریاض

خلف و سجادہ نشین آستانہ عالیہ ریاض المعارف

146- ریاض منزل سید واڑہ شہر فتح پور (یو۔ پی) انڈیا

پوسٹ کوڈ 212601 فون نمبر 0091-05180-225205

موبائل نمبر: 0091-9335010936



باہتمام فقیر سید امین احمد مدنی حسنینی

حنفی نقشبندی مجددی انجمنی ریاضی عرف قائم ریاض
خلف و سجادہ نشین آستانہ عالیہ ریاض المعارف

146- ریاض منزل سید واڑہ شہر فتح پور (یو۔ پی) انڈیا

پوسٹ کوڈ 212601 فون نمبر 0091-05180-225205

موبائل نمبر: 0091-9335010936